رحمت للعالمینؐ نے فرمایا

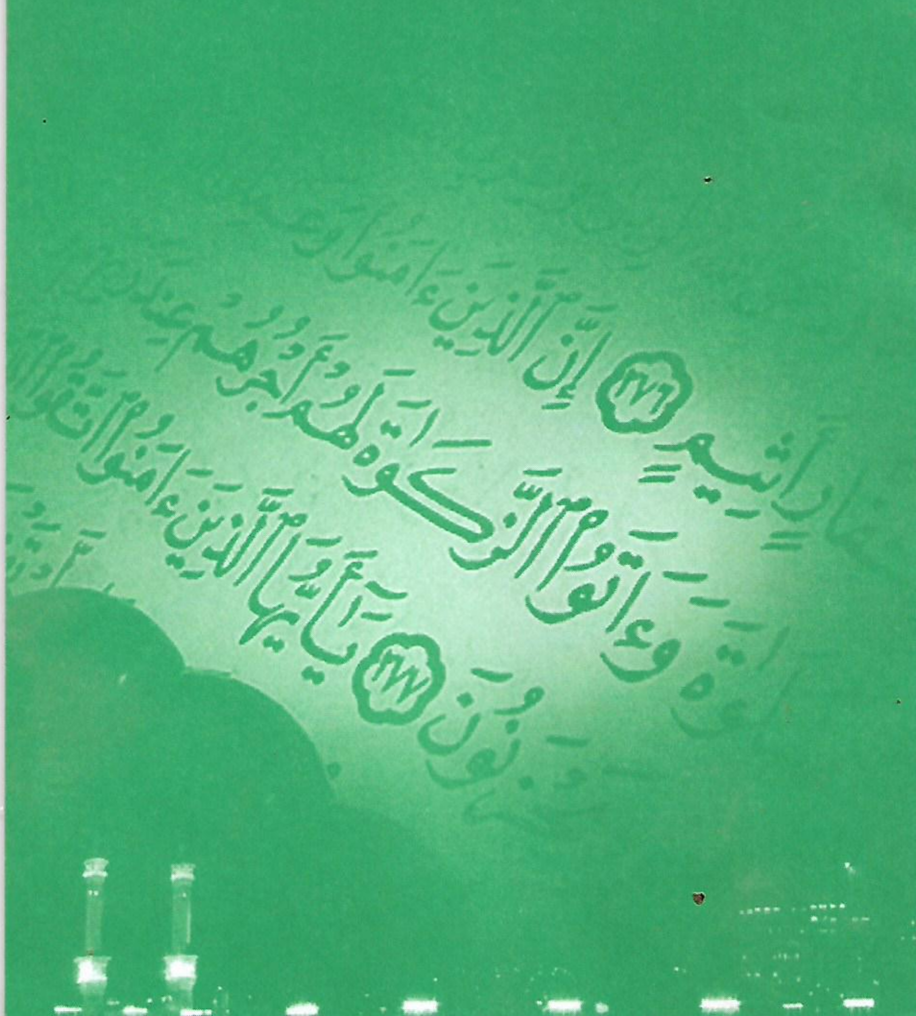

سرکارِ دو عالم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے ارشاد باری تعالیٰ ہے (سورۃ الانبیاء آیت 107)
وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ یعنی اور (اے محمد) ہم نے تم کو تمام جہانوں کیلئے
رحمت (بنا کر) بھیجا ہے۔ اسی ہادی برحق ﷺ کے اقوالِ زرّین اور نصائح دلپذیر کا مختصر مجموعہ ہے جن کا
تعلق ہماری روزمرہ کے معاملاتِ زندگی سے ہے۔

رحمت للعالمینؐ

نے فرمایا

ان خوش نصیب مسلمان بھائی بہنوں کے نام جو اللہ کی پسند و ناپسند کی تفصیل اسکے نبیؐ کی زبانی جاننا
چاہتے ہیں

شجاعت شاہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن الحکیم اور حدیث دین اسلام کے دو بنیادی ماخذ ہیں اور جملہ دینی تعلیمات کی اساس یہی دو چیزیں ہیں۔ ان دونوں کا ایک دوسرے کے ساتھ ایسا گہرا ربط ہے کہ ایک کو دوسرے سے جدا نہیں کیا جاسکتا۔ یہ دونوں لازم وملزوم ہیں۔ قرآن اگر متن ہے تو احادیث نبویؐ اور حضور ﷺ کے اقوال اور افعال اسی کتاب اللہ کے احکام وہدایت کی تفسیر اور شرح ہیں۔ قرآن کو سب سے زیادہ اس نے سمجھا جس پر وہ نازل ہوا کیونکہ اللہ ہی اس کو سمجھانے والا تھا۔ اور پھر ان کے بعد ان لوگوں نے سمجھا جن کو حضورؐ خود سمجھانے والے تھے۔

پروردگار عالم کے ارشادات گرامی قرآن مجید میں ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں متعدد جگہ آئے ہیں۔ان میں کچھ یوں ہیں (سورۃ الاحزاب کی آیت 45-46) اے پیغمبر ہم نے تم کو گواہی دینے والا اور خوشخبری سنانے اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے۔ اور اللہ کی طرف بلانے والا اور روشن چراغ۔ (سورۃ القلم کی آیت 3-4) (اے نبیؐ) اور یقیناً تمہارے لئے ایسا اجر ہے جس کا سلسلہ کبھی ختم ہونے والا نہیں اور بیشک تم اخلاق کے بڑے مرتبے پر ہو۔ (سورۃ الاحزاب آیت 56-57) اللہ اور اسکے فرشتے پیغمبر پر درود بھیجتے ہیں۔مومنو تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجا کرو۔جو لوگ اللہ اور اسکے پیغمبر کو رنج پہنچاتے ہیں ان پر اللہ نے دنیا اور آخرت میں عذاب تیار کر رکھا ہے۔(سورۃ التوبہ آیت 61) وہ (نبیؐ) تمہاری بھلائی کیلئے ایسا ہے،اللہ پر ایمان رکھتا ہے اور اہل ایمان پر اعتماد کرتا ہے اور سراسر رحمت ہے ان لوگوں کیلئے جو تم میں سے ایماندار ہیں اور جو لوگ اللہ کے رسول کو دکھ دیتے ہیں ان کیلئے دردناک سزا ہے۔ (سورۃ الاعراف کی آیت 157) (پس آج یہ رحمت ان لوگوں کا حصہ ہے) جو اس پیغمبر، نبی امی کی پیروی اختیار کریں جس کا ذکر انہیں اپنے ہاں تورات اور انجیل میں لکھا ہوا ملتا ہے وہ انہیں نیکی کا حکم دیتا ہے،بدی سے روکتا ہے،ان کیلئے پاک چیزیں حلال اور ناپاک چیزیں حرام کرتا ہے،اور ان پر سے وہ بوجھ اتارتا ہے جو ان پر لدے ہوئے تھے اور وہ بندشیں کھولتا ہے جس میں وہ جکڑے ہوئے تھے لہذا جو لوگ اس پر ایمان لائیں اور اسکی حمایت اور نصرت کریں اور اس روشنی کی پیروی اختیار کریں جو اسکے ساتھ نازل کی گئی ہے،وہی فلاح پانے والے ہیں۔(سورۃ الانبیاء کی آیت 107) اور (اے محمدؐ) ہم نے تم کو تمام جہانوں کیلئے رحمت (بنا کر) بھیجا ہے۔ (سورۃ سبا کی آیت 28) اور (اے محمدؐ) ہم نے تم کو تمام لوگوں کیلئے خوشخبری سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے لیکن اکثر لوگ نہیں جانتے۔ (سورۃ الجمعہ کی آیت 2) وہی تو ہے جس نے اَن پڑھوں میں ان ہی میں سے (محمدؐ) کو پیغمبر (بنا کر) بھیجا جو انکے سامنے اسکی آیتیں پڑھتے اور ان کو پاک کرتے اور (خدا کی) کتاب اور دانائی سکھاتے ہیں اور اس سے پہلے تو یہ لوگ صریح گمراہی میں تھے۔

سرکار دو عالم حضرت محمد ﷺ کی سیرت پاک اور کردار کے بارے میں مسلمانوں کی متعدد تصانیف ہیں جن کے انداز بیاں میں محبت اور عقیدت کی مہک کا احساس ہوتا ہے۔ لیکن جب غیر مسلم آپؐ کی شخصیت سے متاثر ہوتا ہے اور اظہار

خیال کرتا ہے تو اس میں عقیدت و محبت اور احترام کا پہلو تو نظر نہیں آتا بلکہ اسکو ایک نقاد کا بے لاگ تبصرہ کہا جا سکتا ہے۔ ابو جہل کا وہ بیان منفرد ہے جب حضورؐ نے اُسے اسلام کا پیغام دیا تو اس نے کہا کہ محمدؐ میں تمھیں جھوٹا نہیں کہتا لیکن جو کچھ تم کہہ رہے ہو اس کو نہیں مانتا۔ ابو جہل کی یہ بدنصیبی ہے کہ حق سے انکار کیا لیکن اس میں سرکار ﷺ کے کردار کی معراج نظر آتی ہے کہ سخت ترین مخالف بھی لفظ جھوٹا کا استعمال نہ کر سکا۔ تاریخ میں ایسی کئی غیر مسلم شخصیات ہیں جنھیں اللہ نے یہ توفیق دی کہ نبی برحق ﷺ کے بارے میں سچ کہہ سکیں ان میں چند یہ ہیں۔

Gibbon in The Decline and Fall of the Roman Empire' 1823

محمدؐ کے اعلیٰ شعوری حس کو شاہی کروفر اور شان و شوکت انتہائی ناپسند تھی۔ اللہ کے پیغمبرؐ گھر کے معمولی کام تک کرتے جیسے آگ جلانا، گھر کی صفائی، بھیڑوں کا دودھ نکالنا۔ اپنے ہاتھوں سے جوتے اور کپڑے سی لیتے تھے۔ نفس کشی اور رہبانیت کو ناپسند کرتے تھے۔ پارسائی اور تقویٰ کے ساتھ عام عرب کا کھانا کھاتے۔

Edward Gibbon and Simon Oakley in 'History of the Saracen Empire,'

محمدؐ کی زندگی کی عظیم ترین کامیابیوں میں ان کی اعلیٰ ترین اخلاقی قوت کا بھی اثر ہے۔ وہ یکساں طور پر سامنے ڈٹے رہے اور اپنے عقائد کے مقاصد کو مختصر کیا۔ پُرجوش عقیدت اور احساس و تخیل کو انسانی سطح کے تخیل تک لے گئے اور ترغیب و کشش پیدا کی۔ اللہ ایک ہے اور محمدؐ اسکے بندے اور رسول ہیں یہ ایک بہت ہی سادہ اور اٹل یقین ہے۔ اللہ کے اعلیٰ فہم و فراست کے تصور کو نظر آنے والے بت کے آگے جھک کر کمتر نہیں کیا۔ شرف رسالت کے باوجود بھی انسانی حدود اور توجہات کی خلاف ورزی نہیں بلکہ پابندی کی۔ نہ ہی ماورء عقل و دانش کام کیا اور ایک عام سے آدمی کی طرح زندگی گزاری۔

Reverend Bosworth Smith in 'Muhammad and Muhammadanism,1874

بیک وقت سلطنت کے سربراہ بھی اور مذہبی رہنما بھی ایک شخصیت میں دونوں کردار تھے۔ وہ جولیس سیزر کی طرح عظیم فاتح بھی اور عیسائی دنیا کے پوپ کی طرح مذہبی راہنما بھی۔ پوپ کی طرح مذہبی رہنما لیکن ایک پوپ کے اعزاز اور فوائد کے بغیر اور جولیس سیزر کی طرح عظیم فاتح لیکن بغیر لاؤ لشکر اور بغیر محافظوں کے۔ سلطنت کی طرف سے بغیر کسی مقررہ آمدنی کے۔ اگر کسی نے کبھی ایک شاندار طریقہ سے حکومت کی ہے تو وہ صرف محمدؐ تھے۔ کیونکہ وہ ان کی حمایت کے بغیر تمام طاقت رکھتے تھے۔ وہ حکومتی جاہ و جلال والے لباس سے بے پرواہ تھے۔ تصنع سے پاک عوام کے درمیان زندگی بھی ایسی تھی جیسے نجی زندگی۔ اسلام میں ہر چیز مختلف ہے۔ مبہم اور پراسراریت کے بجائے ایک تاریخ ہے۔ ہمارے پاس ایک بے مثال اور بے نظیر کتاب (قرآن) ہے۔ اس کے تحفظ اور اتھارٹی پر کبھی بھی کوئی قابل ذکر شک و شبہ نہیں پیدا کیا جا سکا۔

Alphonse de LaMartaine in 'Historie de la Turquie,' Paris, 1854.

کبھی بھی کسی شخص نے رضا کارانہ یا غیر رضا کارانہ طور پر اپنے آپ کو ایک شاندار مقصد کیلئے پیش نہیں کیا جو کہ انسانیت کی معراج ہو اوہام پرستی جو کہ خالق حقیقی اور انسان کے درمیان حائل کی گئی تھی اسکو ختم کر کے بت پرستی کے بگڑے معبودوں اور

ان پر غیر منطقی یقین کی افرتفری کے درمیان اللہ کا ایک منطقی اور مقدس خیال پیش کیا۔ آج تک کبھی کسی شخص نے (سوائے محمدؐ کے) ایک عام انسانی طاقت سے اور انتہائی کمزور ذرائع رکھتے ہوئے، ایک انتہائی اعلیٰ اور ارفع نظام کا نہ صرف خیال پیش کیا بلکہ تکمیل تک پہنچایا۔ اور آخر کار کسی بھی شخص نے دنیا میں ایسا شاندار اور پائیدار انقلاب مکمل طور پر نافذ نہیں کیا۔ اگر مقصد کی عظمت، مختصر مطلب اور حیرت انگیز نتائج انسانی اختراعی قوت کا معیار رکھا جائے تو کون تاریخ کے کسی عظیم شخص کو محمدؐ سے موازنہ کیلئے پیش کرسکتا ہے؟ اللہ کی وحدانیت کا دعویٰ عین اسوقت جب دین کا یقین قطعی مختلف یقین تھا، بذات خود ایک عظیم معجزہ تھا۔ ان کے انداز بیان نے قدیم ترین بتوں کی خانقاہوں کو تباہ و برباد کردیا اور ایک تہائی دنیا میں ایک آگ لگا دی۔ ان کی زندگی، ان کا غور و فکر، ان کے اللہ کے بارے میں اظہار اور انکشافات اس ملک کے مذہبی اوہامات کے خلاف، ان کی جراءت بت پرستی کیلئے جوش اور مزاحمت کے خلاف، پندرہ سال تک مکہ میں مخالفین کے درمیان ثابت قدمی سے رہنا، لوگوں کے نفرت انگیز کردار کو بھی قبول کرنا اور اپنے ہم وطنوں کی دشمنی کا شکار ہونا۔ ان کے عقیدہ میں دو چیزیں تھیں ایک اللہ کی وحدانیت اور دوسری اسکا غیر مادی ہونا پھر یہ بھی واضح کیا کہ اللہ کیا ہے اور اللہ کیا نہیں ہے، ایک تو جھوٹے معبودوں کو تلوار سے دور کیا اور دوسری طرف الفاظ سے نیا خیال پیش کیا۔ مزید یہ کہ فلسفی، مقرر، رسول، قانون بنانے والے، خیالوں کے فاتح، منطقی عقائد کے بحال کرنے والے، کرہ ارض پر بیس سلطنتیں قائم کرنے والے، روحانی سلطنت قائم کرنے والے، غرض کہ تمام معیار جس سے انسان کی عظمت ناپی جاسکتی ہو ہے کوئی جو محمدؐ کے مقابل ہو؟

Mahatma Gandhi, statement published in 'Young India,'1924.

میں جاننا چاہتا تھا ان (محمدؐ) کی زندگی کی بہترین خوبی کیا ہے جو کروڑوں انسانوں کے دلوں پر بغیر کسی اختلاف کے حکومت کرتے ہیں۔ میں اسپر یقین رکھتا ہوں اسکی وجہ تلوار نہیں جس نے لوگوں کے دلوں میں جگہ بنائی۔ بلکہ یہ تھی انتہائی سادگی، نبیؐ کی اس بات پر احتیاط کہ مکمل طور پر وعدوں کا پاس کرنا ہے، اپنے دوستوں اور پیروکاروں کیلئے اپنے آپ کو مکمل وقف کرنا، ان کی دلیری اور جانبازی، ان کی بے خوفی، ان کا اللہ پر مکمل بھروسہ اور اپنے مشن پر پورا یقین۔ یہی خوبیاں تھیں اور تلوار نہیں تھی جس سے ہر حائل رکاوٹ کو عبور کیا۔ جب میں نے رسولؐ کی سوانح حیات کی دوسری جلد ختم کی مجھے اس عظیم زندگی کے بارے میں یہی ملا۔

Sir George Bernard Shaw in 'The Genuine Islam,' Vol. 1, No. 8, 1936.

میں محمدؐ کے دین کے بارے میں انتہائی اعلیٰ اندازہ رکھتا ہوں جسکی وجہ اسکی حیرت انگیز قوت حیات ہے۔ صرف یہی دین ہے جسمیں تغیر حالات کے مطابق ڈھل جانے کی خوبی ہے اور اس میں ہر دور کیلئے دلکشی اور دلچسپی موجود ہے۔ میں نے ان (محمدؐ) کے بارے میں مطالعہ کیا ہے جو ایک شاندار انسان تھے۔ میری رائے میں یہ حضرت عیسیٰ کے قطعی خلاف نہ تھے اور انکو انسانیت کا نجات دہندہ کہا جانا چاہیے۔ میرا یہ یقین ہے کہ ان جیسا انسان اگر اس جدید دنیا کا ڈکٹیٹر بن کر آئے تو اس دنیا کی ہر مشکل حل کرے گا اور سب سے زیادہ ضروری چیز امن اور خوشیاں لائے گا۔ میں پیشگوئی کرتا ہوں محمدؐ کا

دین کل کے یورپ کو قابل قبول ہوگا جو کہ یورپ کو آج قبول ہونا شروع ہوگیا ہے۔

Michael Hart in 'The 100, A Ranking of the Most Influential Persons In History,' New York, 1978.

میرا محمدؐ کو دنیا کی سب سے زیادہ متاثر کن شخصیات کی فہرست میں چننا کچھ پڑھنے والوں کو حیران کن لگے گا اور کچھ لوگ سوالات بھی کریں گے۔ لیکن صرف یہ شخص (محمدؐ) ہیں ہے جو دنیاوی اور دینی دونوں معیاروں پر یکساں طور پر انتہائی کامیاب رہے۔ انکی شاید وجہ یہ ہے کہ جتنا متعلقہ اثر حضرت عیسیٰ اور سینٹ پال کا مجموعی طور سے عیسائیت پر ہے اس کے مقابلہ میں محمدؐ کا اسلام پر اس سے کہیں زیادہ ہے۔ یہ دنیاوی اور دینی اثرات کا بے مثال میل اور یکجا ہونا ہے اس امتزاج نے مجھے یہ احساس دیا کہ محمدؐ انسانی تاریخ کا منفرد اور سب سے زیادہ متاثر کن شخصیت ہیں۔

Dr. William Draper in 'History of Intellectual Development of Europe'

تمام انسانوں سے کہیں زیادہ یہ (محمدؐ) نسلِ انسانی پر اثر انداز ہوئے۔ ایک طرف دنیا کی بہت سی سلطنتوں کی مذہبی رہنمائی اور دوسرے طرف دنیا کی ایک تہائی نسلِ انسانی کی زندگی کے روزمرہ مسائل کی راہنمائی۔ بجا طور پر انہیں اللہ کے پیغمبر کا خطاب دیا گیا ہے۔

Arthur Glyn Leonard in 'Islam, Her Moral and Spiritual Values'

یہ محمدؐ کا کمال تھا کہ انہوں نے عربوں میں اسلام کی روح پھونکی جس نے انکو عزت اور عظمت دی۔ انہوں نے ان کو گہری نیند سے جگایا اور قبائلی جمود سے اونچا کیا ایک بکھری قوم کو متحد اور یکجا کیا اور شاندار سلطنت تک پہنچا دیا۔ یہ محمدؐ کی پُرشکوہ الہیت کی بات تھی، سادگی کی انتہا تھی، متانت و سنجیدگی تھی اور پارسائی تھی جس نے اس عقیدہ کے ساتھ وفاداری پیدا کی اور ان کا عقیدہ راسخ کیا۔ ذہنی اور اخلاقی صلاحیتوں کو باندھ کر دل سے نکلنے والی تحریک میں کشش پیدا کی۔

Philip K. Hitti in 'History of the Arabs'

اس فانی زندگی کے مختصر سے عرصہ میں محمدؐ نے فوری طور پر غیر امید افزا اور بہتری سے عاری چیزوں کو ختم کیا۔ محمدؐ نے ایک دین کا نفاذ کیا جس نے ایک بہت بڑے علاقے میں عیسائیت اور یہودیت کا کسی حد تک خاتمہ کر دیا، سلطنت کی بنیاد رکھی جس نے جلد ہی دور دراز تک پھیلے علاقوں کو اپنی آغوش میں لے لیا اور مہذب ترین علاقہ بنایا۔

Rodwell in the Preface to his translation of the Holy Qur'an

محمدؐ کی زندگی کا انداز ان کے اندر طاقت اور زندگی کی ایک شاندار مثال ہے۔ وہ انتہائی بلند درجہ کا اللہ پر یقین رکھتے تھے۔ وہ اس بات کیلئے ہمیشہ یاد رکھے جائیں گے جنہوں نے عقائد، اخلاقیات اور بنی نوع انسان کی تمام دنیاوی زندگی اثرات چھوڑے اور ان پر عمل درآمد کیا جس کو سوائے ایک عظیم انسان کے کوئی نہیں کر سکتا۔ ان کی عظیم سچائی کو پھیلانے کی کوشش اور جدوجہد بامراد ہوگی۔

W. Montgomery Watt in 'Muhammad at Mecca,' Oxford, 1953.

اپنے عقائد کی وجہ سے ان کا ہمہ وقت جوروستم برداشت کرنے کو تیار رہنا، ان (محمدؐ) کا اعلیٰ اخلاقی کردار اور ان کے کارنامے کی عظمت، یہ تمام ان کی بنیادی دیانت داری اور ایمانداری کی دلیل ہیں۔ ان کو دھوکہ باز یا بہروپیہ مان لینا مسائل کو حل نہیں کرتا بلکہ مزید بڑھاتا ہے۔ مزید یہ کہ تاریخ کی کسی بھی عظیم شخصیت کی مغرب نے اتنے کمتر طریقے سے تعریف وتوصیف نہیں کی جیسا کہ محمدؐ کے ساتھ کیا گیا۔ اسطرح ہمیں محمدؐ کی ایمانداری اور مقصد کی دیانت کو تو کم از کم باور کرنا چاہیے۔ اگر ہم محمدؐ کو مکمل طور پر سمجھ لیتے ہیں تو اُن غلطیوں کا تدارک بھی کرنا چاہیے جو ماضی سے موروثی طور پر ہمیں ملی ہیں۔ ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہیئے کہ دوٹوک اور قطعی ثبوت اصولی طور پر زیادہ ضروری ہیں بجائے دفاعی چرب زبانی اور غیر معقولیت کے۔ اور اسطرح کے معاملات کی رکاوٹوں کے باوجود تحصیل ہونی چاہیے۔

D. G. Hogarth in 'Arabia'

ان (محمدؐ) کے معمولی یا بہت سنجیدہ، روزمرہ کے معمول اور رویئوں نے ایسے شرعی اصول مقرر کئے جن پر کروڑوں لوگ شعوری حافظے کے ساتھ عمل کرتے ہیں۔ بنی نوع انسان کے کسی بھی گروہ نے کسی شخص کو ایک مکمل انسان مان کر اس کے ایک ایک عمل کو اس طرح باریک بینی سے نہیں جانا اور نقل نہیں کی جیسی ان (محمدؐ) کی تقلید کی جاتی ہے۔ عیسائیت کی بنیاد رکھنے والے کے طور طریقوں اور طرزِ عمل سے ان کے پیروکاروں کی عام زندگی پر اس طرح کا اثر نہیں آتا۔ کسی بھی مذہب کے بانی نے ایسی منفرد برتری کا امتیاز نہیں چھوڑا۔

Washington Irving 'Mahomet and His Successors'

محمدؐ کھانے پینے میں بہت محتاط اور اعتدال کا رویہ رکھتے اور سختی سے روزہ رکھنے والے تھے۔ بغیر کسی شان وشوکت اور ٹھاٹ باٹ والے لباس میں خوش رہتے خودنمائی اور نمود ونمائش سے دور، لباس کی انتہائی سادگی متاثر کن ہوتی، امتیاز کو ہمیشہ ناپسند کیا ایسی چیزیں لوگوں کو متاثر کرتی تھیں۔ نجی معاملات میں وہ سچے تھے۔ دوست ہوں یا اجنبی، امیر ہوں یا غریب، طاقتور ہوں یا کمزور سب کے ساتھ یکساں سلوک کرتے۔ ہر ملاقاتی کی شکایت سنتے اخلاق اور خندہ پیشانی کی وجہ سے عام لوگوں کے محبوب تھے۔ اور نہ ہی فوجی فتوحات سے غرور آیا۔ یہ تو ان کیلئے ہے جو ذاتی منفعت اور مقاصد کیلئے کام کرتے ہیں۔ جب انتہائی طاقتور پوزیشن میں آگئے تب بھی اطوار و اسلوب اور لباس ویسا ہی سادہ تھا جیسا ابتدائی کمزور ترین حالات میں تھا۔ شاہانہ حلیے سے بہت دور رہے۔ اگر ان کے پاس آتے ہوئے کوئی غیر ضروری ظاہری ادب واحترام کا مظاہرہ کرتا تو اس کو سخت ناپسند کرتے۔ اگر ان کا ھدف اور مقصد تمام دنیا پر تسلط کا تھا تو یہ عقائد کا تسلط تھا۔ دنیاوی حکومت جو ان کے ہاتھوں میں بڑھتی رہی اسکو بغیر کسی دکھاوے کے استعمال کیا گیا۔ انہوں نے ایسا کوئی قدم نہیں اٹھایا جس سے حکومت ان کی فیملی میں چلتی رہے۔

James Michener in 'Islam: The Misunderstood Religion,' Reader's Digest, May 1955, pp. 68-70.

تاریخ میں کوئی بھی مذہب اسلام کی طرح تیزی سے نہیں پھیلا۔ مغرب میں عام طور پر یہی سمجھا جاتا رہا کہ یہ عظیم پھیلاؤ تلوار سے ہی ممکن ہوا۔ لیکن اب کوئی بھی جدید محقق اس خیال کو قبول نہیں کرتا۔ قرآن قطعی طور پر ضمیر کی آزادی کی حمایت کرتا ہے۔ تمام بڑے انبیاء کی طرح محمدؐ بھی اپنے علم کی کمی کو دیکھتے ہوئے اللہ کے پیغمبر کے طور پر اس کے پیغام کو پھیلانے میں ججھک محسوس کرتے تھے۔ لیکن فرشتے نے کہا پڑھو۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے محمدؐ کو پڑھنا لکھنا نہیں آتا تھا لیکن انہوں ان متاثر کن الفاظ کو لکھوانا شروع کر دیا جس نے جلد ہی زمین کے بڑے حصے میں انقلاب برپا کر دیا کہ اللہ صرف ایک ہے۔ تمام معاملات میں محمدؐ کو ذاتی طور پر فعال پایا۔

یہ سرکار دو عالم ﷺ کی شخصیت ہے جس کیلئے اللہ رب العزت کے شاندار الفاظ قرآن میں ہیں اور غیر مسلمین نے کتنے تعریفی الفاظ استعمال کئے۔ ان کی باتیں ایسی ہی ہیں کہ جتنا انکو پڑھتے ہیں دل میں انکی محبت اور احترام بڑھتا ہے۔ ہمارے نبی حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ جو کچھ کہا ہے۔ وہ دراصل اللہ ہی کی نصیحتیں ہیں کیونکہ ان سے زیادہ اللہ کی پسند اور ناپسند کون جان سکتا ہے۔

میں چاہتا تھا کہ حضور ﷺ نے ہماری روزمرہ زندگی میں پیش آنے والے واقعات سے متعلق جو ارشاد فرمایا ہے اسکو یکجا کر کے پیش کروں۔ آپ ﷺ کی ہر بات ہی پیاری اور انمول ہے۔ اور تمام ارشادات کا مطالعہ ہی ضروری ہے لیکن کچھ نہ جاننے سے بہتر ہے کہ کچھ تو جانے۔ شاید اس سے ہماری اصلاح ہو اور طبیعت مکمل مطالعے کی طرف راغب ہو۔

گھر کے تمام افراد کو اسکو پڑھنے کی طرف راغب کریں اور دعا کریں کہ اللہ ہم کو اس پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

یہ بغیر کسی معاوضہ کے احباب میں تقسیم کی جا رہی ہے

میری، میرے والدین، اور فیملی کی دنیا اور آخرت کی بہتری کی دعا فرمائیں۔

شجاعت شاہ

فہرست مضامین

صفحہ نمبر

۱ عقائد ایمان نماز روزہ

۲ حج زکوٰۃ قرآن

۳ جہاد حقوق العباد والدین کے حقوق

۴ میاں بیوی کے حقوق اولاد کے حقوق رشتہ داروں کے حقوق

۵ پڑوسیوں کے حقوق خادموں کے حقوق

۶ یتیموں کے حقوق مزدوروں کے حقوق سائل کے حقوق بڑی عمر والوں اور چھوٹی عمر والوں کے حقوق

۷ دعا کا طریقہ دعا کا وقت سلام مصافحہ اور معانقہ گھر میں داخل ہونا

۸ کسی کے گھر جانا مجلس بیٹھنا اور لیٹنا کھانا پینا

۹ چلنا پھرنا

۱۰ راستہ چھینک اور جمائی ہنسنا

۱۱ لباس نکاح

۱۲ ولیمہ بچوں کا نام رکھنا شب برات عیدین

۱۳ نیک اعمال خلوص نیت نیکی کی ہدایت عدل وانصاف

۱۴ سخاوت خوش اخلاقی نرمی

۱۵ تواضع وانکساری قناعت رزق حلال امانت اور دیانت

۱۶ ایفائے عہد قرض دار و قرض کم گوئی

۱۷ طہارت علم

۱۸ حکام کے فرائض رحم حلم وبردباری عفو و درگزر

۱۹ صبر توکل تجارت

۲۰ سچائی مہمان نوازی حیا

۲۱ بیمار پرسی حفاظت جان ومال اعمال بد جھوٹ

۲۲ غیبت بے جا طرفداری

۲۳ حسد وبغض چوری ظلم

۲۴ قتل ناحق لالچ رشوت

۲۵ عہد شکنی دوسروں کی مصیبت پر خوش ہونا دو رخی جھوٹی شہادت و قسم

۲۶ چغل خوری اور عیب جوئی بے جا تعریف تکبر غصہ غصب

۲۷ ذخیرہ اندوزی خودکشی سود گداگری

۲۸ مردوں کو بُرا کہنا بین کرنا خصائل نبوی ﷺ

۳۰ حدیث بیان کرنے والے ممتاز راوی ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ

۳۱ حضرت ابو ہریرہؓ

۳۲ حضرت انس بن مالکؓ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ

۳۳ متفرق احادیث نبیؐ (بخاری شریف) اللہ کی برداشت کونسا اسلام افضل ہے ایمان کی مٹھاس

۳۴ دین کی حفاظت عمل طاقت کے مطابق علامات قیامت آپؐ کی کنیت نہ اختیار کرو عذاب قبر

۳۵ سوتے وقت وضو اور دعا گھروں میں بھی نماز آپؐ کو خصوصی چیزیں عطا ہوئیں اصحاب صفہ ۳۶

نمازی کے سامنے سے گزرنے کا گناہ دوران نماز رب سے سرگوشی نماز عصر کی فضیلت و اہمیت

دیدار الٰہی اور نماز فجر و عصر کی اہمیت نماز کا پڑھنا بھول جانا

۳۷ اذان کی دعا اور شفاعت نماز کیلئے سکون و وقار سے آؤ اور دوڑو نہیں نماز

۳۸ عذاب قبر قبولیت کا وقت دن اور رات میں باوضو رہنے اور نماز پڑھنے کی فضیلت قبولیت کی دعا

۳۹ جنت کے باغوں میں سے ایک باغ زندگی میں کفن کی تیاری

حضورؐ کے صاحبزادہ کے انتقال کے وقت جنازہ کی روانگی

۴۰ مرنے کے بعد ثواب ملے گا رشک صدقہ و خیرات

۴۲ کمائی روزی

۴۳ صلہء رحمی تجارت

۴۴ نیک اور برا ساتھی تین طرح کے لوگوں کے سرکارؐ مدعی ہوں گے قرض

۴۵ دائیں طرف والے زیادہ حقدار ہیں

۴۶ اللہ کی ناراضگی ظلم

۴۷ منافق کی خصلتیں اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہونے والا شہید ہے

وسوسہ قابل معافی جب تک کہ عمل یا زبان پر نہ لائیں عمل کا دارومدار نیت پر ہے

کوئی ہدیہ حقیر نہ سمجھا جائے آلِ محمدؐ کے گھروں کی حالت

۴۸ آپؐ کی آلِ محمدؐ کیلئے دعا تحفہ واپس لینا

۴۹ خرچ کرنا اور گن کر نہ رکھنا — زیادہ حقدار پڑوسی — بیت المال سے ناجائز حصہ لینا

۴۹ مشرک ماں سے صلہ رحمی — رضاعی رشتے حرام ہیں — کبیرہ گناہ

۵۰ عورت کی گواہی مرد کی گواہی کے آدھے برابر — تعریف میں مبالغہ — جھوٹی قسم

صلح کیلئے اپنی طرف سے بات ملانے والا جھوٹا نہیں — ناپسندیدہ فعل — وصیت

۵۱ حضورؐ کا وصال کے وقت کل اثاثہ — سرکارؐ کا دنیا میں آخری وقت — افضل صدقہ

ہر کوئی نگہبان اور ذمہ دار

۵۲ قرابت داروں کو انتباہ — سات گناہوں سے بچنا — حضورؐ کا تحمل اور برداشت

آپؐ کی ذات گرامی کی برکت

۵۳ اللہ اور بندے کا حق — غزوہ میں عورتوں و بچوں کا قتل ممنوع — حضورؐ نے بہتری میں سب کو شامل کیا

۵۴ حضورؐ نے وسوسے سے بچایا — جن — اہلبیت اور صحابہؓ کی فضیلت

۵۷ قرآن — غیر مناسب شرط — ولیمہ — عورت

۵۸ بیواؤں اور مسکینوں کے کام آنے والا — وصیت — کھانے کے آداب — کدو مرغوب کھانا

۵۹ والدین — یتیم و مسکین — مومنین کی باہمی محبت — پڑوسی کے حقوق

۶۰ نیک کام — اعلیٰ اخلاق

۶۱ اللہ کی محبت — دو رخی — گناہوں کا اعلان

۶۲ حضورؐ اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والے — باجماعت نماز — غصہ — شرم وحیا

مومن ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈسا جا سکے گا — مہمان — آخرت میں محبوب کے ساتھ انجام

۶۳ امت کی شفاعت — دعا — استغفار اور توبہ

۶۴ بڑی نعمتیں — آخرت کی زندگی — دنیاوی زندگی

۶۵ صبر — مال

۶۶ دل غنی — اللہ کی پسند کا عمل — اللہ کی رحمت اور غضب — شکر گزار بندے — اچھی بات کہو ورنہ خاموش رہو

۶۷ اللہ کی رضامندی اور ناراضگی — اللہ تعالیٰ کے سایہ کا حقدار — حقائق جو بندے کو معلوم نہیں

جنت اور دوزخ — اپنے سے کم کو دیکھو — نیکیاں اور برائیاں

۶۸ اعمال کی اہمیت — اچھا شخص — کام نااہل لوگوں کے سپرد — اللہ کا محبوب

۶۹ اللہ سے ملنے کی تمنا — تین چیزوں کا میت کے ساتھ چلنا — آخری ٹھکانے کا دیکھنا

دنیا ہی میں معاف کرا لو — حساب میں کھود کرید

۷۰ جنت و دوزخ کے مکین　نذر کسی چیز کو نہیں لوٹاتی　جنت کی ضمانت　آنے والا دور پہلے سے بُرا

۷۰ دنیاوی عذاب اور اعمال کا صلہ　خائن حاکم　جہنم کا ٹکڑا

۷۱ جھوٹی قسم　سب سے اچھی بات اور طریقہ　اللہ کا قرض　اللہ کی پناہ　اوپر کا ہاتھ بہتر ہے

۷۲ فقر کی فضیلت　مال و دولت　آلِ محمدؐ اور صحابہ کے شب و روز

۷۴ بہشت اور دوزخ

۷۵ صحیح مسلم　نبیؐ سے محبت　پڑوسی　سرکارؐ پر درود　نماز کیلئے آنا　قرآن کی آیات

۷۶ نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا　بہتر کام نکالنے کی چیز　لوگوں کے عیب چھپانا　ہر چیز تقدیر سے ہے

متفرق ارشاداتِ نبوی ﷺ

عقائد

ایمان

رسول کریم ﷺ نے فرمایا کہ اسلام کی بنیادی باتیں ہیں (۱) گواہی دینا کہ اللہ ایک ہے اور اس کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں (۲) نماز قائم کرنا (۳) رمضان کے روزہ رکھنا (۴) زکوۃ (۵) حج کرنا (متفق علیہ)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مومن وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے مسلمان کو تکلیف نہ پہنچے اور مومن وہ ہے جس سے لوگوں کی جان و مال امن میں ہیں۔ (ترمذی، نسائی)

حضرت معاذؓ بن جبال کہتے ہیں کہ میں نے حضورؐ سے ایمان کی سب سے بڑی خصلت کے متعلق سوال کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کیلئے کسی سے دوستی اور اللہ ہی کیلئے دشمنی اور زبان پر اللہ کا ذکر جاری رہنا۔ میں نے پھر عرض کیا کہ حضورؐ اور کیا ؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ جو کام اپنے لئے پسند کرو وہی دوسروں کیلئے پسند کرو اور جسے خود پسند نہیں کرتے اُسے دوسروں کیلئے بھی پسند نہ کرو۔(مشکوٰۃ)

نماز

حضورؐ نے فرمایا جماعت سے نماز پڑھنا اکیلے ستائیس نمازیں پڑھنے سے زیادہ فضیلت رکھتا ہے(مشکوٰۃ)

نبی کریمؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔ جس نے اچھی طرح وضو کر کے انہیں وقت پر ادا کیا رکوع و سجود بجا لایا، خدا کے حضور خشوع و خضوع سے کام لیا، اللہ نے اسکی بخشش کا وعدہ کر لیا اور اگر ایسا نہ کیا تو خدا کا کوئی وعدہ نہیں چاہے تو بخش دے چاہے تو سزا دے۔(ابو داؤد، نسائی، مشکوٰۃ)

روزہ

حضورؐ نے فرمایا جو آدمی روزے کی حالت میں جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہیں چھوڑتا اللہ تعالیٰ کو اسکے روزے کی ضرورت نہیں۔(بخاری)

آپؐ نے فرمایا سحری کھایا کرو۔ اسلئے کہ سحری کھانے میں برکت ہے۔(متفق علیہ)

آپؐ نے فرمایا کہ جنت میں آٹھ دروازے ہیں۔ ایک دروازے کا نام ریان ہے اس دروازے سے صرف روزہ دار ہی داخل ہوگا (متفق علیہ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں ہم ایک سفر میں آپؐ کے ساتھ تھے۔ ہم میں سے بعض لوگ روزہ سے تھے اور بعض کا روزہ نہ تھا۔ ہم نے ایک جگہ قیام کی اس دن شدید گرمی تھی روزہ دار تو لیٹ گئے اور دوسروں نے خیمے لگائے اور اونٹوں کو پانی پلایا۔ آپؐ نے فرمایا آج بے روزہ دار ثواب لے گئے۔(متفق علیہ)

حج

حضورؐ نے فرمایا کہ جو کھانے پینے اور بیت اللہ تک کی سواری کے اخراجات رکھتا ہو پھر اس نے حج نہیں کیا تو اسکے یہودی یا نصرانی ہو کر مرنے میں کوئی فرق نہیں۔ یہ اسلئے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے لوگوں پر حج فرض ہے جب کہ وہ راستے کا اخراجات کی طاقت رکھتے ہوں۔(ترمذی)

نبی کریمؐ نے فرمایا لوگو اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا ہے۔ حضرت اقرعؓ بن حابس نے کھڑے ہو کر عرض کیا کہ حضورؐ ہر سال ؟ آپؐ نے فرمایا کہ اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال واجب ہو جاتا اور وا جب ہوتا تو تم اسکا ادا کرنے کی نہ طاقت رکھتے اور نہ ادا کرتے۔ حج زندگی میں ایک ہی مرتبہ فرض ہے اس سے زائد نفل ہے۔(نسائی۔احمد)

ایک آدمی دربارِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری بہن نے منت مانی تھی کہ وہ حج کرے گی، اور وہ مرگئی ہے۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اگر قرض ہوتا تو کیا تو اُسے ادا کرتا؟ اس نے اثبات میں جواب دیا۔ آپؐ نے فرمایا تو پھر خدا کا قرض بھی ادا کرو اس ادا کرنا زیادہ ضروری ہے۔(متفق علیہ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی حج یا عمرے یا جہاد کے ارادے سے نکلا اور راستے میں فوت ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ اسکے لئے غازی، حاجی اور عمرہ کرنے والے کا ثواب لکھ دے گا۔ (مشکوٰۃ)

زکوٰۃ

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے مال عطا فرمایا اور اس نے اسکی زکوٰۃ ادا نہ کی قیامت کے دن یہ مال زہریلا سانپ بنا دیا جائے گا۔ اسکے سر پر دو سیاہ نقطے ہوں گے اور اسکے گلے میں پہنا دیا جائے گا۔ وہ (سانپ) اسکے دونوں جبڑوں کو پکڑ کر کہےگا کہ میں تیرا مال اور خزانہ ہوں۔ پھر حضورﷺ نے قرآن کی آیت (اور کنجوں لوگ یہ خیال نہ کریں) آخر تک پڑھی۔(بخاری)

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے آپؐ کو یہ فرماتے سنا کہ جس مال میں زکوٰۃ ملی رہے یعنی نکالی نہ جائے وہ مال کو تباہ کر دیتی ہے۔(مشکوٰۃ)

قرآن

نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں سب سے اچھا وہ ہے جو قرآن سیکھتا اور سکھاتا ہے۔(بخاری)

سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ جس کے دل میں قرآن کا کوئی حصہ نہیں وہ ویران مکان کی طرح ہے۔(ترمذی)

آپؐ نے فرمایا کہ جو آدمی قرآن کے احکام کو نہیں مانتا دراصل قرآن پر ایمان نہیں لایا۔(ترمذی)

آپؐ نے فرمایا جس شخص نے قرآن پڑھا اور احتیاط سے کام لیا اسکے حلال کو حلال جانا، اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کرے گا اور اسکے گھر کے دس افراد بھی جن کیلئے جہنم لازم ہو چکی ہوا سکی سفارش سے جنت میں جائیں گے۔(ترمذی)

جہاد

آپؐ نے فرمایا کہ جس انسان کے پاؤں خدا کی راہ میں گردآلود ہو جائیں، اسے دوزخ کی آگ نہیں چھوتی۔ (بخاری)

آپؐ نے فرمایا ظالم بادشاہ کے سامنے حق بات کہنا بہترین جہاد ہے۔(ترمذی ۔ابوداؤد۔ابن ماجہ)

حضور ﷺ نے فرمایا جس نے غازی کا سامان تیار کیا اور جس نے غازی کے گھر والوں کی خبر گیری کی اس نے بھی جہاد کیا۔(متفق علیہ)

حقوق العباد

والدین کے حقوق

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی رضا باپ کی رضا میں ہے اور ناراضی باپ کی ناراضی میں ہے۔(ترمذی)

ایک آدمی نے کہا کہ یارسول اللہ ﷺ ماں باپ کا حق اپنی اولاد پر کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ وہ تیرے لئے جنت بھی ہیں اور دوزخ بھی۔ ان کی رضا میں جنت ہے اور ان کی ناراضی میں دوزخ۔ (ابن ماجہ)

کسی نے عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ کیا والدین کے ساتھ حسن سلوک میں سے کوئی چیز ایسی بھی ہے جو ان کی موت کے بعد میں ان کے ساتھ کرسکوں؟ آپؐ نے فرمایا ہاں ان کیلئے دعا کرنا اللہ سے (انکی) بخشش چاہنا، ان کے کئے ہوئے وعدوں کو پورا کرنا ان کی وجہ سے رشتہ داروں سے سلوک کرنا، اور انکے دوستوں کی تعظیم کرنا۔(ابن ماجہ۔ابوداؤد)

حضرت ابوالطفیلؓ کہتے ہیں میں نے دیکھا حضورؐ ایک جگہ گوشت تقسیم فرما رہے تھے کہ ایک عورت آئی اور آپؐ کے بہت قریب پہنچ گئی۔ حضورؐ نے اسکے لئے اپنی چادر بچھادی اور وہ اس پر بیٹھ گئی۔ میں نے پوچھا کہ کون ہے؟ لوگوں

نے بتایا کہ یہ حضورؐ کی رضاعی ماں ہیں۔(متفق علیہ)

حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ فرماتی ہیں کہ جس زمانے میں قریش اور مسلمانوں میں معاہدہ تھا میری (مشرک) ماں میرے پاس آئی۔ میں نے حضورؐ سے دریافت کیا کہ میری ماں آئی ہے اور وہ اسلام سے رغبت نہیں رکھتی کیا میں اس سے سلوک کر سکتی ہوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں اس سے سلوک کرو۔(متفق علیہ)

حضور ﷺ سے ایک شخص نے پوچھا کہ حضورؐ میرے اچھے سلوک کا سب سے زیادہ حق دار کون ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ تیری ماں۔اس نے عرض کیا پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا کہ پھر تیری ماں اس نے کہا کہ پھر کون؟ آپؐ نے فرمایا کہ پھر تمہارا باپ۔(مسلم)

میاں بیوی کے حقوق

نبی کریمؐ سے پوچھا گیا کہ کون سی بیوی سب سے بہتر ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ وہ بیوی جسکا شوہر اسکی طرف دیکھے تو وہ اسے خوش کرے۔ جب وہ اسے حکم دے تو اطاعت کرے اور اپنے اور اپنے مال کے بارے میں کوئی ایسا رویہ اختیار نہ کرے جو شوہر کو ناپسند ہو۔(نسائی)

حضورؐ نے فرمایا کہ مومن مرد اپنی مومن بیوی سے نفرت نہ کرے۔ اگر اسکی ایک عادت اسے ناپسند ہے تو کئی دوسری عادتیں پسند بھی ہوں گی۔(مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کامل مومن وہ ہے جو خوش خلاق اور گھر والوں سے نرم سلوک کرنے والا ہو۔(ترمذی)

اولاد کے حقوق

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ باپ اپنی اولاد کو جو کچھ دیتا اس میں سب سے بہتر عطیہ اچھی تعلیم وتربیت ہے۔(بخاری)

حضورؐ نے فرمایا کہ انسان کا اپنی اولاد کو ادب سکھانا ایک صاع خیرات کرنے سے بہتر ہے۔(صاع کوئی چار سیر وزن کا ہوتا ہے)۔(مشکوٰۃ)

رسول کریم ﷺ نے کہا جس کے ہاں بچی پیدا ہوئی اور اس نے اسے زمانہ جاہلیت کی طرح زندہ دفن نہیں کیا اسے ذلیل نہ جانا اور لڑکوں کو اس پر ترجیح نہ دی تو اللہ تعالیٰ اُسے جنت میں داخل کرے گا۔(ابو داؤد)

رشتہ داروں کے حقوق

آپؐ نے فرمایا کہ رشتہ داروں سے بدلے کے طور پر سلوک کرنے والا صحیح معنٰی میں صلہ رحمی کرنے والا نہیں۔اصل صلہ رحمی

کرنے والا تو وہ ہے کہ رشتہ دار اس سے قطع تعلق بھی کریں تو بھی ان سے تعلق باقی رکھے اور ان کے حقوق ادا کرے۔ بخاری

آپؐ نے فرمایا جو آدمی پسند کرے کہ اس کے رزق میں فراخی اور عمر میں زیادتی ہو تو اسے چاہیے کہ اپنے رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرے۔ (متفق علیہ)

پڑوسیوں کے حقوق

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے فرمایا کہ میں نے حضورؐ کو یہ فرماتے سنا کہ وہ مومن نہیں جو پیٹ بھر کر کھائے اور اسکا پڑوسی اسکے پہلو میں بھوکا ہو۔ (مشکوٰۃ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خدا کی قسم وہ ایماندار نہیں، خدا کی قسم وہ ایمان دار نہیں، خدا کی قسم وہ ایماندار نہیں۔ پوچھا گیا کہ کون یا رسول اللہ ﷺ آپؐ نے فرمایا جس کا ہمسایا اسکی شرارتوں سے محفوظ نہیں۔ (متفق علیہ)

آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک اچھا دوست وہ ہے جو اپنے دوستوں سے اچھا ہو اور اچھا ہمسایہ وہ ہے جو اپنے ہمسایوں سے اچھا ہو۔ (ترمذی)

ایک آدمی نے کہا یا رسول اللہ ﷺ فلاں عورت اپنی نماز، روزہ اور خیرات کی کثرت کے باعث مشہور ہے مگر وہ اپنے پڑوسیوں کو اپنی زبان سے تکلیف پہنچاتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا وہ جہنم میں ہے۔ اسی آدمی نے پھر کہا حضور ﷺ فلاں عورت کے متعلق کہتے ہیں کہ وہ روزے کم رکھتی ہے، خیرات وصدقات میں بھی کمی کرتی ہے اور نماز بھی کم پڑھتی ہے مگر اپنے پڑوسیوں کو دکھ نہیں پہنچاتی۔ آپؐ نے فرمایا وہ جنت میں ہے۔ (متفق علیہ)

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جبریلؑ مجھے پڑوسی کے ساتھ اچھا سلوک کرنے کی ہمیشہ یوں تاکید کرتے رہے کہ گمان ہوتا تھا کہ وہ پڑوسی کو وارث بنا دیں گے۔ (متفق علیہ)

خادموں کے حقوق

حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ تمہارے کچھ بھائی ہیں جنہیں اللہ نے تمہارے ہاتھوں میں دے رکھا۔ اگر کسی کے ہاتھ میں اللہ نے اسکے بھائی کو دیا ہو تو اُسے چاہیے کہ جو خود کھائے وہی اسے کھلائے جو خود پہنے وہی اُسے پہنائے اسکے ذمے اتنا کام نہ ڈالے جو اسکی طاقت سے زیادہ ہو اور اگر کام زیادہ ہو تو اسکی مدد کرے۔ (متفق علیہ)

کسی نے سوال کیا کہ حضورؐ ہم اپنے خادم کی غلطیوں سے کس حد تک درگزر کریں؟ آپؐ خاموش رہے۔ اس نے پھر اپنی بات دہرائی۔ آپؐ پھر خاموش رہے۔ تیسری مرتبہ سوال پر آپؐ نے فرمایا کہ اگر دن میں ستر مرتبہ بھی غلطی کرے تو در

گزرے کام لو اور معاف کرتے رہو۔(ابوداؤد۔مشکوٰۃ)

یتیموں کے حقوق

آپؐ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے گھروں میں سب سے اچھا گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس سے اچھا سلوک کیا جائے اور مسلمانوں کے گھروں میں سب سے بُرا گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اس سے بُرا سلوک کیا جائے۔(ابن ماجہ)

آپؐ نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں ان دو کی طرح ہیں اور آپؐ نے اپنی بیچ کی اور شہادت کی انگلی کی طرف اشارہ کیا۔(ترمذی)

سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ میں دو کمزوروں کے حق کو واجب الاحترام قرار دیتا ہوں۔یعنی یتیم بچے اور عورت کے حق کو۔(نسائی)

مزدوروں کے حقوق

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مزدور کی مزدوری اسکا پسینہ خشک ہونے سے پہلے ادا کردو۔(ابن ماجہ۔مشکوٰۃ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ تین آدمیوں سے میں قیامت کے دن جھگڑا کروں گا۔ایک جس نے میرا نام لیکر وعدہ کیا پھر اسکے خلاف کیا۔دوسرا وہ جس نے آزاد آدمی کو ناجائز طور پر پکڑا اور غلام ظاہر کرکے بیچ دیا اور قیمت کھا گیا۔ اور تیسرا وہ جس نے کسی کو مزدوری پر لگایا اور کام تو پورا لیا مگر اس کی مزدوری ادا نہ کی۔(بخاری)

سائل کے حقوق

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سائل کو کچھ دے کر ہی واپس کرو۔ خواہ جلی ہوئی کھری ہی کیوں نہ دو۔(مشکوٰۃ)

حضورؐ نے فرمایا کہ جو آدمی تم سے پناہ چاہے اسے پناہ دو اور جو اللہ کے واسطے سوال کرے اسے دو اور جو بلائے اسکی دعوت قبول کرو۔(نسائی)

بڑی عمر والوں اور چھوٹی عمر والوں کے حقوق

آپؐ نے فرمایا کہ جس جوان نے بوڑھے کی عزت اسکی عمر کی وجہ سے کی اللہ تعالیٰ اسکے بڑھاپے میں ایسا آدمی منتخب کرے گا جو اسکی عزت کرے گا۔(ترمذی)

آپؐ نے فرمایا کہ مسلمان اپنے مسلمان بھائی کے پیٹھ پیچھے جو دعا کرتا ہے وہ قبول ہو جاتی ہے۔اسکے سر کے پاس ایک فرشتہ کھڑا رہتا ہے اور دعا پر آمین کہتا ہے اور یہ بھی دعا کرتا ہے جو تو نے اسکے لئے مانگا ہے اللہ تجھے بھی عطا کرے۔(مسلم)

دعا کا طریقہ

آپؐ نے فرمایا کہ جب تم اللہ سے مانگو تو اپنی ہتھیلیوں کو سامنے رکھ کر مانگو اور پشت کے ذریعہ نہ مانگو اور جب دعا سے فارغ ہو تو ہاتھ اپنے منہ پر پھیر لو۔ (ابو داؤد)

آپؐ نے فرمایا کہ دعا زمین و آسمان کے درمیان ٹھہرے رہتی ہے اوپر نہیں چڑھتی جب تک کہ مجھ پر درود نہ پڑھا جائے۔ تو تم مجھے سوار کے پیالے کی طرح بیکار نہ چھوڑ دو۔ دعا سے پہلے، درمیان اور آخر میں مجھ پر درود پڑھا کرو۔ (ترمذی)

دعا کا وقت

آپؐ سے دریافت کیا گیا کہ کونسی دعا جلد قبول ہوتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا جو رات کے آخری حصے اور نماز پنجگانہ کے بعد کی جائے۔ (ترمذی)

آداب

سلام

کسی نے آپؐ سے دریافت کیا کہ کون سا اسلام اچھا؟ آپؐ نے فرمایا کہ کھانا کھلاؤ اور سلام کرو جسے پہچانتے ہو اسے بھی اور جسے نہیں پہچانتے اسے بھی۔ متفق علیہ)

حضورؐ نے فرمایا کہ تم لوگ جنت میں نہیں جا سکتے جب تک کہ مومن نہیں بنتے اور تم مومن نہیں بن سکتے جب تک باہم محبت نہ کرو۔ میں تم کو وہ تدبیر بتاؤں جس کو اگر کرو تو آپس میں ایک دوسرے سے محبت کرنے لگو؟ آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔ مسلم

حضور ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو پہلے سلام کرے۔ (ابو داؤد۔ ترمذی)

مصافحہ اور معانقہ

حضورؐ نے فرمایا کہ دو مسلمان ایک دوسرے سے ملیں اور مصافحہ کریں تو وہ جدا ہونے سے پہلے بخش دیئے جاتے ہیں۔ ترمذی

حضرت قتادہؓ کہتے ہیں میں نے حضرت انس بن مالکؓ سے دریافت کیا کہ حضورؐ کے صحابہ میں مصافحے کا رواج تھا؟ انہوں نے فرمایا ہاں۔ (بخاری)

گھر میں داخل ہونا

حضورؐ نے فرمایا کہ جب تم گھر میں داخل ہو تو گھر والوں کو سلام کرو اور جب گھر سے نکلو تو سلام کر کے رخصت ہو۔ (مشکوٰۃ)

حضرت انسؓ کہتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ میرے بیٹے جب تم اپنے گھر میں داخل ہو تو سلام کرو۔ یہ تمھارے اور گھر

والوں کیلئے باعث برکت ہوگا۔(مشکوٰۃ)

کسی کے گھر جانا

رسولِ پاکؐ نے فرمایا کہ اگر کوئی کسی کے گھر بلا اجازت گھس آئے تو گھر والوں کو اسکی آنکھ پھوڑ دینا جائز ہے۔(متفق علیہ)

مجلس

ایک آدمی حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ مسجد میں تشریف فرما تھے۔ آپؐ نے اسکے لئے جگہ چھوڑ دی۔ اس نے عرض کیا حضورؐ جگہ تو بہت ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ مسلمان کے ذمے مسلمان کا یہ حق ہے کہ جب اسے آتا دیکھے تو اسکے لئے اپنی جگہ سے ذرا ہٹ جائے۔(مشکوٰۃ۔بیہقی)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی آدمی کسی کو اسکی جگہ سے اٹھا کر نہ بیٹھے۔ البتہ کھل کر بیٹھو اور جگہ کشادہ کر دو۔(متفق علیہ)

حضورؐ نے فرمایا جو آدمی اپنی جگہ سے اٹھ کر (تھوڑی دیر کیلئے) جائے پھر لوٹ آئے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے۔ مسلم)

حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ ہم حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوتے تو آخر میں جہاں جگہ ملتی وہیں بیٹھ جاتے۔ (ابو داؤد)

بیٹھنا اور لیٹنا

حضرت جابر بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ آپؐ نمازِ فجر کے بعد اپنی جگہ پر چار زانوں بیٹھے رہتے، یہاں تک کہ سورج اچھی طرح روشن ہو جاتا۔(ابو داؤد۔مشکوٰۃ)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو صحن کعبہ میں گھٹنوں کے گرد باہیں پھیلائے بیٹھے دیکھا (یعنی آپؐ نے دونوں زانو کھڑے کر رکھے تھے اور بازوؤں سے حلقہ بنایا ہوا تھا)۔بخاری

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھ کر چت لیٹنے سے منع فرمایا ہے۔(مسلم)

آپؐ نے ایک آدمی کو پیٹ کے بل اوندھا لیٹے دیکھا تو فرمایا کہ اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ پسند نہیں کرتا۔(ترمذی)

کھانا پینا

حضرت عمر بن ابی سلمہؓ کہتے ہیں کہ میں بچہ تھا اور حضورؐ کے یہاں پرورش پا رہا تھا۔ میرا ہاتھ (کھاتے وقت) پیالے کی طرف تیزی سے بڑھتا تھا۔ ایک دن مجھ سے حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ کا نام لیکر (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہہ کر) کھانا شروع کرو۔ دائیں ہاتھ سے اور اپنے سامنے سے کھاؤ۔(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کھانے کی ابتدا میں بسم اللہ کہنا بھول جائے تو جب یاد آئے کہے **بسم اللہ اولہ و آخرہ** (اللہ کے نام سے اسکا پہلا اور پچھلا) (ترمذی۔ابو داؤد)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے کبھی کسی کھانے میں عیب نہیں نکالا۔ اگر پسند فرماتے تو کھا لیتے، ناپسند ہوتا تو چھوڑ دیتے۔(متفق علیہ)

آپؐ نے فرمایا کہ جو آدمی اپنے ہاتھ کی چکنائی دھوئے بغیر سو جائے اور اسے کوئی تکلیف پہنچے تو وہ اپنے آپ ہی کو ملامت کرے۔(ترمذی۔ابو داؤد)

حضور ﷺ جب کھانے سے فارغ ہوتے تو فرماتے **الحمد للہ الذی اطعمنا و سقانا و جعلنا من المسلمین** (اللہ کیلئے تعریف ہے جس نے ہمیں کھلایا، پلایا اور مسلمان بنایا)۔(ترمذی۔ابو داؤد۔ابن ماجہ)

حضورؐ کیلئے گھریلو بکری کا دودھ دوہا گیا اور حضرت انسؓ کے گھر کے کنوئیں کا پانی ملایا گیا پھر حضورؐ کی خدمت میں پیالہ پیش کیا گیا۔ آپؐ نے اس میں سے (کچھ) نوش فرمایا۔ اس وقت آپؐ کی دائیں جانب ایک اعرابی اور بائیں جانب حضرت صدیق اکبرؓ بیٹھے تھے۔حضرت عمرؓ نے عرض کیا حضور ﷺ ابوبکرؓ کو دیجئے۔ آپؐ نے اعرابی کو جو دائیں ہاتھ بیٹھا تھا دے دیا اور فرمایا کہ دایاں زیادہ حقدار ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ فرمایا داہنی طرف کے زیادہ مستحق ہیں۔ سنو دائیں طرف والوں کا خیال رکھو۔(متفق علیہ)

حضور ﷺ نے کھڑے ہو کر پانی پینے سے منع فرمایا ہے۔(مسلم)

نبی کریم ﷺ نے برتن میں سانس لینے یا پھونک مارنے سے منع کیا ہے۔(ابو داؤد۔ابن ماجہ)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تکیہ لگا کر نہیں کھاتا۔(بخاری)

چلنا پھرنا

نبی کریمؐ نے مرد کو دو عورتوں کے درمیان چلنے سے منع فرمایا۔(ابو داؤد)

حضرت ابو سید انصاریؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ مسجد سے نکل رہے تھے اور مرد اور عورتیں راستے میں ساتھ ساتھ جا رہے تھے۔میں نے آپؐ کو عورتوں سے کہتے ہوئے سنا کہ تم پیچھے چلو۔تمہیں راستے کے درمیان نہیں چلنا چاہیے۔ اس ارشاد پر عورتوں نے دیوار کے ساتھ ساتھ چلنا شروع کر دیا۔ یہاں تک کہ ان کی چادریں دیوار میں اٹک جاتی تھیں۔(مشکوٰۃ)

راستہ

حضور ﷺ نے فرمایا راستوں میں بیٹھنا اچھا نہیں مگر اسکے لئے جو راستہ بتائے، سلام کا جواب دے، آنکھ برائی سے روکے اور بوجھ اٹھانے میں لوگوں کی مدد کرے۔(مشکوٰۃ)

آپؐ نے فرمایا کہ ایک آدمی راستے میں چل رہا تھا۔اس نے ایک کانٹے دار ٹہنی راہ میں پڑی پائی تو اسے ہٹا دیا۔اللہ تعالیٰ کو یہ عمل پسند آیا اور اسے بخش دیا۔(متفق علیہ)

آپؐ نے فرمایا کہ راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کرو۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ حضورؐ ہمیں راستوں میں بیٹھنا پڑتا ہے کیونکہ ہمیں ایکدوسرے سے بات چیت کرنا ہوتی ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اگر تمہیں ضرور بیٹھنا ہی ہے تو راستوں کا حق ادا کرو۔ صحابہؓ نے پوچھا کہ حضورؐ راستوں کا حق کیا ہے۔ ؟ آپؐ نے فرمایا کہ اجنبی عورتوں سے آنکھیں بند رکھنا، تکلیف دہ چیز راستے سے ہٹانا، سلام کا جواب دینا۔ بھلائی کا حکم اور برائی سے منع کرنا۔(متفق علیہ)

چھینک اور جمائی

آپؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی جمائی لے تو اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لے کیونکہ اس طرح منہ کھولنے سے شیطان اس میں داخل ہو جاتا ہے۔(مسلم)

حضورؐ نے فرمایا جب تم میں سے کسی چھینک آئے تو کہے **الحمدللہ علی کل حال** (ہر حالت میں اللہ کیلئے تعریف ہے)سننے والا **یرحمک اللہ** (اللہ تجھ پر رحم کرے) کہے اور چھینکنے والا جواب میں **یھدیکم اللہ ویصلح بالکم** (اللہ تمہیں سیدھی راہ پر چلائے اور تمہارے حال کی اصلاح کرے) کہے۔(مشکوٰۃ۔ترمذی)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ جب کبھی حضور ﷺ کو چھینک آتی، آپؐ اپنے چہرہ اقدس کو ہاتھ یا کپڑے سے ڈھانپ لیتے اور آواز کو پست کرتے یا روکتے۔(ترمذی۔ابوداؤد)

آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ چھینک پسند فرماتا ہے اور جمائی کو ناپسند۔ اسلئے جب تم میں سے کوئی چھینکے اور اللہ کی تعریف کرے (الحمداللہ کہے) تو ہر سننے والے مسلمان پر لازم ہے کہ یرحمک اللہ (تجھ پر اللہ رحم کرے) کہے۔ جمائی لینا شیطان کی طرف سے ہے اسلئے جمائی آئے تو حتی الامکان روکے کیونکہ جب کسی کو جمائی آتی ہے تو شیطان ہنستا ہے۔(بخاری)

ہنسنا

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا میرے بیٹے زیادہ ہنسا نہ کرو۔کیونکہ زیادہ ہنسنا دل کو مردہ کر دیتا ہے۔مشکوٰۃ

حضورؐ نے فرمایا اللہ کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے اگر تمہیں بھی اسکا علم ہو جاتا جو مجھے ہے تو تم روتے زیادہ اور ہنستے کم۔(بخاری)

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں۔ میں نے حضورؐ کو کبھی اس طرح کھل کر ہنستے نہ دیکھا کہ آپؐ کے حلق کا کوا نظر آجائے۔ آپؐ مسکراتے اور تبسم فرماتے تھے۔(بخاری)

لباس

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بہترین کپڑا جس میں تم اپنی قبروں اور مسجدوں میں خدا سے ملو سفید رنگ کا ہے۔(ابن ماجہ)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے دنیا میں ریشم پہنا آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔(متفق علیہ)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب قمیص پہنتے تو دائیں طرف سے شروع کرتے۔(ترمذی)

آپؐ نے فرمایا کہ سفید کپڑے پہنا کرو کیونکہ یہ پاکیزہ اور صاف ہوتے ہیں اور اسی کا اپنے مردوں کو کفن دیا کرو۔نسائی)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا سونا اور ریشم میری امت کے مردوں پر حرام ہے اور عورتوں کیلئے حلال۔(ترمذی۔نسائی)

حضورؐ نے فرمایا کھاؤ، پیئو، صدقہ کرو اور پہنو جب تک اس میں تکبر اور اسراف نہ پایا جائے۔(ابن ماجہ۔نسائی)

حضرت ابوالاحوصؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اسوقت میرے کپڑے معمولی سے تھے آپؐ نے پوچھا کیا تمہارے پاس مال ہے؟ میں نے کہاہاں آپؐ نے پوچھا کس طرح کا مال ہے؟ میں نے کہا ہر طرح کا مال ہے اللہ نے مجھے اونٹ، گائیں، بکریاں، گھوڑے اور غلام دے رکھے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ جب اللہ نے مال دے رکھا ہے تو اسکے فضل واحسان کا اثر تمہارے جسم پر ظاہر ہونا چاہیے۔(مشکوٰۃ)

نکاح

آپؐ نے فرمایا کہ اے نوجوانو! تم میں سے جو نکاح کی ذمہ داریاں نبھا سکتا ہے اسے چاہیے کہ نکاح کرے، کیونکہ نکاح آنکھ کو نیچا رکھتا اور شرمگاہ کی حفاظت کرتا ہے اور جسے طاقت (عورت کے مہر اور خرچ کی) نہ ہو وہ روزہ رکھے اسلئے کہ روزہ بھی برائی سے بچاتا ہے۔(متفق علیہ)

حضورؐ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی آدمی کسی عورت کو نکاح کا پیغام دے تو ہو سکے تو اس عورت کو دیکھ لے۔(ابوداؤد)

آپؐ نے فرمایا کہ جب انسان نے نکاح کیا تو آدھا دین مکمل کر لیا باقی آدھے دین میں اُسے خدا سے ڈرنا چاہیے۔مشکوٰۃ)

حضرت عقبہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بہترین مہر وہ ہے جو معمولی ہو۔(نیل الاوطار)

ولیمہ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب کھانوں سے بُرا کھانا وہ ولیمہ ہے جس میں دولت مندوں کو بلایا جائے اور غریبوں کو چھوڑ دیا جائے اور جس نے دعوت سے انکار کیا اس نے اللہ اور رسول ﷺ کی نافرمانی کی۔(متفق علیہ)

نبی کریمؐ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے کپڑوں پر زردی دیکھ کر پوچھا کہ یہ کیا ہے انہوں نے عرض کیا کہ میں نے ایک عورت سے ایک سے ایک گٹھلی کی مقدار سونے پر نکاح کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ خدا مبارک کرے ولیمہ کرو اگر چہ ایک ہی بکری سے ہو۔(متفق علیہ)

بچوں کا نام رکھنا

حضرت عمرؓ کی ایک بیٹی کا نام عاصیہ (نافرمان) تھا۔ حضور ﷺ نے اسکے بجائے جمیلہ رکھ دیا۔(مشکوٰۃ)

آپؐ نے فرمایا کہ تم قیامت کے دن اپنے اور اپنے باپ دادا کے نام سے پکارے جاؤ گے اسلئے نام اچھے رکھو۔(ابو داؤد)

حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ کے نزدیک تمہارے ناموں میں سب سے زیادہ پسندیدہ عبداللہ اور عبدالرحمان ہیں۔(مسلم)

شب برات

اُم المومنین عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ ایک رات میں نے حضورؐ کو بستر پر نہ پایا۔ تلاش پر آپؐ بقیع میں ملے مجھے دیکھ کر فرمایا تجھے ڈر نہیں ہوا کہ اللہ اور رسولؐ (رات کو اس طرح باہر آنے پر) ناراض ہوں گے؟ میں نے عرض کیا حضورؐ میں نے گمان کیا تھا کہ آپؐ کوئی دوسری بیوی کے یہاں تشریف لے گئے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات کو دنیا کے آسمان پر خاص توجہ فرماتا ہے اور بنی کلاب کی بکریوں کے بالوں سے بھی زیادہ تعداد میں گنہگاروں کو بخش دیتا ہے۔(ترمذی۔ابن ماجہ)

عیدین

اُم المومنین عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میرے والد ماجد صدیق اکبرؓ عید کے دن تشریف لائے۔ میرے پاس دو بچیاں دف بجا کر گا رہی تھیں اور ایک روایت میں ہے وہ اشعار گا رہی تھی جو انصار نے بعاث کے دن کہے تھے۔ آپؐ کپڑے سے منہ ڈھانپے وہیں لیٹے تھے۔ حضرت ابوبکرؓ نے لڑکیوں کو ڈانٹا تو حضورؐ نے اپنے چہرہ اقدس سے کپڑا ہٹا کر فرمایا کہ ابوبکرؓ انہیں کچھ نہ کہو، اسلئے کہ یہ عید کے دن ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ اے ابوبکرؓ ہر قوم کی عید ہوتی ہے اور یہ ہماری عید ہے(متفق علیہ)

اعمالِ نیک

خلوصِ نیت

آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری شکل وصورت اور مال کو نہ دیکھے گا۔ بلکہ تمہارے دلوں اور اعمال کو دیکھے گا۔ (مسلم)

حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا اعمال کا دارومدار صرف نیت پر ہے۔(متفق علیہ)

نیکی کی ہدایت

حضورؐ نے فرمایا کہ تم میں سے جو کوئی برے کام کو دیکھے اپنے ہاتھ سے مٹا دے اور اگر ہاتھ سے مٹانے کی طاقت نہ رکھتا ہو زبان سے اور اگر زبان سے بھی طاقت نہ رکھتا ہو تو دل سے برا جانے اور یہ کمزور ایمان کی نشانی ہے۔(مشکوٰۃ۔مسلم)

آپؐ نے فرمایا کہ اس کی قسم جس کے قبضہء قدرت میں میری جان ہے تم اچھے کاموں کا حکم دیتے رہو اور بُرے کاموں سے منع کرتے رہو، ورنہ جلدی اللہ تعالیٰ تم پر عذاب نازل کر دے گا۔پھر تم دعائیں کرو گے لیکن دعا قبول نہ ہوگی۔ترمذی

آپؐ نے فرمایا کہ انسان کی گفتگو اسکے لئے وبال جان بن جاتی ہے، مگر بھلائی کا حکم دینا، برائی سے منع کرنا اور اللہ کا ذکر اسکے کام آتے ہیں۔(ترمذی)

حضرت جریر بن عبداللہؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضورؐ کو یہ فرماتے سنا کہ جس قوم میں کوئی آدمی برے کام کر رہا ہو اور قوم اسے منع کرنے پر قادر ہو اور پھر اسے منع نہ کیا جائے تو اللہ تعالیٰ اس قوم کو مرنے سے پہلے عذاب میں مبتلا کر دیگا ابوداؤد۔ابن ماجہ

عدل وانصاف

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن اللہ کے ہاں سب سے زیادہ محبوب اور مقرب وہی حاکم ہوگا۔ جس نے انصاف سے کام لیا اور سب سے زیادہ دشمن اور سب سے زیادہ دور وہ ظالم ہوگا جس نے ظلم سے کام لیا۔(ترمذی)

آپؐ نے فرمایا کہ بادشاہ زمین میں اللہ کا سایہ ہے۔ اللہ کے مظلوم بندے اسکے پاس آتے ہیں۔ جب وہ انصاف کرتا ہے تو اُسے اس کا اجر ملتا ہے اور رعیت پر شکر یہ واجب ہے اور جب ظلم کرتا ہے تو اسکا ان پر بوجھ ہوتا ہے اور رعیت کو صبر سے کام لینا پڑتا ہے۔(ترمذی)

حضورِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جس نے مسلمانوں کی امارت چاہی اور اللہ نے اسے دیدی۔ پھر اس کا انصاف اسکے ظلم پر غالب رہا تو اسکے لئے جنت ہے اور اگر ظلم انصاف پر غالب آیا تو اسکے لئے دوزخ ہے۔(ابوداؤد)

سخاوت

آپؐ نے فرمایا کہ سخی اللہ تعالیٰ، انسانوں اور جنت کے قریب اور آگ (جہنم) سے دور ہے۔ اور بخیل اللہ تعالیٰ، انسانوں اور جنت سے دور اور آگ کے قریب ہے اور ایک جاہل سخی اللہ تعالیٰ کو بخیل عبادت گزار سے زیادہ محبوب ہے۔ (ترمذی)

رسول اللہ ﷺ سے جو کچھ بھی مانگا گیا آپ ﷺ نے کبھی نہیں میں جواب نہیں دیا۔ (متفق علیہ)

سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ ہر روز دو فرشتے آسمان سے اترتے ہیں۔ ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ خرچ کرنے والے کو باقی رہنے والا بدلہ دے اور دوسرا کہتا ہے کہ اے اللہ بخیل کے مال کو تلف کر دے۔ (مسلم)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر سونا ہو تو میں یہ پسند نہیں کروں گا کہ تیسری رات تک اس میں سے ایک دینار بھی بچا رہے۔ سوائے اس دینار کے جو قرض ادا کرنے کیلئے رکھ لوں۔ (مسلم)

خوش اخلاقی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن مومن کے نامہ اعمال میں سب سے وزنی چیز خوش اخلاقی ہوگی اور اللہ تعالیٰ بے ہودہ بکنے والے اور بے حیا سے نفرت کرتا ہے۔ (ترمذی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن کامل وہ ہے، جس کے اخلاق اچھے ہیں۔ (ابوداؤد)

آپؐ نے فرمایا کہ مومن اپنے اچھے اخلاق سے راتوں کو جاگ کر عبادت کرنے والوں اور دن میں روزہ رکھنے والوں کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔ (ابوداؤد)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے مجھے وہ زیادہ محبوب ہے جس کا اخلاق اچھا ہے۔ (بخاری)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ خوش اخلاق اور شریف انسان پر رحم فرمائے جو خریدتے، بیچتے اور قرض کا تقاضا کرتے وقت شرافت اور خوش خلاقی سے کام لیتا ہے۔ (بخاری۔ ترمذی)

نرمی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں وہ آدمی نہ بتاؤں جس کو آگ پر حرام کیا گیا اور جس پر آگ حرام ہے وہ نرم کلام، نرم مزاج، نرم خو اور نرم طبیعت آدمی ہے۔ (مشکوٰۃ۔ ترمذی)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو نرمی سے محروم کیا گیا وہ ہر نیکی سے محروم کر دیا گیا۔ (مسلم)

حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نرمی کرنے والا ہے اور نرمی کو پسند فرماتا ہے اور نرمی پر وہ چیز عطا فرماتا ہے جو نہ سختی پر عطا فرماتا ہے نہ کوئی اور چیز پر۔ اور مسلم کی ایک اور روایت میں ہے کہ آپؐ نے حضرت عائشہ سے فرمایا کہ تم نرمی اختیار کرو اور سختی اور گالی سے بچو۔ اسلئے کہ جس میں نرمی ہو اُسے زینت حاصل ہوتی ہے اور جس سے نرمی نکال لی جائے وہ عیب دار ہو جاتا ہے۔ (مشکوۃ)

تواضع وانکساری

سیدنا فاروقِ اعظمؓ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ اے لوگو! تواضع اختیار کرو، کیونکہ میں نے حضورؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص خدا کیلئے تواضع اختیار کرتا ہے، اللہ تعالیٰ اُسے بلند کرتا ہے وہ اپنے آپ میں چھوٹا ہے لیکن لوگوں کی نظروں میں بہت بڑا ہے۔ اور جو تکبر کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے لوگوں کی نگاہ میں حقیر بنا دیتا ہے اور اپنے آپ میں وہ بڑا بنا رہتا ہے۔ یہاں تک کہ لوگوں کے نزدیک وہ کتے اور خنزیر سے بھی زیادہ ذلیل ہو جاتا ہے۔ (مشکوۃ)

قناعت

آپؐ نے فرمایا کہ سامان واسباب کی کثرت تونگری نہیں ہے، اصل دولت قناعت اور بے نیازی ہے۔ (متفق علیہ)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ وہ کامیاب ہوا جو اسلام لایا اور اُسے بقدرِ ضرورت روزی دی گئی اور اللہ نے جو کچھ اُسے دیا، اسپر اس نے قناعت کی۔ (مسلم۔ ترمذی)

رزقِ حلال

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اور حلال کمائی کی تلاش فرض ہے۔ (مشکوۃ)

حضورؐ نے فرمایا کہ کوئی بندہ حرام مال کمائے پھر اس میں سے خدا کی راہ میں صدقہ کرے تو یہ صدقہ قبول نہیں کیا جائے گا۔ اگر اپنی ذات اور گھر والوں پر خرچ کرے گا تو برکت سے خالی ہوگا۔ اگر وہ اس کو چھوڑ مرا تو وہ اسکے جہنم کے سفر میں زادِ راہ بنے گا۔ اللہ تعالیٰ برائی کو برائی سے نہیں مٹاتا بلکہ بُرے عمل کو اچھے عمل سے مٹاتا، خبیث خبیث کو نہیں مٹاتا۔ (مشکوۃ)

حضور ﷺ سے پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ کونسا کام زیادہ اچھا ہے؟ آپؐ نے فرمایا انسان کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور ہر وہ تجارت جس میں تاجر بے ایمانی اور جھوٹ سے کام نہیں لیتا۔ (مشکوۃ)

امانت اور دیانت

آپؐ نے فرمایا کہ جو تیرے پاس امانت رکھے اُسے لوٹا دے اور جو تجھ سے خیانت کرے تو اس سے خیانت نہ کر۔ (ابوداؤد)

حضورؐ نے فرمایا کہ منافق کی تین نشانیاں ہیں اگر چہ روزہ رکھے، نماز پڑھے اور خود کو مسلمان سمجھے۔ اول جب بات کرے جھوٹ بولے۔ دوم وعدہ کرے تو اسکے خلاف کرے۔ سوم اسکے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ (متفق علیہ)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے جب بھی خطبہ دیا اس میں یہ ضرور فرمایا کہ جس کے اندر امانت نہیں اسکے اندر ایمان نہیں اور جس کو عہد کا پاس نہیں اسکے پاس دین نہیں۔ (مشکوٰۃ)

ایفائے عہد

آپؐ نے فرمایا نہ اپنے بھائی سے جھگڑا کرو نہ اس سے بے جا مزاح کرو اور نہ ایسا وعدہ کرو جسکی خلاف ورزی کرو۔ ترمذی

قرض دار و قرض

آپؐ نے فرمایا جس کا کسی کے ذمہ قرض ہو اور وہ وصولی میں جلدی نہ کرے بلکہ مہلت دیتا رہے تو یہ ڈھیل کا ہر دن صدقہ ہوگا۔ (مشکوٰۃ)

حضورؐ نے فرمایا کہ جو یہ چاہے کہ اسکی دعا قبول ہو اور اسکی مصیبت دور ہو اسکو چاہیے کہ تنگدست لوگوں کیلئے آسانی پیدا کرے۔ (مسند امام احمد)

حضرت ابو یسرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس نے مفلس کو مہلت دی یا معاف کر دیا اللہ تعالیٰ اُسے اپنے سائے میں جگہ دے گا۔ (مسلم)

سرکارِ دو عالم ﷺ نے فرمایا شہید کا ہر گناہ معاف کر دیا جائے گا مگر قرض معاف نہیں ہوگا۔ (مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ان کبیرہ گناہوں کے بعد جن سے اللہ تعالیٰ نے منع کیا ہے سب سے بڑا گناہ یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قرضدار حاضر ہو اور اتنا مال چھوڑ کر نہ جائے جس سے اسکا قرض ادا ہو سکے۔ (مشکوٰۃ۔ ابو داؤد)

حضورؐ نے فرمایا مومن کی روح قرض کی وجہ سے اسوقت تک لٹکی رہتی ہے جب تک اسکا قرض ادا نہ کیا جائے۔ (ابن ماجہ)

ایک آدمی آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا حضورؐ اگر میں اپنے جان و مال کے ساتھ جہاد کروں اور پیٹھ دکھائے بغیر آگے بڑھتے ہوئے صابر و شاکر شہید ہو جاؤں تو کیا جنت میں داخل ہو جاؤں گا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں اس نے اپنے الفاظ تین مرتبہ دہرائے۔ آپؐ نے آخری مرتبہ فرمایا بشرطیکہ تیرے ذمے قرضہ نہ ہو، جسکی ادائیگی کی تو قدرت رکھتا ہو۔ (مشکوٰۃ)

کم گوئی

حضور ﷺ نے فرمایا جو چپ رہا وہ نجات پا گیا۔ (مشکوٰۃ۔ ترمذی)

حضرت عقبہ بن عامرؓ نے فرمایا میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا نجات کیسے ہوسکتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا اپنی زبان کے مالک بنو، گھر میں بیٹھے رہو اور اپنی غلطیوں پر رویا کرو۔(ترمذی۔احمد)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ انسان کا مقام خاموشی کے باعث ساٹھ سال کی عبادت سے افضل ہے۔(مشکوۃ)

طہارت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز جنت کی کنجی ہے اور وضو نماز کی کنجی۔(متفق علیہ)

حضور ﷺ نے فرمایا جو آدمی جمعے کے دن غسل کرتا اور زیادہ سے زیادہ طہارت کرتا ہے اور تیل وخوشبو لگا کر مسجد میں جاتا ہے اور لوگوں کو تنگ کرتا ہوا آگے نہیں بڑھتا، خطبے کے درمیان خاموش رہتا اور نماز پڑھتا ہے، اسکے جمعے سے جمعے تک کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔(بخاری)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسواک منہ کو پاک کرتی ہے اور خدا کی خوشنودی کا باعث ہے۔(مشکوۃ)

حضورؐ نے فرمایا کہ اگر مجھے اپنی امت کی تکلیف کا خیال نہ ہوتا تو انہیں عشاء کی نماز دیر سے پڑھنے اور ہر نماز کیلئے مسواک کرنے کا حکم دیتا۔(متفق علیہ)

علم

حضور ﷺ نے فرمایا کہ حسد نہیں کرنا چاہیے مگر دو قسم کے آدمیوں سے حسد کیا جا سکتا ہے۔ اول اس شخص سے جسے اللہ نے مال دیا اور اسے صحیح جگہ خرچ کرنے کی توفیق بھی دی۔ اور دوم اس شخص سے جسے اللہ نے علم وفہم عطا فرمایا وہ اسکے مطابق فیصلہ کرتا ہے اور لوگوں کو علم سکھاتا بھی ہے۔(یہاں حسد سے مراد رشک ہے۔متفق علیہ)

آپؐ نے فرمایا کہ انسان کے مرنے پر اسکے اعمال ختم ہو جاتے ہیں مگر تین قسم کے لوگوں کے اعمال کا سلسلہ مرنے کے بعد بھی جاری رہتا ہے۔(۱) جس نے باقی رہنے والا صدقہ دیا (جیسے کنواں کھدوایا) (۲) جس نے نیک اولاد چھوڑی (۳) جس نے کوئی مفید علم دوسروں کو سکھایا۔(مسلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد وعورت پر فرض ہے۔(ابن ماجہ)

آپؐ نے فرمایا کہ دانائی کی بات مومن کی گم شدہ دولت ہے، وہ اسے جس جگہ پائے، اسکا سب سے زیادہ مستحق وہی ہے۔(ترمذی)

آپ ﷺ نے فرمایا جس سے ایسی بات پوچھی جائے جسے وہ جانتا ہو اور وہ اسے چھپائے تو قیامت کے دن اسکے منہ میں آگ کی لگام دی جائے گی۔(ترمذی)

حکام کے فرائض

آپؐ نے فرمایا کہ آسانی پیدا کرو اور تکلیف میں مبتلا نہ کرو۔ اور تسکین دو نفرت پیدا نہ کرو۔(متفق علیہ)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اے اللہ جو شخص میری امت کا والی (حاکم) مقرر کیا گیا اور اس نے لوگوں کو مشقت میں ڈالا تو تو اُسے مشقت میں ڈال اور جس نے حاکم بننے پر لوگوں سے نرمی کی، تو بھی اس سے نرمی فرما۔(مسلم)

حضرت ابو بکرؓ فرماتے ہیں کہ میں نے آپؐ کو فرماتے سنا تھا کہ جب حاکم غصے میں ہو تو دو آدمیوں کے درمیان فیصلہ نہ کرے۔(متفق علیہ)

حضرت عمرؓ سے روایت ہے کہ جب آپؐ اپنے حکام کو روانہ کرتے تو ان سے شرط کر لیتے کہ ترکی گھوڑے پر سوار نہ ہونا، باریک آٹے کی روٹی نہ کھانا، باریک کپڑا نہ پہننا، اپنے دروازوں کو حاجت مندوں پر بند نہ کرنا اگر ان میں سے کوئی کام کرو گے تو تم سزا کا مستحق ہو گے پھر آپؐ انہیں الوداع کہنے کیلئے تھوڑی دور ساتھ جاتے۔(مشکوٰۃ۔بیہقی)

رحم

آپؐ نے فرمایا کہ رحم کرنے والوں پر اللہ رحم کرتا ہے تم زمین والوں پر رحم کرو آسمان والا (اللہ تعالیٰ) تم پر رحم کرے گا ابو داؤد

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا ،اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا۔(متفق علیہ)

حلم وبُردباری

آپؐ نے قبیلہ عبدالقیس کے رئیس وفد سے فرمایا کہ تم میں دو خصلتیں ایسی ہیں جنہیں اللہ اور رسولؐ پسند کرتے ہیں، بردباری اور سنجیدگی۔(مسلم)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں نے دس برس نبی کریم ﷺ کی خدمت میں گزارے۔اس دوران میں آپؐ نے مجھے اُف تک نہ کہا، نہ یہ فرمایا کہ تو نے یہ کیوں کیا ہے۔نہ یہ فرمایا کہ تو نے یہ کیوں نہیں کیا۔(متفق علیہ)

عفو و درگزر

آپؐ سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ ﷺ مشرکین کیلئے بد دعا کیجئے تو آپؐ نے فرمایا کہ مجھے لعنت کرنے والا نہیں بلکہ رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے۔(مسلم)

صبر

آپؐ نے فرمایا کہ مومن کی حالت بھی عجیب ہے۔ اسکے تمام کام اچھے ہی اچھے ہیں اور یہ مومن کے سوا کسی دوسرے کیلئے نہیں۔ اگر اُسے تکلیف پہنچے اور وہ صبر سے کام لے تو یہ اسکے لئے بہتر ہی ہے اگر اُسے خوشی اور فراخی نصیب ہو اور وہ شکر کرے تو یہ اسکے لئے بہتری کا سبب بن جاتے ہیں۔ (ترمذی)

آپؐ نے فرمایا کہ مومن مرد و عورت زندگی میں مبتلائے مصائب ہوتے رہتے ہیں۔ کبھی ان کی جان کو تکلیف پہنچتی ہے، کبھی اولاد کو اور کبھی مال کو۔ یہاں تک کہ وہ بارگاہِ خداوندی میں اس طرح حاضر ہوتے ہیں کہ ان مصائب میں صبر کی وجہ سے ان کے تمام گناہ مٹ چکے ہوتے ہیں۔ (ترمذی)

حضورؐ نے فرمایا کہ اپنے سے کم تر (دولت یا دنیاوی مرتبے میں) کی طرف دیکھو اور ان کی طرف نہ دیکھو جو تم سے مال و دولت میں زیادہ ہیں اس طرح جو کچھ تمہیں اللہ نے عطا فرمایا ہے، وہ تمہاری نظروں میں حقیر نہیں دکھائی دے گا۔ (مسلم)

توکل

ایک آدمی نے حضور سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ میں اپنی اونٹنی کو باندھوں اور اللہ پر توکل کروں یا اُسے کھلا چھوڑ دوں اور توکل کرو، آپؐ نے فرمایا کہ اسے باندھو اور پھر خدا پر بھروسہ کرو۔ (ترمذی)

حضرت عمر فاروقؓ نے فرمایا کہ میں نے آپؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر تم اللہ پر بھروسہ کرو، جیسا کہ اس پر بھروسہ کرنے کا حق ہے، تو وہ تم کو اس طرح روزی دے گا، جیسے پرندوں کو دیتا ہے کہ وہ صبح بھوکے پیٹ جاتے اور شام کو پیٹ بھرے واپس آتے ہیں۔ (ترمذی)

تجارت

آپؐ نے ناپنے اور تولنے والوں سے فرمایا کہ تمہارے سپرد ایسے دو کام کیے گئے جسکی وجہ سے تم سے پہلی امتیں ہلاک ہو گئیں۔ (مشکوٰۃ)

حضور ﷺ نے فرمایا کہ تاجر قیامت کے دن بدکار کی حیثیت سے اٹھائے جائیں گے سوائے ان کے جنہوں نے تقوٰی اختیار کیا، نیکی کی اور سچ بولے۔ (مشکوٰۃ)

آپؐ نے فرمایا کہ تین قسم کے لوگ ایسے ہیں جن سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن نہ بات کرے گا نہ ان کی طرف دیکھے گا نہ ان کو پاک کرے گا۔ بلکہ ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا۔ حضرت ابوذر غفاریؓ نے پوچھا کہ یہ نا کام اور نامراد کون ہیں یا

رسول اللہ ﷺ آپ ؐ نے فرمایا کہ تکبر سے تہ بند ٹخنوں سے نیچے لٹکانے والا، لوگوں پر احسان جتانے والا اور قسمیں کھا کر اپنا سامان بیچنے والا۔ (مسلم)

سچائی

آپؐ نے فرمایا کہ ہمیشہ سچ بولو کیونکہ سچائی نیکی کی راہ دکھاتی ہے اور نیکی جنت کی راہ۔ جو انسان ہمیشہ سچ بولنے کی کوشش کرتا ہے خدا کے ہاں صدیق لکھ دیا جاتا۔ خبردار جھوٹ سے بچتے رہو اسلئے کہ جھوٹ برائیوں کی طرف لے جاتا ہے اور برائیاں آگ (جہنم) کی طرف۔ جو آدمی جھوٹ بولتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے وہ خدا کے ہاں کذاب (بہت جھوٹا) لکھ دیا جاتا ہے۔ (متفق علیہ)

مہمان نوازی

حضرت ابالاحوص جشمیؓ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اگر میں کسی کے پاس جاؤں اور وہ نہ تو میری خاطر مدارات کرے اور نہ ضیافت۔ اسکے بعد وہ میرے پاس آئے تو کیا میں اُسے اسکا بدلہ دوں؟ حضورؐ نے فرمایا نہیں تم اسکی خاطر مدارات کرو۔ (ترمذی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مہمان کو رخصت کرنے کیلئے دروازے تک ساتھ جانا سنت ہے۔ (ابن ماجہ۔ مشکوۃ)

حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہیے کہ مہمان کی عزت کرے خاطر مدارات ایک دن رات اور مہمانی تین دن تک ہے۔ اسکے بعد جو کچھ ہے خیرات ہے اور مہمان کیلئے مناسب نہیں کہ اتنی دیر تک ٹھہرا رہے جس سے میزبان کو تکلیف ہو۔ (متفق علیہ)

حیا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر دین کی ایک خاص صفت ہوتی ہے اور اسلام کی صفت حیا ہے۔ (موطا)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حیا بہتری ہی لاتی ہے۔ (متفق علیہ)

حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ پردہ دار کنواری لڑکیوں سے بھی زیادہ شرمیلے تھے۔ جب حضورؐ کسی ناپسندیدہ چیز کو دیکھتے تو ہم آپؐ کے چہرہ اقدس سے پہچان جاتے۔ (متفق علیہ)

حضورؐ نے فرمایا کہ پہلے نبیوں کے کلام سے جو بات لوگوں تک پہنچی ہے وہ یہ ہے کہ جب تجھے حیا نہیں تو جو چاہے کر۔ بخاری

حضورؐ نے فرمایا حیا ایمان سے ہے اور ایماندار جنت میں ہوگا بے حیائی بداخلاقی ہے اور بداخلاق کا مقام دوزخ ہے (ترمذی

بیمار پرسی

سرکارِدو عالمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کہے گا کہ اے آدم کے بیٹے میں بیمار ہوا تو تُو نے میری بیمار پُرسی نہیں کی۔ انسان جواب میں کہے گا۔ اے میرے پروردگار میں تیری بیمار پُرسی کیسے کرتا؟ تُو تو سب کا پروردگار ہے۔ اس پر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ بیمار ہوا اور تو نے اسکی بیمار پرسی نہ کی۔ اگر تو اسکی بیمار پرسی کرتا تو مجھے اسکے پاس پاتا۔(مسلم)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ بیمار پرسی میں مریض کے پاس تھوڑی دیر بیٹھنا اور شور نہ مچانا سنت ہے۔(مشکوۃ)

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بیمار کی بیمار پرسی کرو، بھوکے کو کھانا کھلاؤ اور قیدی کو چھڑاؤ۔(بخاری)

حفاظتِ جان و مال

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو آدمی اپنے دین کے بچانے میں قتل کر دیا گیا، جو اپنی جان بچانے میں مارا گیا۔ جو اپنا مال بچاتے ہوئے قتل کر دیا گیا اور جو اپنے اہل و عیال کو بچاتا ہوا مارا گیا وہ شہید ہے۔(ترمذی)

ایک آدمی حضورؐ کی خدمت میں آیا اور سوال کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر کوئی آدمی میرے مال کو حاصل کرنے کیلئے گھس آئے تو میں کیا کروں؟ آپؐ نے فرمایا کہ تم اسے اپنا مال نہ دو۔ اس نے کہا کہ حضورؐ اگر وہ مجھ سے جنگ کرے؟ آپؐ نے فرمایا کہ تم بھی اس سے جنگ کرو۔ اس نے کہا حضورؐ وہ مجھے قتل کر دے تو؟ آپؐ نے فرمایا کہ تم شہید ہو گے۔ اس نے پوچھا کہ اگر میں اُسے قتل کر دوں؟ آپؐ نے جواب دیا کہ وہ جہنم میں ہوگا۔(مسلم)

اعمالِ بد

جھوٹ

سرکارِدو عالم ﷺ سے پوچھا گیا کہ کیا مومن بزدل ہوسکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں پھر پوچھا گیا کہ کیا مومن بخیل ہوسکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا ہاں پھر دریافت کیا گیا کہ حضورؐ کیا مومن جھوٹا ہوسکتا ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں۔(مشکوۃ)

آپؐ نے فرمایا کہ یہ چار عادتیں جس میں ہوں گی وہ پورا منافق ہوگا اور جس میں ان میں سے ایک خصلت بھی ہوگی، اس میں منافقت کی عادت ہوگی۔ جب تک کہ اُسے چھوڑ نہ دے۔ (۱) امانت میں خیانت کرے (۲) بات کرے تو جھوٹ بولے (۳) وعدہ کرے تو اس خلاف کرے (۴) جھگڑے تو گالی گلوچ تک جا پہنچے۔(متفق علیہ)

حضرت عبداللہ بن عامرؓ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضورؐ ہمارے گھر تشریف رکھتے تھے میری والدہ نے مجھے بلایا کہ یہاں آ میں تجھے ایک چیز دوں گی تو حضورؐ نے فرمایا کہ تم اسے کیا دینا چاہتی ہو؟ میری والدہ نے کہا کہ حضورؐ میں اسے کھجور دینا

چاہتی ہوں ۔ آپؐ نے فرمایا اگر تو دینے کیلئے بلاتی اور کچھ نہ دیتی تو تیرے نامہ اعمال میں یہ جھوٹ لکھ دیا جاتا ۔ (ابو داؤد)

حضرت سفیان بن اُسیدی حضرؓ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپؐ فرمارہے تھے کہ بڑی بددیانتی یہ ہے کہ تو اپنے بھائی سے ایسی بات کرے، جس میں وہ تجھے سچا جانے اور تو اس جھوٹ بول رہا ہو۔ (مشکوٰۃ۔ابو داؤد)

حضور ﷺ نے فرمایا خرابی اور نامرادی ہے اس شخص کیلئے جو لوگوں کو ہنسانے کیلئے جھوٹی باتیں گھڑ کر بیان کرتا ہے۔خرابی ہے اس کیلئے خرابی ہے اس کیلئے۔(ترمذی)

غیبت

حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ دو آدمیوں نے ظہر یا عصر کی نماز پڑھی اور وہ دونوں روزے سے تھے ۔ جب نبی کریمؐ نے نماز ادا کرلی تو ان سے فرمایا کہ تم دونوں دوبارہ وضو کرو اور نماز پھر سے پڑھو اور روزہ پورا کرلو، مگر کسی دوسرے دن اسکی قضا کرلینا۔ ان دونوں نے کہا، حضور اسکی وجہ کیا ہے۔ آپؐ نے فرمایا تم نے فلاں کی غیبت کی تھی ۔ (مشکوٰۃ)

آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو غیبت کسے کہتے ہیں؟ صحابہؓ نے عرض کیا کہ اللہ اور اسکے رسولؐ بہتر جاننے والے ہیں ۔ آپؐ نے فرمایا کہ تیرا اپنے بھائی کو (اسکی عدم موجودگی) ایسے لفظوں سے یاد کرنا جو اسے ناگوار گزرے ۔کسی نے کہا کہ حضورؐ جو بات میں کہوں اگر وہ اس میں ہو تو بھی، آپؐ نے فرمایا کہ اگر وہ بات اس میں ہو تو غیبت ہے اور نہ ہو تو بہتان ہے ۔(مسلم ۔مشکوٰۃ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غیبت زنا سے بھی زیادہ شدید ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ حضورؐ غیبت زنا سے بڑھ کر کیسے ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ انسان زنا کرنے کے بعد توبہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسکی توبہ قبول کرلیتا ہے۔ اور ایک روایت میں ہے انسان توبہ کرے تو اللہ اسے بخش دیتا ہے لیکن غیبت کرنے والا نہیں بخشا جاتا جب تک کہ جس کی غیبت کی گئی ہے وہ معاف نہ کرے حضرت انسؓ کی روایت میں ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ زنا کرنے والے کیلئے توبہ ہے۔ غیبت کرنے والے کیلئے توبہ کی بھی گنجائش نہیں ۔(مشکوٰۃ)

بے جا طرفداری

آپؐ نے فرمایا جس نے عصبیت کی طرف بلایا اور عصبیت کے باعث جنگ کی اور عصبیت پر ہی مر گیا۔وہ ہم میں سے نہیں ۔(مشکوٰۃ۔ابو داؤد)

حضرت واثلہ بن اسقعؓ کہتے کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ حضورؐ عصبیت (بے جا طرفداری) کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ ظلم کرنے میں اپنی قوم کی مدد کرنا ۔(ابو داؤد۔مشکوٰۃ)

حسد و بغض

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پہلی امتوں کی وہ بیماریاں جو تم میں داخل ہوگئی ہیں حسد اور بغض ہیں۔ یہ مونڈنے والی ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ بال مونڈتی ہیں بلکہ یہ دین مونڈتی ہیں۔(ترمذی)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا حسد سے بچو بے شک حسد نیکیوں کو ایسے کھا جاتا ہے جیسے آگ خشک لکڑی کو۔(ابو داؤد)

آپؐ نے فرمایا کہ ایک دوسرے کی جڑ نہ کاٹو ایک دوسرے سے دشمنی نہ کرو آپس میں بغض نہ رکھو نہ ایک دوسرے سے حسد کرو اللہ کے بندوں بھائی بھائی بن جاؤ۔ کسی مسلمان کو اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق نہ کرنا چاہیے۔(مسلم)

آپؐ نے فرمایا کہ لوگوں کو اپنے (کفر کی حالت میں) مرے ہوئے باپ داداؤں پر فخر کرنے سے باز آنا چاہیے، کیونکہ وہ جہنم کا کوئلہ بن گئے یا وہ اللہ کے نزدیک گبریلہ سے بھی بدتر ہیں جو پلیدی کو ناک سے اِدھر اُدھر کرتا ہے۔ خدا نے تم سے جاہلیت کا غرور اور باپ دادا پر بے جا فخر دور کر دیا ہے۔ انسان یا پرہیزگار مومن ہے یا بدبخت بدکار۔ انسان سارے کے سارے آدم علیہ السلام کی اولاد میں سے ہیں اور آدم علیہ السلام مٹی سے بنائے گئے تھے۔(ترمذی)

چوری

آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کی لعنت ہو چور پر۔ وہ انڈہ چراتا ہے اور ہاتھ کٹواتا ہے اور رسی چراتا ہے تو اسکا ہاتھ کاٹ دیا جاتا ہے۔ (بخاری)

ایک مخزومیا عورت نے چوری کی جس سے قریش بہت پریشان ہوئے۔ انہوں نے مشورہ کیا کہ اس معاملہ میں کون حضورؐ سے سفارش کرے۔ سب نے کہا حضورؐ کے محبوب اُسامہؓ (بن زید) کے سوا اور کون یہ جرأت کر سکتا ہے۔ چنانچہ حضرت اُسامہؓ نے حضورؐ سے گفتگو کی تو آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم اللہ کی حدوں میں سے ایک حد میں سفارش کرتے ہو؟ پھر حضورؐ نے لوگوں سے خطاب فرمایا کہ تم سے پہلے کے لوگ اسی لئے ہلاک ہوگئے کہ جب ان میں سے کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اسکو چھوڑ دیتے اور کوئی کمزور چوری کرتا تو اس پر حد جاری کر دیتے۔ خدا کی قسم اگر فاطمہؓ میری بیٹی بھی چوری کرتی تو میں ضرور اسکا ہاتھ کاٹ دیتا۔(متفق علیہ)

ظلم

حضرت اوس شرجیلؓ کہتے ہیں کہ انہوں نے آپؐ کو یہ فرماتے سنا کہ جس آدمی نے جان بوجھ کر ظالم کی مدد کی، وہ اسلام سے نکل گیا۔(مشکوٰۃ)

آپؐ نے فرمایا کہ مظلوم کی بد دعا سے اپنے آپ کو بچاؤ، اسلئے کہ وہ اللہ سے اپنا حق مانگتا ہے اور اللہ تعالیٰ کسی حقدار کو اس کے حق سے محروم نہیں کرتا۔ (مشکوٰۃ)

آپؐ نے فرمایا کہ کیا تم جانتے ہو کہ مفلس کون ہے؟ صحابہؓ نے جواب دیا کہ ہم اسے مفلس کہتے ہیں، جسکے پاس نہ زر نقد ہو نہ کوئی سامان۔ آپؐ نے فرمایا کہ میری امت کا مفلس وہ ہے، جو قیامت کے دن نماز، روزوں اور زکوٰۃ کے ساتھ آئے گا اور اسکے ساتھ (اسکے نامہ اعمال میں) یہ بھی ہوگا کہ اس نے کسی گالی دی، کسی پر تہمت لگائی، اور کسی کا مال کھایا، کسی کا خون بہایا اور کسی کو مارا وہ سارے لوگ جو اسکا نشانہ بنے ان میں اسکی نیکیاں تقسیم کر دی جائیں گی اور جب نیکیاں ختم ہو گئیں اور لوگوں کے حقوق باقی رہ گئے تو ان کی غلطیاں اس پر ڈال دی جائیں گی اور پھر اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ (مشکوٰۃ)

قتلِ ناحق

آپؐ نے فرمایا کہ اگر سارے زمین اور آسمان والے مل کر کسی ایک مسلمان کو شہید کر دیں تو اللہ تعالیٰ ان سب کو دوزخ میں اُلٹا لٹکا دے گا۔ (ترمذی)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ خدا کے نزدیک دنیا کا زوال ایک مسلمان کے قتل سے زیادہ آسان ہے۔ (ترمذی، نسائی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مومن کے قتل میں آدھے کلمے سے مدد کی (کسی کو قتل پر اُبھارا) وہ اللہ سے اس حال میں ملاقات کرے گا کہ اسکی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوگا، اللہ کی رحمت سے مایوس۔ (ابن ماجہ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ہر گناہ کو بخش دے گا، مگر جس شخص کی شرک پر موت ہوئی یا جس نے مومن کو جان بوجھ کر قتل کیا، اُسے کبھی نہیں بخشے گا۔ (ابو داؤد)

لالچ

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر انسان کے پاس مال سے بھرے ہوئے دو میدان ہوں، تو وہ تیسرے کی خواہش کرے گا۔ اور ابن آدم کے پیٹ کو مٹی (قبر) ہی بھر سکتی ہے۔ اور جو توبہ کرے اللہ اسکی توبہ قبول کر لیتا ہے۔ (متفق علیہ)

آپؐ نے فرمایا کہ انسان بوڑھا ہو جاتا ہے اور اسکی دو خواہشیں جوان رہتی ہیں، زیادتی مال کی حرص اور درازیٔ عمر کی حرص۔ (متفق علیہ)

رشوت

آپؐ نے فرمایا کہ ہم کسی کو کام پر مقرر کریں اور اس کام کی تنخواہ اُسے ادا کریں۔ اسکے بعد اگر وہ کچھ لے تو یہ خیانت ہے۔ (ابو داؤد)

رسول اللہ ﷺ نے رشوت لینے اور دینے والے ہر دو پر لعنت کی ہے۔(مشکوۃ۔ابن ماجہ۔ابو داؤد۔ترمذی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کسی حاکم کے سامنے کسی کی سفارش کرے اور پھر وہ اسے کوئی چیز بطور ہدیہ بھیجے اور وہ اسے قبول کرے وہ ایسا ہی ہے، جیسے وہ سود کے ایک بڑے دروازے میں داخل ہو گیا۔(ابو داؤد)

عہد شکنی

حضرت ابو رافعؓ فرماتے ہیں کہ مجھے قریش نے حضورؐ کے پاس بھیجا۔ میں نے آپؐ کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام کا نور چمک اُٹھا۔ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ خدا کی قسم میں قریش کی طرف ہرگز واپس نہیں جاؤں گا۔ آپؐ نے فرمایا کہ میں عہد شکنی نہیں کرنا چاہتا اور نہ قاصدوں کو روکتا ہوں۔ تم واپس جاؤ جو تمہارے اب خیالات ہیں، اگر یہی رہے تو پھر واپس آجانا ابو رافعؓ فرماتے ہیں کہ میں چلا گیا اور پھر حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر اسلام لے آیا۔(ابو داؤد)

حضرت انسؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے جب بھی ہمیں خطبہ دیا، یہ ضرور فرمایا کہ جس میں امانت نہیں، اسکا ایمان نہیں اور جس میں ایفائے عہد نہیں، اس دین نہیں۔(احمد)

دوسروں کی مصیبت پر خوش ہونا

آپؐ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی کا اظہار نہ کر۔ ورنہ اللہ اس پر رحم فرمائے گا اور تجھے مصیبت میں مبتلا کر دے گا۔(ترمذی)

دو رُخی

حضورؐ نے فرمایا کہ جو آدمی دنیا میں دو رخی سے کام لیتا ہے قیامت کے دن اسکے منہ میں آگ کی دو زبانیں ہوں گی (ابو داؤد

حضورؐ نے فرمایا تم قیامت کے دن سب سے زیادہ شریر اُسے پاؤ گے جو دنیا میں دو چہرے رکھتا تھا اور بعض لوگوں کے پاس ایک چہرے کے ساتھ اور بعض کے پاس دوسرے چہرے کے ساتھ آتا تھا (کسی سے کچھ اور کسی سے کچھ کہتا تھا)۔ متفق علیہ

جھوٹی شہادت و قسم

ایک دن حضور ﷺ نے صبح کی نماز پڑھی۔ فارغ ہو کر آپؐ کھڑے ہو گئے اور تین مرتبہ فرمایا کہ جھوٹی گواہی شرک کے برابر کر دی گئی ہے۔ پھر آپؐ نے قرآن کی یہ آیت پڑھی بتوں کی ناپاکی سے بچو اور جھوٹ سے بچو۔ خالص اللہ کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے۔ اس حال میں کہ کسی کو اسکے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ۔(ابو داؤد۔ابن ماجہ)

حضورؐ نے فرمایا کہ جس نے اپنی قسم سے کسی مسلمان کا حق مروا دیا اللہ نے اس کیلئے آگ لازم کردی اور اس پر جنت حرام کر دی ایک آدمی نے کہا کہ حضورؐ خواہ وہ چیز تھوڑی ہو؟ آپؐ نے فرمایا کہ اگر چہ وہ پیلو کے درخت کی ایک لکڑی ہی ہو (مسلم

چغل خوری اور عیب جوئی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چغل خور جنت میں نہیں داخل ہوگا۔ (متفق علیہ)

اُم المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے حضورؐ سے کہا کہ صفیہؓ کا یہ عیب کہ وہ ایسی ہے اور ایسی ہے، کافی ہے۔ مقصد یہ تھا کہ وہ چھوٹے قد کی ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ عائشہ تم نے ایسا گندا لفظ منہ سے نکالا ہے کہ اگر اُسے سمندر میں گھول دیا جائے تو پورے سمندر کو گندا کردے۔ (مشکوٰۃ)

بے جا تعریف

حضور ﷺ نے فرمایا کہ جب فاسق کی تعریف کی جاتی ہے تو اللہ تعالیٰ غضبناک ہوتا ہے اور عرشِ الٰہی کانپتا ہے۔ (مشکوٰۃ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم تعریف کرنے والوں کو دیکھو تو ان کے منہ پر مٹی پھینکو۔ (مسلم)

تکبر

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پہلے زمانے میں ایک آدمی دو دھاری چادریں اوڑھے غرور سے چل رہا تھا اور اسکا نفس اُسے پسند کرتا تھا۔ وہ زمین میں دھنسا دیا گیا اور قیامت تک نیچے ہی دھنستا چلا جائے گا۔ (متفق علیہ)

غصہ

ایک آدمی نے نبی کریم ﷺ سے عرض کیا کہ حضور ﷺ مجھے کوئی نصیحت کیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ غصہ نہ کیا کرو۔ اس نے کئی بار اپنا سوال دہرایا۔ آپؐ نے ہر بار فرمایا، غصہ نہ کیا کرو۔ (بخاری)

آپؐ نے فرمایا انسان اللہ کی رضا کیلئے غصے کا جو گھونٹ پی جاتا ہے وہ اللہ کے نزدیک ہر پینے وال چیز سے افضل ہے۔ مشکوٰۃ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غصہ شیطان سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا کیا گیا ہے اور آگ صرف پانی سے بجھائی جاتی ہے۔ اسلئے جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو وہ وضو کرے۔ (ابو داؤد)

آپؐ نے فرمایا کہ پہلوان یا بہادر وہ نہیں جو کشتی میں کسی کو پچھاڑ دے بہادر وہ ہے جو غصے میں اپنے آپ کو قابو میں رکھے۔ (بخاری)

غصب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایک بالشت بھر زمین ناجائز طریقے سے حاصل کی قیامت کے دن وہ ٹکڑا زمین کے سات طبقوں تک اسکی گردن میں بطور طوق ڈال دیا جائیگا۔(متفق علیہ)

آپؐ نے فرمایا خبردار کسی پر ظلم نہ کرو یاد رکھو کسی کا مال دوسرے کیلئے جائز نہیں جب تک وہ اپنی خوشی سے نہ دے۔(مشکوٰۃ)

ذخیرہ اندوزی

آپؐ نے فرمایا منڈی میں لاکر غلہ بیچنے والے کی روزی میں برکت دی جاتی ہے اور غلے کو گرانی کے انتظار میں روک کر رکھا، یعنی ذخیرہ کیا، آپؐ نے فرمایا کہ جس نے خوراک کو مہنگا بیچنے کی غرض سے چالیس دن تک روکے رکھا، اللہ تعالیٰ اس سے بیزار ہے۔ (مشکوٰۃ)

خودکشی

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم سے پہلی امتوں میں ایک آدمی زخم ہوگیا۔شدتِ تکلیف سے گھبرا کر اس نے چھری سے اپنا ہاتھ کاٹ ڈالا۔ جس سے اتنا خون بہا کہ وہ مرگیا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میرے بندے نے اپنے ہلاک کرنے میں جلدی کی اسلئے اس پر جنت حرام کردی گئی۔(متفق علیہ)

سود

آپؐ نے سود کھانے والے، کھلانے والے، سودی دستاویز لکھنے والے اور اسکے گواہوں پر لعنت کی ہے اور فرمایا ہے یہ سب برابر ہیں۔ (مسلم)

حضورؐ نے فرمایا شب معراج میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے پیٹ مکانوں کی طرح تھے اور ان میں سانپ تھے، جو باہر سے دکھائی دیتے تھے۔ میں کہا جبرئیلؑ یہ کون ہیں؟ اس نے کہا یہ سود خور ہیں۔(ابن ماجہ۔احمد)

امیرالمومنین سیدنا فاروق اعظمؓ فرماتے ہیں سب سے آخر میں سود کی آیت نازل ہوئی۔ حضور اکرمؐ نے ابھی اس کی تفسیر نہیں فرمائی تھی کہ آپؐ کا وصال ہوگیا۔اسلئے سود اور جس میں سود کا شک ہو، اُسے بھی چھوڑ دو۔(ابن ماجہ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی کسی کو قرض دے پھر مقروض کوئی ہدیہ بھیجے یا سواری کیلئے جانور پیش کرے تو وہ نہ تو ہدیہ قبول کرے نہ سواری پر سوار ہو۔ ہاں اگر دونوں کے درمیان پہلے سے ایسے تعلقات ہوں تو پھر ہدیہ قبول کرلینے میں کوئی حرج نہیں۔(ابن ماجہ)

گداگری

آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی رسی لیکر جنگل میں جائے اور لکڑیوں کا گٹھا اٹھا کر لائے اور فروخت کرے اسطرح اللہ تعالیٰ

اسے سوال کی بے عزتی سے بچالے تو بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے اور وہ چاہیں تو دیں اور نہ چاہیں تو نہ دیں (بخاری

آپؐ نے فرمایا کہ جس پر فاقے کی مصیبت آ گئی اور وہ اسے لوگوں تک لے گیا تو اس کا فاقہ دور نہ ہو سکے گا لیکن اگر وہ اسے خدا کی بارگاہ میں لے گیا تو وہ جلد ہی اسے بے نیاز کرے گا جلدی موت دیکر یا تھوڑی مدت میں مالدار کر کے (ابوداؤد)

حضرت ابوذرؓ فرماتے ہیں حضورؐ نے مجھے بلایا اور عہد لیا کہ تم لوگوں سے کبھی سوال نہ کرو گے میں نے عرض کیا حضورؐ ایسا ہی ہوگا۔ آپؐ نے فرمایا اگر تم سواری پر جا رہے ہو اور تمہارے ہاتھ سے کوڑا گر جائے تو بھی خود اُتر کر اُسے اٹھاؤ (مشکوٰۃ)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مستقل طور پر لوگوں سے بھیک مانگتا رہے قیامت کے دن اس حال میں سامنے آئے گا کہ اس کے چہرے پر گوشت کا ٹکڑا بھی نہ ہوگا۔ (متفق علیہ)

حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا کہ جو آدمی مجھے ضمانت دے کہ لوگوں سے سوال نہیں کرے گا۔ میں اسکے لئے جنت کا ضامن ہوں۔ حضرت ثوبانؓ کہتے ہیں، میں نے کہا حضورؐ میں وعدہ کرتا ہوں، اسکے بعد حضرت ثوبانؓ نے کبھی کسی سے سوال نہیں کیا۔ (ابوداؤد، نسائی)

مردوں کو بُرا کہنا

حضور ﷺ نے فرمایا کہ مردوں کو بُرا بھلا نہ کہو اسلئے کہ وہ اپنے اعمال کو پہنچ چکے ہیں۔ (بخاری)

بین کرنا

آپؐ نے فرمایا کہ جو آدمی رخسار پیٹے، گریبان چاک کرے اور زمانہء جاہلیت کی طرح نوحہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ (متفق علیہ)

خصائل نبوی ﷺ

* حضورؐ کی گفتگو نہایت فصیح اور مختصر ہوتی تھی لیکن پُر مضمون نہ مطلب سے زیادہ نہ کم۔ کبھی کسی کی مذمت نہ فرماتے۔ نہ کسی کھانے کو بُرا کہتے اور نہ تعریف میں لگے رہتے۔ زیادہ گفتگو سے احتراز فرماتے تھے۔ جلدی جلدی کلام نہ فرماتے تھے بلکہ آہستہ آہستہ اور جُدا جُدا الفاظ کہ سننے والا حفظ کر سکے۔ مجمع میں گفتگو کے وقت یا وعظ کے موقع پر ہر ایک کلمہ عام طور پر دو تین مرتبہ بولتے تا کہ عام لوگ اچھی طرح سمجھ لیں۔ ہمیشہ مغموم و متفکر رہتے۔ آپؐ کیلئے آرام نہ تھا۔ عام طور پر خاموش رہتے اور بغیر حاجت کلام نہ فرماتے۔ بھری محفل میں کوئی بات ناگوار ہوتی تو لحاظ کی وجہ سے زبان سے کچھ نہ فرماتے، چہرہ کے اثر سے ظاہر ہوتا اور صحابہ کرامؓ متنبہ ہو جاتے۔

بیمار پُرسی اور جنازہ کے ساتھ جانے کا بہت خیال رکھتے۔

معمول تھا کہ کوئی جنازہ لایا جاتا تو پہلے فرماتے کہ میت پر کچھ قرضہ تو نہیں ہے۔ اگر معلوم ہوتا کہ مقروض تھا تو صحابہؓ سے فرماتے تم جنازہ پڑھاؤ اور خود شریک نہ ہوتے۔

فرمایا مجھے غریب مسلمانوں میں ڈھونڈو اسلئے کہ تمہیں خدا کا رزق اور اسکی مدد غریب مسلمانوں ہی کی وجہ سے ملتی ہے۔

اگر آنحضرت ﷺ کی زندگی سے یادِ خدا تعالیٰ کو منہا کر دیا جائے تو باقی جو کچھ بچتا ہے وہ خدمتِ خلق ہے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ اثنائے تقریر میں آپؐ نے فرمایا اے لوگوں جو میں جانتا ہوں اگر تم وہ جانتے تو ہنستے کم اور روتے زیادہ۔ اس فقرہ کا ادا ہونا تھا کہ لوگوں کی یہ حالت ہوگئی کہ منہ پر کپڑے ڈال کر بے اختیار رونے لگے۔

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ تمام مسلمانوں کی نظر میں حضورؐ سے زیادہ کوئی محبوب نظر نہ تھا۔ مگر اس فرطِ محبت کے باوجود مسلمان جب حضورؐ کو دیکھتے تو تعظیم کیلئے مطلق کھڑے نہ ہوتے۔ ان کو معلوم تھا کہ حضورؐ کو اس قیامِ تعظیمی سے نفرت و کراہت ہے۔ کیونکہ اہل عجم اسی طرح ایک دوسرے کی تعظیم کرتے تھے۔

آپؐ لوگوں کو جلد بازی سے ہمیشہ محترز رہنے کی تاکید کرتے۔ یہاں تک کہ فرمایا اگر نماز کی اقامت بھی ہو جائے تو اسکے لئے بھاگ کر نہ جاؤ بلکہ آہستگی اور وقار کے ساتھ جاؤ کیونکہ بھاگنا کوئی عبادت نہیں ہے۔

سلام علیکم کہنے اور مصافحہ کرنے میں آپؐ ہمیشہ پیش قدمی کرتے تھے مگر مصافحہ کے بعد ہاتھ علیحدہ کرنے میں پیش قدمی نہ فرماتے، جب تک کہ دوسرا خود حضورؐ کا ہاتھ نہ چھوڑ دے۔

ملنے والوں کی خاطر آپؐ نماز کو مختصر فرما دیا کرتے۔

سخت گو بدمزاج عیب جو اور مبالغہ کرنے والوں کو پسند نہ فرماتے۔

دشمن بھی آپؐ کو امین اور صادق سمجھتے تھے۔ ابوجہل کہا کرتا تھا محمد ﷺ میں تم کو جھوٹا نہیں کہتا البتہ تم جو کچھ کہتے ہو اسکو میں صحیح نہیں سمجھتا۔

زادبن ارقمؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم نے فرمایا کہ میں نے کوئی بھلائی کی بات نہیں چھوڑی جسکا میں نے تم کو امر نہ کر دیا ہو اور کوئی بُری بات ایسی نہیں چھوڑی کہ میں نے تم کو اس سے روک نہ دیا ہو۔

آپؐ اکثر دعا میں فرمایا کرتے کہ اللہ مجھے مسکین زندہ رکھ مسکین اُٹھا اور مسکینوں ہی کے ساتھ میرا حشر کر۔

حدیث بیان کرنے والے ممتاز راوی

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی صاحبزادی ہیں۔ ان کی والدہ ماجدہ کا نام ام رومان بنت عامر بن عویمر ہے۔ آنحضرت ﷺ کے ساتھ ان کا نکاح ۱۰ نبوی میں مکہ مکرمہ میں ہوئی۔ شوال ۲ھ میں رخصتی عمل میں آئی۔ آنحضرت ﷺ کے ساتھ یہ ۹ سال رہی ہیں اور وصال نبوی کے وقت حضرت عائشہؓ کی عمر اٹھارہ سال کی تھی۔ آپ بہت بڑی فصیحہ فقیہ عالمہ فاضلہ تھیں۔ حضور ﷺ کی بکثرت احادیث آپ نے نقل کی ہیں۔ وقائع عرب ومحاربات واشعار کی زبردست واقف کار تھیں۔ صحابہ کرام اور تابعین عظام کے ایک بڑے طبقہ نے ان سے روایات نقل کی ہیں۔ مدینہ منورہ میں ۵۸ھ میں شب سہ شنبہ میں آپ کا انتقال ہوا۔ وصیت کے مطابق شب میں بقیع میں آپ کو دفن کیا گیا حضرت ابوہریرہؓ نے نماز جنازہ پڑھائی جو ان دنوں معاویہؓ کے دور حکومت میں مدینہ میں مروان کے ماتحت تھے۔

منافق عبداللہ بن ابی اور لوگوں کے ساتھ مل کر حضرت عائشہ صدیقہؓ پر تہمت لگائی اور ان کے بارے میں افسوناک باتیں بنانے لگا۔ شروع میں آنحضرت ﷺ کو اس سے سخت رنج پہنچا کہ آپ کی شان نبوت پر ایک دھبہ لگ رہا تھا۔ تحقیق حق کے بعد آپؐ نے عبداللہ بن ابی منافق کو اس الزام میں سنگین سزا ہی دینی چاہی کیونکہ اس الزام کا تراشنے والا اور اس کو ہوا دینے والا وہی بدبخت تھا۔ حضرت عائشہؓ کو جب اس الزام کا ذکر سنا تو روتے روتے ان کا برا حال ہوگیا اور بخار چڑھ آیا۔ آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کو بہت سمجھایا بجھایا۔ مگر آپ کے رنج میں اضافہ ہی ہو رہا تھا۔ آخر آنحضرت ﷺ نے اپنے ذاتی اطمینان کیلئے اسامہ بن زیدؓ سے مشورہ لیا تو انہوں نے حضرت عائشہؓ کی براءت پر شہادت دی، حضرت علیؓ کے مشورہ کے مطابق آپ نے حضرت بریرہؓ سے معلوم کیا تو، تو انہوں نے بھی صاف صاف آپ کی معصومیت پر گواہی دی اور حضرت عائشہؓ کی براءت میں سورۃ نور نازل ہوئی۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے اسے (بہتان عظیم) قرار دیا۔ سبحان اللہ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے فضل وشرف کا کیا ٹھکانا کہ آپ کی شان میں قرآن کی آیات نازل ہوئیں۔ آپ کے فضائل بے شمار ہیں۔ اللہ نے آپ کو اپنے محبوب رسول ﷺ کی ازواج مطہرات میں شرف خاص سے نوازا کہ رسول کریم ﷺ کا سر مبارک ان کی گود میں تھا اور آپ ہی کے گھر میں انتقال فرمایا، پھر وہی گھر قیامت تک کیلئے اللہ کے محبوب نبی ﷺ کی آرامگاہ میں تبدیل ہوگیا۔ آپ کے لحاف میں وحی نازل بھی ہوجاتی تھی۔

(۳۷۶۹) حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے روایت کی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ مردوں میں تو بہت سے کامل پیدا ہوئے لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران، فرعون کی بیوی آسیہ کے سوا اور کوئی کامل پیدا نہیں ہوئی اور عائشہؓ کی فضیلت عورتوں

پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت بقیہ تمام کھانوں پر۔ (۳۷۶۸) حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا، اے عائش یہ جبریل علیہ السلام تشریف رکھتے ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے اس پر جواب دیا وعلیہا السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ، آپؐ وہ چیز ملاحظہ فرماتے ہیں جو مجھ کو نظر نہیں آتی۔

حضرت ابو ہریرہؓ

(۲۰۴۷) حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا تم لوگ کہتے ہو کہ ابو ہریرہؓ تو رسول اللہ ﷺ کی احادیث بہت زیادہ بیان کرتا ہے، اور یہ بھی کہتے ہو کہ مہاجرین وانصار ابو ہریرہؓ کی طرح کیوں حدیث نہیں بیان کرتے؟ اصل وجہ یہ ہے کہ میرے بھائی مہاجرین بازار کی خرید وفروخت میں مشغول رہا کرتے تھے اور میں اپنا پیٹ بھرنے کے بعد پھر برابر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر رہتا، اس لئے جب یہ بھائی غیر حاضر ہوتے تو میں اسوقت بھی حاضر رہتا اور میں (وہ باتیں آپؐ سے سن کر) یاد کر لیتا جسے ان حضرات کو (اپنے کاروبار کی مشغولیت کی وجہ سے یا تو سننے کا موقعہ نہیں ملتا تھا یا) وہ بھول جایا کرتے تھے۔ اسی طرح میرے بھائی انصار اپنے اموال (کھیتوں اور باغوں) میں مشغول رہتے۔ لیکن میں صفہ میں مقیم مسکینوں میں سے ایک مسکین آدمی تھا۔ جب یہ حضرات انصار بھولتے تو میں اسے یاد رکھتا۔ ایک مرتبہ رسول کریم ﷺ نے ایک حدیث بیان کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ جو کوئی اپنی کپڑا پھیلائے اور اسوقت تک پھیلائے رکھے جب تک اپنی یہ گفتگو نہ پوری کر لوں پھر (جب میری گفتگو پوری ہو جائے تو) اس کپڑے کو سمیٹ لے تو وہ میری باتوں کو (اپنے دل و دماغ میں ہمیشہ) یاد رکھے گا۔ چنانچہ میں نے اپنا کمبل اپنے سامنے پھیلا دیا۔ پھر جب رسول کریم ﷺ نے اپنا مقالہ ختم فرمایا تو میں نے اسے سمیٹ کر اپنے سینے سے لگا لیا اور اسکے بعد پھر کبھی میں آپؐ کی کوئی حدیث نہیں بھولا۔

قریش کا پیشہ تجارت تھا، اور اہل مدینہ بیشتر کاشتکار تھے۔ جب مہاجرین مدینہ تشریف لائے تو انہوں نے اپنی آبائی پیشہ تجارت ہی زیادہ پسند فرمایا، اور کسب معاش کے سلسلہ میں انصار اور مہاجرین سب ہی اپنے دھندوں میں مشغول رہا کرتے تھے۔ مگر اصحاب صفہ خالص تعلیم دین کیلئے وقف تھے۔ جن کا کوئی دنیاوی مشغلہ نہ تھا۔ ان میں حضرت ابو ہریرہؓ سب سے زیادہ شوقین بلکہ علوم قرآن وحدیث پر اس درجہ فدا کہ اکثر اوقات اپنی شکم پری سے بھی غافل ہو جاتے اور رفاقہ درفاقہ کرتے ہوئے جب غشی طاری ہونے لگتی تب ان کو بھوک یاد آتی۔ حضرت ابو ہریرہؓ محض دینی طالب علم تھے اور دنیاوی کاروبار سے ان کو کچھ لگاؤ نہ تھا۔ اسلئے یہ ہزارہا حدیث نبوی کے حافظ ہوئے۔ اس حدیث سے رسول کریم ﷺ کا معجزہ بھی ثابت ہوا کہ حسب ہدایت حضرت ابو ہریرہؓ نے آپؐ کی تقریر دلپذیر کے وقت اپنا کمبل پھیلا دیا۔ اور بعد میں وہ کمبل سمیٹ کر اپنے سینے سے لگا لیا، جس سے ان سینہ روشن ہو گیا اور بعد میں وہ حفظ حدیث میں سب پر سبقت لے گئے۔ ایک روایت میں حضرت ابو ہریرہؓ نے یہ بھی فرمایا تھا کہ میں ہر وقت آنحضرت ﷺ کے ساتھ رہتا تھا، میرے اہل وعیال نہیں تھے، کھانے کمانے کی فکر نہیں تھی صفہ میں رہنے والے غریب صحابہ کے ساتھ مسجد نبوی میں دن گذرتا تھا۔ اور

آپؐ کا ساتھ نہیں چھوڑتا تھا۔ اسلئے میں نے احادیث آپ سے زیادہ سنیں اور چونکہ محفوظ بھی رکھیں اسلئے انہیں بیان کرتا ہوں۔ حضرت طفیل بن عمروؓ کی تبلیغ سے حضرت ابو ہریرہؓ مسلمان ہوئے۔ بعد میں اللہ نے ان کو ایسا فدائے رسول ﷺ بنایا کہ یہ ہزاروں احادیث کے حافظ قرار پائے۔ آج کتب احادیث میں جگہ جگہ زیادہ تر ان ہی کی روایات پائی جاتی ہیں۔ تا حیات ایک دن کیلئے بھی آنحضرت ﷺ دارالعلوم سے غیر حاضری نہیں کی۔ بھوکے پیاسے چوبیس گھنٹے خدمت نبوی میں موجود رہے، رضی اللہ عنہ وارضاہ۔

حضرت انس بن مالکؓ

حضرت انس بن مالکؓ قبیلہ خزرج سے تھے۔ ان کی والدہ کا نام ام سلیم بنت ملحان تھا۔ رسول کریم ﷺ کے خادم خاص تھے۔ جب آپؐ مدینہ تشریف لائے تو ان کی عمر دس سال کی تھی۔ شروع ہی سے خدمت نبوی میں حاضر رہا اور پورے دس سال ان کو خدمت کرنے شرف حاصل ہوا۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت میں بصرہ قیام کیا۔ وہاں لوگوں کو ۹۱ھ تک علوم دین سکھاتے رہے۔ عمر سو سال کے لگ بھگ پائی۔ بہت سے لوگوں نے ان سے روایت کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ ہذلی ہیں اسلام میں نمبر چھ پر ہیں۔ آنحضرت ﷺ کے خاص الخاص خادم ہیں سفر وحضر میں۔ دو دفعہ حبشہ کی طرف ہجرت کی تیسری دفعہ مدینہ میں دائمی ہجرت کی اور خاص طور پر جنگ بدر، احد، خندق، حدیبیہ، خیبر اور فتح مکہ میں رسول اللہ ﷺ کے ہمرکاب تھے۔ آپ پستہ قد، لاغر جسم، گندم گوں رنگ اور سر پر کانوں تک نہایت نرم و خوبصورت زلف رکھتے تھے اور علم و فضل میں بہت بڑے ہوئے تھے۔ اسلئے خلافت فاروقی میں کوفہ کے قاضی مقرر ہوئے۔ بعد میں مدینہ آگئے اور سنہ ۳۳ھ میں مدینہ ہی میں ساٹھ برس سے کچھ زیادہ عمر پا کر وفات پائی اور بقیع غرقد میں دفن ہوئے۔

حضرت عبداللہ بن زبیرؓ

(۳۹۱۰) حضرت عائشہؓ نے روایت کیا کہ سب سے پہلا بچہ جو اسلام میں (ہجرت کے بعد) پیدا ہوا، عبداللہ بن زبیرؓ تھے انہیں لوگ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں لائے تو آنحضرت ﷺ نے ایک کھجور لے کر اسے چبایا پھر اسکو ان کے منہ میں ڈال دیا۔ اسلئے سب سے پہلی چیز جو ان کے پیٹ میں گئی وہ آنحضرت ﷺ کا لعاب مبارک تھا۔ حضرت عبداللہ بن زبیرؓ اھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے نانا حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ان کے کان میں اذان پڑھی، بڑے روزے رکھنے والے اور بہت نوافل پڑھنے والے تھے، موٹے تازے اور بارعب شخصیت کے مالک تھے۔ حق بات ماننے والے، صلہ رحمی کرنے والے اور بہت سی خوبیوں کے مالک تھے۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نانا تھے اور انکی

بیٹی حضرت اسماء آپ کی والدہ تھیں ان کی دادی حضرت صفیہؓ آنحضرت ﷺ کی پھوپھی تھیں ان کی خالہ حضرت عائشہؓ تھیں۔ آٹھ سال کی عمر میں ان کو شرف بیعت حاصل ہوا۔ حجاج بن یوسف ظالم نے ان کو بڑی بے رحمی کے ساتھ مکہ میں قتل کیا۔ ۷۳ھ کو ان کو سولی پر لٹکایا ان کی شہادت کے بعد حجاج بن یوسف عذاب خداوندی میں گرفتار ہوا جب بھی نیند آتی فوراً چونک کر کھڑا ہو جاتا اور کہتا عبداللہ مجھ سے انتقام لینے میرے سر پر کھڑا ہوا ہے۔ اس طرح بلبلا کر کچھ دنوں بعد یہ ظالم بھی ختم ہوگیا۔ ۶۴ھ میں حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کے ہاتھ پر اہل حجاز یمن، عراق اور خراسان کے مسلمانوں کی بڑی تعداد نے بیعت خلافت کی تھی۔

متفرق احادیث نبویؐ (بخاری شریف)

اللہ کی برداشت

(۷۳۷۸) ابوموسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ آپؐ نے فرمایا کہ تکلیف دہ بات سن کر اللہ سے زیادہ صبر کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ کم بخت مشرک کہتے ہیں کہ اللہ اولاد رکھتا ہے اور پھر بھی وہ انہیں معاف کرتا ہے اور انہیں روزی دیتا ہے۔

کونسا اسلام افضل ہے

(۱۱) ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کونسا اسلام افضل ہے؟ تو نبیؐ نے فرمایا وہ جس کے ماننے والے مسلمانوں کی زبان اور ہاتھ سے سارے مسلمان سلامتی میں رہیں۔

(۱۲) حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ سے روایت ہے کہ ایک دن ایک آدمی نے حضورؐ سے پوچھا کہ کونسا اسلام بہتر ہے؟ فرمایا یہ کہ تم کھانا کھلاؤ اور جسکو پہچانو اسکو بھی اور جسکو نہ پہچانو اسکو بھی، الغرض سب کو سلام کرو۔

(۱۳) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا تم میں سے کوئی شخص ایماندار نہ ہوگا جب تک اپنے بھائی کیلئے وہ نہ چاہے جو اپنے نفس کیلئے چاہتا ہے۔

(۱۴) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ رسول کریمؐ نے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ تم میں سے کوئی بھی ایماندار نہ ہوگا جب تک میں اسکے والد اور اولاد سے بھی زیادہ اسکا محبوب نہ بن جاؤں۔

ایمان کی مٹھاس

(۱۶) حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں یہ پیدا ہو جائیں اس نے ایمان کی مٹھاس کو پالیا۔ اول یہ کہ اللہ اور اسکا رسول اس کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب بن جائیں دوسرے یہ کہ وہ کسی انسان

سے محض اللہ کی رضا کیلئے محبت رکھے۔ تیسرے یہ کہ وہ کفر میں واپس لوٹنے کو ایسا بُرا جانے جیسا کہ آگ میں ڈالے جانے کو بُرا جانتا ہے۔

دین کی حفاظت

(۱۹) حضرت ابو سعید خدریؓ کہتے ہیں سرکارؐ نے فرمایا وہ وقت قریب ہے جب مسلمان کا (سب سے) عمدہ مال (اسکی) بکریاں ہوں گی۔جن کے پیچھے وہ پہاڑوں کی چوٹیوں اور برساتی وادیوں میں اپنے دین کو بچانے کیلئے بھاگ جائے گا۔

عمل طاقت کے مطابق ہو اور اس میں ہمیشگی ہو

(۴۳) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ (ایک دن) ان کے پاس آئے، اسوقت ایک عورت میرے پاس بیٹھی تھی آپؐ نے دریافت کیا یہ کون ہے۔ میں نے عرض کیا فلاں عورت اور اسکی نماز (کے اشتیاق اور پابندی) کا ذکر کیا۔ آپؐ نے فرمایا ٹھہر جاؤ (سن لو کہ) تم پر اتنا ہی عمل واجب ہے جتنے عمل کی تمہارے اندر طاقت ہے۔ اللہ کی قسم (ثواب دینے سے) اللہ نہیں اکتاتا، مگر تم (عمل کرتے کرتے) اکتا جاؤ گے اور اللہ کو دین (کا) وہی عمل زیادہ پسند ہے جس کی ہمیشہ پابندی کی جاسکے (اور انسان بغیر اکتائے اسے انجام دے)

علامات قیامت

(۸۱) حضرت انسؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ علامات قیامت میں سے یہ ہے کہ علم (دین) کم ہو جائے گا جہل ظاہر ہو جائے گا۔ زنا بکثرت ہوگا۔عورتیں بڑھ جائیں گی اور مرد کم ہو جائیں گے۔حتیٰ کہ ۵۰ عورتوں کا نگران صرف ایک مرد رہ جائے گا۔

(۷۱۱۵) حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص دوسرے کی قبر کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا کاش میں بھی اسی کی جگہ ہوتا۔

آپؐ کے نام پر نام رکھو مگر انکی کنیت اختیار نہ کرو

(۱۱۰) حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ (اپنی اولاد) کا میرے نام کے اوپر نام رکھو مگر میری کنیت اختیار نہ کرو اور جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو بلاشبہ اس نے مجھے دیکھا۔ کیونکہ شیطان میری صورت میں نہیں آسکتا اور جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولے وہ دوزخ میں اپنا ٹھکانا تلاش کرے۔

عذاب قبر

(۲۱۶) ابن عباسؓ کی روایت ہے کہ سرکارؐ ایک دفعہ مدینہ یا مکے کے ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ (وہاں) آپؐ نے دو شخصوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب کیا جا رہا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ ان پر عذاب ہو رہا ہے اور کسی بہت

بڑے گناہ کی وجہ سے نہیں پر آپؐ نے فرمایا بات یہ ہے کہ ایک شخص ان میں سے پیشاب کی چھینٹوں سے بچنے کا اہتمام نہیں کرتا تھا اور دوسرا شخص چغل خوری کیا کرتا تھا۔ پھر آپؐ نے (کھجور کی) ایک ڈالی منگوائی اور اسکو توڑ کر دو ٹکڑے کیا اور ان میں سے (ایک ایک ٹکڑا) ہر ایک کی قبر پر رکھ دیا۔ لوگوں نے آپؐ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ یہ آپؐ نے کیوں کیا۔ آپؐ نے فرمایا اسلئے کہ جب تک یہ ڈالیاں خشک ہوں شاید اسوقت تک ان پر عذاب کم ہو جائے۔

سوتے وقت وضو اور دعا

(۴۲۷) حضرت براء بن عازبؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جب تم اپنے بستر پر لیٹنے آؤ تو اسطرح وضو کرو جس طرح نماز کیلئے کرتے ہو۔ پھر داہنی کروٹ پر لیٹ کر یوں کہو اے اللہ میں نے اپنا چہرہ تیری طرف جھکا دیا۔ اپنا معاملہ تیرے ہی سپرد کر دیا۔ میں نے تیرے ثواب کی توقع اور تیرے عذاب کے ڈر سے تجھے ہی پشت پناہ بنا لیا۔ تیرے سوا کہیں پناہ اور نجات کی جگہ نہیں۔ اے اللہ جو کتاب تو نے نازل کی میں اس پر ایمان لایا۔ جو نبیؐ تو نے بھیجا میں اس پر ایمان لایا۔ تو اگر اس حالت میں اس رات مر گیا تو فطرت پر مرے گا اور اس دعا کو سب باتوں کے آخیر میں پڑھ۔

گھروں میں بھی نماز

(۴۳۲) عبداللہ بن عمرؓ کی روایت نبی کریم ﷺ نے فرمایا اپنے گھروں میں بھی نمازیں پڑھا کرو اور انہیں بالکل مقبرہ نہ بنالو۔

نبی کریمؐ کو خصوصی چیزیں عطا ہوئیں

(۴۳۸) جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریمؐ نے فرمایا مجھے ایسی چیزیں عطا کی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے انبیاء کو نہیں دی گئی تھی۔ (۱) ایک مہینے کی راہ سے میرا رعب ڈال کر میری مدد کی گئی (۲) میرے لئے تمام زمین میں نماز پڑھنے اور پاکی حاصل کرنے کی اجازت ہے۔ اسلئے میری امت کے جس آدمی کی نماز کا وقت (جہاں بھی) آجائے اسے (وہیں) نماز پڑھ لینی چاہئے (۳) میرے لئے مال غنیمت حلال کیا گیا۔ (۴) پہلے انبیاء خاص اپنی قوموں کی ہدایت کیلئے بھیجے جاتے تھے۔ لیکن مجھے دنیا کے تمام انسانوں کی ہدایت کیلئے بھیجا گیا ہے۔ (۵) مجھے شفاعت عطا کی گئی ہے۔

اصحاب صفہ

(۴۴۲) رواۃ حضرت ابو ہریرہؓ حضورؐ نے فرمایا کہ میں نے ستر اصحاب صفہ کو دیکھا کہ ان میں کوئی ایسا نہ تھا جس کے پاس چادر ہو۔ فقط تہبند ہوتا یا رات کو اوڑھنے کا کپڑا جنہیں یہ لوگ اپنی گردنوں سے باندھ لیتے۔ یہ کپڑے کسی کی آدھی پنڈلی تک آتے اور کسی کے ٹخنوں تک۔ یہ حضرات ان کپڑوں کو اس خیال سے کہ کہیں شرمگاہ نہ کھل جائے اپنے ہاتھوں سے سمیٹتے رہتے تھے۔

نمازی کے سامنے سے گزرنے کا گناہ

(۵۱۰) حضرت ابوجہیم نے کہا کہ آپ ﷺ نے فرمایا تھا کہ اگر نمازی کے سامنے سے گزرنے والا جانتا ہے کہ اس کا کتنا بڑا گناہ ہے تو اسکے سامنے سے گزرنے پر چالیس تک وہیں کھڑے رہنے کو ترجیح دیتا۔ سلسلہ کے ایک راوی ابوالنضر نے کہا کہ مجھے یاد نہیں کہ بسر بن سعید نے چالیس دن کہا یا مہینہ یا سال۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں محبوب ترین عمل

(۵۲۷) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ میں نے حضورؐ سے پوچھا کہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کونسا عمل زیادہ محبوب ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اپنے وقت پر نماز پڑھنا، پھر پوچھا اسکے بعد فرمایا والدین کے ساتھ نیک معاملہ رکھنا۔ پوچھا اسکے بعد آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔

دوران نماز رب سے سرگوشی

(۵۳۱) حضرت انسؓ کی روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی نماز میں ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے سرگوشی کرتا رہتا ہے اسلئے اپنی داہنی جانب نہ تھوکنا چاہیے لیکن بائیں پاؤں کے نیچے تھوک سکتا ہے۔

نماز عصر کی فضیلت و اہمیت

(۵۵۲) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جسکی نماز عصر چھوٹ گئی گویا اسکا گھر اور مال سب لٹ گیا۔ امام بخاریؒ نے فرمایا کہ سورۃ محمد میں جو یتـرکـم کالفظ آیا ہے وہ وتر سے نکالا گیا ہے۔ وتر کہتے ہیں کسی شخص کا کوئی آدمی مارڈالنا یا اسکا مال چھین لینا۔

دیدار الٰہی اور نماز فجر و عصر کی اہمیت

(۵۵۴) حضرت جریر بن عبداللہؓ نے فرمایا کہ سرکارؐ کی خدمت میں موجود تھے۔ آپؐ نے چاند پر ایک نظر ڈالی پھر فرمایا کہ تم اپنے رب کو (آخرت میں) اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو اب دیکھ رہے ہو۔ اسکے دیکھنے میں تم کو کوئی زحمت بھی نہیں ہوگی پس اگر تم ایسا کرسکتے ہو کہ سورج طلوع ہونے سے پہلے والی نماز (فجر) اور سورج غروب ہونے سے پہلے والی نماز (عصر) سے تمہیں کوئی چیز روک نہ سکے تو ایسا ضرور کرو۔ پھر آپؐ نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ پس اپنے مالک کی حمد و تسبیح کر سورج طلوع ہونے اور غروب ہونے سے پہلے۔ اسماعیل (راوی حدیث) نے کہا کہ (عصر اور فجر کی نمازیں) تم سے چھوٹنے نہ پائیں۔ ان کا ہمیشہ خاص طور پر دھیان رکھو۔

نماز کا پڑھنا بھول جانا

(۵۹۷) حضرت انس بن مالکؓ نے فرمایا کہ آپؐ نے فرمایا اگر کوئی نماز پڑھنا بھول جائے تو جب بھی یاد آجائے اسکو

پڑھ لے۔اس قضاء کے سوا اور کوئی کفارہ اسکی وجہ سے نہیں ہوتا۔اور (اللہ تعالٰی نے فرمایا کہ) نماز میرے یاد آنے پر قائم کر۔

اذان کی دعا اور شفاعت

(۶۱۴) حضرت جابر بن عبداللہؓ کی روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جو شخص اذان سن کر یہ کہے **اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ و الصلوۃ القائمۃ آت محمدا الوسیلۃ و الفضیلۃ و ابعثہ مقاماً محمودا الذی و عدتہ** اسے قیامت کے دن میری شفاعت ملیگی۔

نماز کیلئے سکون و وقار سے آؤ اور دوڑو نہیں

(۶۳۶) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم لوگ تکبیر کی آواز سن لو تو نماز کیلئے (معمولی چال سے) چل پڑو۔ سکون اور وقار کو (بہر حال) لازم پکڑے رکھو اور دوڑ کے مت آؤ۔ پھر نماز کا جو حصہ ملے اسے پڑھ لو، اور جو نہ مل سکے اسے بعد میں پورا کرلو۔

(۶۳۸) حضرت ابو قتادہ حارث طب ربعیؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نماز کی تکبیر ہو تو جب تک مجھے دیکھ نہ لو کھڑے نہ ہو اور آہستگی کو لازم رکھو۔

نماز

(۶۴۵) حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت حضورؐ نے فرمایا کہ جماعت کے ساتھ نماز اکیلے نماز پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔

(۶۷۱) حضرت عائشہؓ کی روایت ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ اگر شام کا کھانا سامنے رکھا جائے اور ادھر نماز کیلئے تکبیر بھی ہونے لگے تو پہلے کھانا کھالو۔

(۷۰۸) حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے زیادہ ہلکی لیکن مکمل نماز میں نے کسی امام کے پیچھے نہیں پڑھی۔ آپؐ کا یہ حال تھا کہ اگر آپؐ بچے کے رونے کی آواز سن لیتے تو اس خیال سے کہ اسکی ماں کہیں پریشانی میں نہ مبتلا ہو جائے نماز مختصر کر دیتے۔

(۷۸۰) حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت حضورؐ نے فرمایا کہ جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو۔ کیونکہ جسکی آمین ملائکہ کی آمین کے ساتھ ہوگئی اسکے تمام گناہ معاف کردیئے جائیں گے۔

(۱۱۲۳) حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ (رات میں) گیارہ رکعتیں پڑھتے تھے۔ آپؐ کی یہی نماز تھی۔ لیکن اسکے سجدے اتنے لمبے ہوا کرتے کہ تم میں سے کوئی نبیؐ کے سر اٹھانے سے قبل پچاس آیتیں پڑھ سکتا تھا (اور

طلوع فجر ہونے پر) فجر کی نماز سے پہلے آپؐ دو رکعت سنت پڑھتے ۔ اسکے بعد دائیں پہلو پر لیٹ جاتے ۔ آخر مئوذن آپؐ کو نماز کیلئے بلانے آتا ۔

عذاب قبر

(۱۰۴۹) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک یہودی عورت ان کے پاس مانگنے کیلئے آئی اور اس نے دعا دی کہ اللہ آپ کو قبر کے عذاب سے بچائے ۔ حضرت عائشہؓ نے حضورؐ سے پوچھا کہ کیا لوگوں کو قبر میں عذاب ہوگا؟ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کی اس سے پناہ مانگتا ہوں ۔

(۱۳۷۷) حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت کہ حضورؐ اسطرح دعا کرتے تھے ۔ **اللھم انی اعوذبک من عذاب القبر، ومن عذاب النار، ومن فتنة المحیا والمماتِ، ومن فتنة المسیح الدجال** یعنی اے اللہ میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں اور دوزخ کے عذاب سے اور زندگی اور موت کی آزمائشوں سے اور کانے دجال کی بلا سے تیری پناہ چاہتا ہوں ۔

قبولیت کا وقت

(۱۱۴۵) حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت کیا کہ حضورؐ نے فرمایا کہ ہمارا پروردگار بلند برکت والا ہر رات کو اسوقت آسمان دنیا پر آتا ہے جب رات کا آخری تہائی حصہ رہ جاتا ہے ۔ وہ کہتا ہے کوئی مجھ سے دعا کرنے والا ہے کہ میں اسکی دعا قبول کروں، کوئی مجھ سے مانگنے والا ہے کہ میں اسے دوں کوئی مجھ سے بخشش طلب کرنے والا کہ میں اسکو بخش دوں ۔

دن اور رات میں باوضو رہنے اور نماز پڑھنے کی فضیلت

(۱۱۴۹) حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضورؐ نے حضرت بلالؓ سے فجر کے وقت پوچھا کہ اے بلال مجھے اپنا سب سے زیادہ امید والا نیک کام بتاؤ جسے تم نے اسلام لانے کے بعد کیا ہے کیونکہ میں نے جنت میں اپنے آگے تمہارے جوتوں کی چاپ سنی ہے ۔ حضرت بلالؓ نے عرض کیا میں نے تو اپنے نزدیک اس سے زیادہ امید کا کوئی کام نہیں کیا کہ جب میں نے رات یا دن میں کسی وقت بھی وضو کیا تو میں اس وضو سے نفل نماز پڑھتا رہتا جتنی میری تقدیر لکھی گئی تھی ۔

قبولیت کیلئے دعا

(۱۱۵۴) حضرت عبادہ بن صامت نے بیان کیا کہ حضورؐ نے فرمایا جو شخص رات کو بیدار ہو کر یہ دعا پڑھے لا الہ اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک و لہ الحمد، وہو علی کل شیء قدیر الحمد للہ و سبحن اللہ ولا الہ الا اللہ وللہ اکبر ولا حول ولا قوة الا باللہ ترجمہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ اکیلا ہے اسکا کوئی شریک نہیں ملک اسی کیلئے ہے اور تمام تعریفیں اللہ ہی کیلئے ہیں اللہ کی ذات پاک ہے

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اللہ سب سے بڑا ہے اللہ کی مدد کے بغیر نہ کسی کو گناہوں سے بچنے کی طاقت ہے نہ نیکی کرنے کی ہمت۔ پھر یہ کہے اللھم اغفرلی ترجمہ اے اللہ میری مغفرت فرما یا کوئی دعا کرے تو اسکی دعا قبول ہوتی ہے۔ پھر اگر اس نے وضو کیا (اور نماز پڑھی تو نماز بھی مقبول ہوتی ہے۔

جنت کے باغوں میں سے ایک باغ

(۱۱۹۶) حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی زمین جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے اور میرا منبر قیامت کے دن میرے حوض پر ہوگا۔

زندگی میں کفن کی تیاری

(۱۲۷۷) حضرت سہل بن سعدؓ نے کہا کہ ایک عورت حضورؐ کی خدمت میں ایک بنی ہوئی حاشیہ دار چادر آپ کیلئے تحفہ لائی اور بتایا کہ میں نے اپنے ہاتھ سے اسے بُنا ہے اور آپؐ کو پہنانے کیلئے لائی ہوں۔ آپؐ نے وہ کپڑا قبول کیا۔ آپؐ کو اسکی اسوقت ضرورت تھی پھر اسے ازار کے طور پر باندھ کر آپؐ باہر تشریف لائے تو ایک صاحب (عبدالرحمٰن بن عوفؓ) نے کہا کہ یہ تو بڑی اچھی چادر ہے، یہ آپؐ مجھے پہنا دیجئے۔ لوگوں نے کہا کہ آپ نے (مانگ کر) کچھ اچھا نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے اسے اپنی ضرورت کی وجہ سے پہنا تھا اور تم نے یہ مانگ لیا حالانکہ تم کو معلوم ہے کہ آنحضورؐ کسی کا سوال رد نہیں کرتے۔ عبدالرحمٰن بن عوفؓ نے جواب دیا کہ خدا کی قسم میں نے اپنے پہننے کیلئے آپؐ سے یہ چادر نہیں مانگی تھی۔ بلکہ میں اسے اپنا کفن بناؤں گا۔ سہلؓ نے بیان کیا کہ وہی چادر ان کا کفن بنی۔

حضورؐ کے صاحبزادہ کے انتقال کے وقت

(۱۳۰۳) حضرت انس بن مالکؓ نے کہا ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ابو سیف لوہار کے یہاں گئے۔ یہ ابراہیم (حضورؐ کے صاحبزادےؓ) کو دودھ پلانے والی انا کے خاوند تھے۔ حضورؐ نے ابراہیمؓ کو گود میں لیا اور پیار کیا اور سونگھا۔ پھر اسکے بعد ہم ان کے یہاں پھر گئے۔ دیکھا کہ اسوقت ابراہیمؓ دم توڑ رہے ہیں۔ آپؐ کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر آئیں۔ تو عبدالرحمٰن بن عوفؓ بول پڑے کہ یا رسول اللہؐ اور آپ بھی لوگوں کی طرح بے صبری کرنے لگے؟ حضورؐ نے فرمایا ابن عوفؓ یہ بے صبری نہیں یہ تو رحمت ہے۔ پھر آپؐ دوبارہ روئے اور فرمایا۔ آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور دل غم سے نڈھال ہے پر زبان سے ہم کہیں گے وہی جو ہمارے پروردگار کو پسند ہے اور اے ابراہیمؓ ہم تمہاری جدائی سے غمگین ہیں۔

جنازہ کی روانگی

(۱۳۸۰) ابو سعید خدریؓ نے کہا کہ حضورؐ نے فرمایا کہ جب جنازہ تیار ہو جاتا ہے پھر مرد اسکو اپنی گردنوں پر اٹھا لیتے ہیں تو اگر وہ مردہ نیک ہو تو کہتا ہے کہ ہاں آگے لئے چلو مجھے بڑھائے چلو اور اگر نیک نہیں ہوتا تو کہتا ہے۔ ہائے رے خرابی

میرا جنازہ کہاں لئے جا رہے ہو۔ اس اس آواز کو انسان کے سوا تمام مخلوق خدا سنتی ہے۔ اگر کہیں انسان سن پائیں تو بے ہوش ہو جائیں۔

مرنے کے بعد ثواب ملے گا

(۱۳۸۸) حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ سے پوچھا کہ میری ماں کا اچانک انتقال ہو گیا اور میرا خیال ہے کہ اگر انہیں بات کرنے کا موقع ملتا تو وہ کچھ نہ کچھ خیرات کرتیں۔ اگر میں ان کی طرف سے کچھ خیرات کر دوں تو کیا انہیں اس کا ثواب ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا ہاں ملے گا۔

(۲۷۶۲) ابن عباسؓ نے خبر دی کہ قبیلہ بنی ساعدہ کے بھائی سعد بن عبادہؓ کی ماں کا انتقال ہوا تو وہ انکی خدمت میں حاضر نہیں تھے (بلکہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غزوہ دومۃ الجندل میں شریک تھے) اسلئے وہ آنحضرتؐ کے پاس آئے اور عرض کیا یا رسول اللہؐ میری والدہ کا انتقال ہو گیا ہے اور میں اسوقت موجود نہیں تھا تو اگر میں ان کی طرف سے خیرات کروں تو انہیں اسکا فائدہ پہنچے گا؟ آپؐ نے فرمایا کہ ہاں سعدؓ نے اس پر کہا کہ میں آپؐ کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا باغ مخراف نامی ان کی طرف سے خیرات ہے۔

رشک

(۱۴۰۹) حضرت ابن مسعودؓ نے کہا کہ میں نے حضورؐ کو یہ فرماتے سنا کہ حسد (رشک) کرنا صرف دو ہی آدمیوں کے ساتھ جائز ہو سکتا ہے۔ ایک تو اس شخص کے ساتھ جسے اللہ نے مال دیا اور اسے حق اور مناسب جگہوں میں خرچ کرنے کی توفیق دی۔ دوسرے اس شخص کے ساتھ جسے اللہ تعالیٰ نے حکمت (عقل علم قرآن وحدیث اور معاملہ فہمی) دی اور وہ اپنی حکمت کے مطابق حق فیصلے کرتا ہے اور لوگوں کو اسکی تعلیم دیتا ہے۔

صدقہ وخیرات

(۱۴۱۳) عدی بن حاتم طائیؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپؐ کو فرماتے سنا کہ تمہیں جہنم سے ڈرنا چاہئے خواہ ایک کھجور کے ٹکڑے ہی (کا صدقہ کر کے اس سے اپنا بچاؤ کر سکو) اگر یہ بھی میسر نہ آسکے تو اچھی بات ہی منہ سے نکالے۔

(۱۴۱۵) ابو مسعود انصاریؓ نے فرمایا کہ جب آیت صدقہ نازل ہوئی **(ومثل الذین ینفقون اموالهم** یعنی ان لوگوں کی مثال جو اپنا مال خرچ کرتے ہیں) تو ہم بوجھ ڈھونے کا کام کیا کرتے تھے (تاکہ اسطرح جو مزدوری ملے اسے صدقہ کر دیا جائے) اسی زمانہ میں ایک شخص (عبدالرحمن بن عوفؓ) آیا اور اس نے صدقہ کے طور پر کافی چیزیں پیش کیں۔ اس پر لوگوں نے کہنا شروع کیا کہ یہ آدمی ریاکار ہے۔ پھر ایک اور شخص (ابو عقیل نامی) آیا اور اس نے صرف ایک صاع کا صدقہ کیا۔ اسکے بارے میں لوگوں نے یہ کہہ دیا کہ اللہ تعالیٰ کو ایک صاع صدقہ کی کیا حاجت ہے۔ اس پر یہ آیت

نازل ہوئی کہ وہ لوگ جو ان مومنوں پر عیب لگاتے ہیں جو صدقہ زیادہ دیتے ہیں اور ان پر بھی جو محنت سے کما کر لاتے ہیں۔ (اور کم صدقہ کرتے ہیں) آخر تک۔

(۱۴۱۸) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ ایک عورت اپنی دو بچیوں کو لئے مانگتی ہوئی آئی۔ میرے پاس ایک کھجور کے سوا اس وقت اور کچھ نہ تھا میں نے وہی دے دی۔ وہ ایک کھجور اس نے اپنی دونوں بچیوں میں تقسیم کر دی اور خود نہیں کھائی۔ پھر وہ اٹھی اور چلی گئی۔ اسکے بعد حضورؐ تشریف لائے تو میں نے آپؐ سے اسکا حال بیان کیا۔ آپؐ نے فرمایا کہ جس نے ان بچیوں کی وجہ سے خود کو معمولی سی بھی تکلیف میں ڈالا تو بچیاں اسکے لئے دوزخ سے بچاؤ کیلئے آڑ بن جائیں گی۔

(۱۴۱۹) ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ یا رسول اللہ کسطرح کے صدقہ میں سب سے زیادہ ثواب ہے؟ آپؐ نے فرمایا کہ اس صدقہ میں جسے تم صحت کے ساتھ بخل کے باوجود کرو۔ تمہیں ایک طرف تو فقیری کا ڈر ہو اور دوسری طرف مالدار بننے کی تمنا اور امید ہو اور (اس صدقہ خیرات میں) ڈھیل نہ ہونی چاہئے کہ جب جان حلق تک آجائے تو اسوقت تو کہنے لگے کہ فلاں کیلئے اتنا اور فلاں کیلئے اتنا حالانکہ وہ تو اب فلاں کا ہو چکا۔

(۱۴۲۰) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ نبی کریمؐ کی بعض بیویوں نے آپ سے پوچھا کہ سب سے پہلے ہم میں آخرت میں آپ سے کون جا کر ملے گی تو آپؐ نے فرمایا جس کا ہاتھ سب سے زیادہ لمبا ہوگا۔ اب ہم نے لکڑی سے ناپنا شروع کر دیا تو سودہؓ سب سے لمبے ہاتھ والی نکلیں۔ ہم نے بعد میں سمجھا کہ لمبے ہاتھ والی ہونے سے آپؐ کی مراد صدقہ زیادہ کرنے والی سے تھی۔ اور سودہؓ ہم سب سے پہلے نبی کریمؐ سے جا کر ملیں، صدقہ کرنا آپ کو بہت محبوب تھا۔

(۱۴۲۷) حکیم بن حزامؓ نے بتایا کہ آپؐ نے فرمایا اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اور پہلے انہیں دو جو تمہارے بال بچے اور عزیز ہیں اور بہترین صدقہ وہ ہے جسے دے کر آدمی مالدار رہے اور جو کوئی سوال سے بچنا چاہے گا اسے اللہ تعالیٰ بھی محفوظ رکھتا ہے اور جو دوسروں (کے مال) سے بے نیاز رہتا ہے، اسے اللہ تعالیٰ بے نیاز ہی بنا دیتا ہے۔

(۱۴۳۳) حضرت اسماءؓ نے بیان کیا کہ مجھ سے نبی کریمؐ نے فرمایا کہ خیرات کو مت روک ورنہ تیرا رزق بھی روک دیا جائے گا۔

(۱۴۴۵) ابو موسیٰ اشعریؓ کی روایت ہے کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ ہر مسلمان پر صدقہ کرنا ضروری ہے۔ لوگوں نے پوچھا اے اللہ کے نبیؐ اگر کسی کے پاس کچھ نہ ہو؟ آپؐ نے فرمایا کہ پھر اپنے ہاتھ سے کچھ کما کر خود کو بھی نفع پہنچائے اور صدقہ بھی کرے۔ لوگوں نے کہا اگر اسکی طاقت نہ ہو؟ فرمایا کہ پھر کسی حاجت مند فریادی کی مدد کرے۔ لوگوں نے کہا اگر اس کی بھی سکت نہ ہو۔ فرمایا پھر اچھی بات پر عمل کرے اور بُری باتوں سے باز رہے۔ اسکا یہ صدقہ ہے۔

(۱۴۶۹) ابو سعید خدریؓ نے بتایا کہ انصار کے کچھ لوگوں نے حضورؐ سے سوال کیا تو آپؐ نے انہیں دیا۔ پھر انہوں نے

سوال کیا اور آپؐ نے پھر دیا۔ یہاں تک کہ جو مال آپؐ کے پاس تھا۔ اب وہ ختم ہوگیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا کہ اگر میرے پاس جو مال و دولت ہوتو میں اسے بچا کرنہیں رکھوں گا۔ مگر جو شخص سوال کرنے سے بچتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے سوال کرنے سے محفوظ ہی رکھتا ہے۔ اور جو شخص بے نیازی برتتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے بے نیاز بنا دیتا ہے اور جو شخص اپنے اوپر زور ڈال کر بھی صبر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسے صبر و استقلال دے دیتا ہے۔ اور کسی کو بھی صبر سے زیادہ بہتر اور اس سے زیادہ بے پایاں خیر نہیں ملی۔ (صبر تمام نعمتوں سے بڑھ کر ہے۔)

(۱۴۷۶) حضرت ابو ہریرۃؓ کہتے ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا مسکین وہ نہیں جسے ایک دو لقمے در در پھرائیں۔ مسکین تو وہ ہے جس کے پاس مال نہیں۔ لیکن اسے سوال سے شرم آتی ہے اور وہ لوگوں سے چمٹ کر نہیں مانگتا (مسکین وہ جو کمائے مگر بقدر ضرورت نہ پاسکے)

(۱۴۷۷) حضرت معاویہؓ نے حضرت مغیرہ بن شعبہؓ کو لکھا کہ انہیں کوئی ایسی حدیث لکھیں جو آپ نے حضورؐ سے سنی ہو۔ مغیرہؓ نے لکھا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لئے تین باتیں پسند نہیں کرتا۔ بلاوجہ کی گپ شپ، فضول خرچی اور لوگوں سے بہت مانگنا۔

(۶۵۳۹) عدی بن حاتمؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں ہر ہر فرد سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسطرح کلام کرے گا کہ اللہ کے اور بندے کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ پھر وہ دیکھے گا تو اسکے آگے کوئی چیز نظر نہیں آئے گی۔ پھر وہ اپنے سامنے دیکھے گا اور اسکے سامنے آگ ہوگی۔ پس تم میں سے جو شخص بھی چاہے کہ وہ آگ سے بچے تو وہ راہ خدا میں خیر خیرات کرتا رہے۔ خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعہ سے ہی ممکن ہو۔

(۵۳۵۱) ابو مسعود انصاریؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جو مسلمان اپنے گھر میں اپنے بیوی بال بچوں پر اللہ کا حکم ادا کرنے کی نیت سے خرچ کرے تو اس میں بھی اسکو صدقے کا ثواب ملتا ہے۔

(۵۳۵۶) حضرت ابو ہریرۃؓ نے بیان کیا کہ آپؐ نے فرمایا بہترین خیرات وہ ہے جسے دینے پر آدمی مالدار ہی رہے اور ابتدا ان سے کرو جو تمہاری نگرانی میں ہیں جن کے کھلانے پہنانے کے تم ذمہ دار ہو۔

کمائی روزی

(۲۰۵۹) حضرت ابو ہریرۃؓ نے روایت کیا کہ نبی کریمؐ نے فرمایا لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ انسان کوئی پرواہ نہیں کرے گا کہ جو اس نے حاصل کیا ہے وہ حلال سے ہے یا حرام سے ہے۔

(۲۰۶۷) حضرت انس بن مالکؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ فرمارہے تھے کہ جو شخص اپنی روزی میں کشادگی چاہتا ہو یا عمر کی درازی چاہتا ہو تو اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے۔

(۲۰۷۲) مقدامؓ کی روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا کسی انسان نے اس شخص سے بہتر روزی نہیں کھائی، جو خود اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتا ہے۔ اللہ کے نبی داؤدؑ بھی اپنے ہاتھ سے کام کر کے روزی کھایا کرتے تھے۔

صلہ رحمی

(۲۰۷۷) حضرت حذیفہ بن یمانؓ نے بیان کیا کہ آپؐ نے فرمایا تم سے پہلے گذشتہ امتوں کے کسی شخص کی روح کے پاس (موت کے وقت) فرشتے آئے اور پوچھا کہ تو نے کچھ اچھے کام بھی کئے ہیں؟ روح نے جواب دیا کہ میں اپنے نوکروں سے کہا کرتا تھا کہ وہ مالدار لوگوں کو (جو ان کے مقروض ہوں) مہلت دے دیا کریں اور ان پر سختی نہ کریں۔ اور محتاجوں کو معاف کر دیا کریں۔ آپؐ نے فرمایا پھر فرشتوں نے بھی اس سے درگذر کیا اور سختی نہیں کی۔

(۲۰۷۸) حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ نبی کریمؐ نے فرمایا ایک تاجر لوگوں کو قرض دیا کرتا تھا۔ جب کسی تنگ دست کو دیکھتا تو اپنے نوکروں سے کہہ دیتا کہ اس سے درگذر کر جاؤ۔ شاید کہ اللہ تعالیٰ بھی ہم سے (آخرت میں) درگذر فرمائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے (اسکے مرنے کے بعد) اسکو بخش دیا۔

(۲۳۶۳) حضرت ابو ہریرہؓ نے بتایا کہ حضورؐ نے فرمایا ایک شخص جا رہا تھا کہ اسے سخت پیاس لگی اس نے ایک کنویں میں اتر کر پانی پیا۔ پھر باہر آیا تو دیکھا کہ ایک کتا ہانپ رہا ہے اور پیاس کی وجہ سے کیچڑ چاٹ رہا ہے۔ اس نے (دل میں) کہا یہ بھی اسوقت ایسی ہی پیاس میں مبتلا ہے جیسے ابھی مجھے لگی ہوئی تھی۔ (چنانچہ وہ پھر کنویں میں اترا اور اپنے چمڑے کے موزے کو پانی سے بھر کر اسے اپنے منہ سے پکڑے ہوئے اوپر آیا اور کتے کو پانی پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اسکے اس کام کو قبول کیا اور اسکی مغفرت فرمائی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا ہمیں چوپاؤں پر بھی اجر ملے گا؟ آپؐ نے فرمایا ہر جاندار میں ثواب ہے۔

(۲۳۶۴) حضرت اسماء بنت ابی بکرؓ نے بتایا کہ نبی کریمؐ نے ایک دفعہ سورج گرہن کی نماز پڑھی پھر فرمایا (ابھی ابھی) دوزخ مجھ سے اتنی قریب آ گئی تھی کہ میں نے چونک کر کہا اے رب کیا میں بھی انہیں میں سے ہوں۔ اتنے میں دوزخ میں میری نظر ایک عورت پر پڑی اس عورت کو ایک بلی نوچ رہی تھی۔ آپؐ نے دریافت فرمایا کہ اس پر اس عذاب کی کیا وجہ ہے؟ آپؐ کے ساتھ والے فرشتوں نے کہا کہ اس عورت نے اس بلی کو اتنی دیر تک باندھے رکھا کہ وہ بھوک کے مارے مر گئی۔

(۳۰۴۶) ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عانی یعنی قیدی کو چھڑایا کرو، بھوکے کو کھلایا کرو اور بیمار کی عیادت کیا کرو۔

تجارت

(۲۰۷۹) حکیم بن حزامؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ خریدنے اور بیچنے والوں کو اسوقت اختیار (بیع ختم کر دینے کا) ہے جب تک دونوں جدا نہ ہوں۔ آپؐ نے مزید ارشاد فرمایا اگر دونوں نے سچائی سے کام لیا اور ہر بات صاف صاف کھول دی تو ان کی خرید و فروخت میں برکت ہوتی ہے لیکن اگر کوئی بات چھپا کر رکھی یا جھوٹ کہی تو ان کی برکت ختم کر دی جاتی ہے۔

(۲۰۸۴) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ جب سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو نبی کریمؐ نے انہیں صحابہؓ کو مسجد میں پڑھکر سنایا۔ اسکے بعد ان پر شراب کی تجارت کو حرام کر دیا۔

(۲۰۸۷) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے خود نبی کریمؐ کو یہ فرماتے سنا کہ (سامان بیچتے وقت دکاندار کے) قسم کھانے سے سامان تو جلدی بک جاتا ہے لیکن وہ قسم برکت کو مٹا دینے والی ہوتی ہے۔

نیک اور بُرا ساتھی

(۲۱۰۱) ابو موسیٰؓ نے بیان کیا کہ رسول کریمؐ نے فرمایا نیک ساتھی اور بُرے ساتھی کی مثال مشک بیچنے والے عطار اور لوہار کی سی ہے۔ مشک بیچنے والے کے پاس سے تم دو اچھائیوں میں سے ایک نہ ایک ضرور پا لوگے۔ یا تو مشک ہی خرید لوگے ورنہ کم از کم اسکی خوشبو تو ضرور ہی پا سکوگے۔ لیکن لوہار کی بھٹی یا تمہارے بدن اور کپڑے کو جھلسا دے گی ورنہ بدبو تو اس سے تم ضرور پا لوگے۔

تین طرح کے لوگوں کے سرکارؐ مدعی ہوں گے

(۲۲۷۰) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریمؐ نے بتلایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ تین قسم کے لوگ ایسے ہیں کہ جن کا قیامت میں میں خود مدعی بنوں گا۔ ایک تو وہ شخص جس نے میرے نام پر عہد کیا اور پھر وعدہ خلافی کی۔ دوسرا وہ جس نے کسی آزاد آدمی کو بیچ کر اسکی قیمت کھائی اور تیسرا وہ شخص جس نے کسی کو مزدور کیا پھر کام تو اس سے پورا لیا لیکن اسکی مزدوری نہ دی۔

قرض

(۲۲۹۸) حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت کی کہ حضورؐ کے پاس جب کسی ایسی میت کو لایا جاتا جس پر کسی کا قرض ہوتا تو آپؐ فرماتے کہ کیا اس نے اپنے قرض کے ادا کرنے کیلئے بھی کچھ چھوڑا ہے؟ پھر اگر کوئی آپؐ کو بتا دیتا کہ ہاں اتنا مال ہے جس سے قرض ادا ہو سکتا ہے تو آپؐ اسکی نماز پڑھاتے ورنہ آپؐ مسلمانوں ہی سے فرما دیتے کہ اپنے ساتھی کی نماز پڑھ لو۔ پھر جب اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر فتح کے دروازے کھول دیئے تو آپؐ نے فرمایا کہ میں مسلمانوں کا خود ان کی ذات سے بھی زیادہ مستحق ہوں۔ اسلئے اب جو بھی مسلمان وفات پا جائے اور وہ مقروض رہا ہو تو اسکا قرض ادا کرنا میرے ذمے ہے

اور جومسلمان مال چھوڑ جائے وہ اسکے وارثوں کا حق ہے۔

(۲۳۸۷) حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آپؐ نے فرمایا جو کوئی لوگوں کا مال قرض کے طور پر ادا کرنے کی نیت سے لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی اسکی طرف سے ادا کرے گا اور جو کوئی نہ دینے کیلئے لے تو اللہ تعالیٰ بھی اسکو تباہ کردے گا۔

(۲۳۸۹) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ اگر میرے پاس احد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تب بھی مجھے یہ پسند نہیں کہ تین دن گذر جائیں اور اس (سونے) کا کوئی بھی حصہ میرے پاس رہ جائے۔ سوائے اسکے جو میں کسی قرض کے دینے کیلئے رکھ چھوڑوں۔

(۲۳۹۳) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ ایک شخص کا ایک خاص عمر کا اونٹ قرض تھا۔ وہ شخص آپؐ سے تقاضا کرنے آیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اسے اونٹ دیدو۔ صحابہ نے تلاش کیا لیکن ایسا ہی اونٹ مل سکا جو قرض خواہ کے اونٹ سے اچھی عمر کا تھا۔ آپؐ نے فرمایا کہ وہی دے دو۔ اس پر اس شخص نے کہا کہ آپؐ نے مجھے میرا حق پوری طرح دیا اللہ آپؐ کو بھی اس کا بدلہ پورا پورا دے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم میں بہتر آدمی وہ ہے جو قرض ادا کرنے میں بھی سب سے بہتر ہو۔

(۲۳۹۷) حضرت عائشہؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں دعا کرتے تو یہ بھی کہتے اے اللہ میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ قرض سے اتنی پناہ مانگتے ہیں؟ آپؐ نے جواب دیا کہ جب آدمی مقروض ہوتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور وعدہ کر کے اسکی خلاف ورزی کرتا ہے۔

(۲۴۰۰) حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ حضورؐ نے فرمایا کہ مالدار کی طرف سے (قرض کی ادائیگی میں) ٹال مٹول کرنا ظلم ہے۔

دائیں طرف والے زیادہ حقدار ہیں

(۲۳۵۲) حضرت انس بن مالکؓ نے بتایا کہ سرکار دو عالمؐ کیلئے گھر میں پلی ہوئی ایک بکری کا دودھ دوہا گیا اس میں کنواں کا پانی ملا کر حضورؐ کی خدمت میں اس کا پیالہ پیش کیا گیا۔ آپؐ نے اسے پیا اور جب اپنے منہ سے پیالہ آپؐ نے جدا کیا تو بائیں طرف ابو بکرؓ تھے اور دائیں طرف ایک دیہاتی تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ ابو بکرؓ کو دے دیجئے آپؐ نے پیالہ دیہاتی کو دیا جو آپؐ کی دائیں طرف تھا اور فرمایا کہ دائیں طرف والا زیادہ حقدار ہے۔ پھر وہ جو اسکی داہنی طرف ہو۔

(۲۳۶۶) حضرت سہل بن سعدؓ نے روایت کیا کہ حضور ﷺ کی خدمت میں ایک پیالہ پیش کیا گیا اور آپؐ نے اسے نوش فرمایا۔ آپ کی دائیں طرف ایک لڑکا تھا جو حاضرین میں سب سے کم عمر تھا۔ بڑی عمر والے صحابہ آپؐ کی بائیں

طرف تھے۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اے لڑکے کیا تمہاری اجازت ہے کہ میں اس پیالے کا بچا ہوا پانی بوڑھوں کو دوں؟ اس نے جواب دیا یا رسول اللہؐ میں تو آپؐ کا جھوٹا اپنے حصہ کا کسی کو دینے والا نہیں ہوں۔ آخر آپؐ نے وہ پیلہ اسی کو دے دیا۔

اللہ کی ناراضگی

(۲۳۵۸) حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا تین طرح کے لوگ وہ ہوں گے جنکی طرف قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نظر بھی نہیں اٹھائے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا۔ بلکہ ان کیلئے دردناک عذاب ہوگا۔ ایک وہ شخص جس کے پاس راستے میں ضرورت سے زیادہ پانی ہو اور اس نے کسی مسافر کو اسکے استعمال سے روک دیا۔ دوسرا وہ شخص جو کسی حاکم سے بیعت صرف دنیا کیلئے کرے کہ اگر وہ حاکم اسے کچھ دے تو وہ راضی رہے ورنہ خفا ہو جائے۔ تیسرا وہ شخص جو اپنا (بیچنے کا) سامان عصر کے بعد لے کر کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ اس اللہ کی قسم جسکے سوا کوئی سچا معبود نہیں مجھے اس سامان کی قیمت اتنی اتنی مل رہی تھی۔ اس پر ایک شخص نے اسے سچ سمجھا (اور اسکی بتائی ہوئی قیمت پر اس سامان کو خرید لیا) پھر آپؐ نے اس آیت کی تلاوت کی جو لوگ اللہ کو درمیان میں دے کر اور جھوٹی قسمیں کھا کر دنیا کا تھوڑا سامال مول لیتے ہیں۔ آخر تک۔

ظلم

(۲۴۴۲) عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا کہ حضورؐ نے فرمایا کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے پس اس پر ظلم نہ کرے اور نہ ظلم ہونے دے۔ جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت پوری کرے، اللہ تعالیٰ اسکی ضرورت پوری کرے گا۔ جو شخص کسی مسلمان کی ایک مصیبت کو دور کرے اللہ تعالیٰ اسکی قیامت کی مصیبتوں میں سے ایک بڑی مصیبت کو دور فرمائے گا۔ اور جو شخص کسی مسلمان کے عیب کو چھپائے اللہ تعالیٰ قیامت میں اسکے عیب چھپائے گا۔

(۲۴۴۸) حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ جب حضورؐ نے معاذؓ کو (عامل بنا کر) یمن بھیجا تو آپ نے انہیں ہدایت فرمائی کہ مظلوم کی بد دعا سے ڈرتے رہنا کہ اسکے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔

(۲۴۵۳) ابو سلمہؓ نے بیان کیا کہ ان کے اور بعض دوسرے لوگوں کے درمیان (زمین کا) جھگڑا تھا۔ اسکا ذکر انہوں نے حضرت عائشہؓ سے کیا تو انہوں نے کہا ابو سلمہ زمین سے پرہیز کر کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے کہ اگر کسی شخص نے ایک بالشت بھر زمین بھی کسی دوسرے کی ظلم سے لے لی تو سات زمینوں کا طوق (قیامت کے دن) اسکی گردن میں ڈالا جائے گا۔

(۲۴۵۸) حضرت ام سلمہؓ نے فرمایا کہ آپؐ نے اپنے حجرے کے دروازے کے سامنے جھگڑے کی آواز سنی اور جھگڑا کرنے والوں کے پاس تشریف لائے۔ آپؐ نے ان سے فرمایا کہ میں بھی ایک انسان ہوں۔ اسلئے جب میرے یہاں

کوئی جھگڑا لے کر آتا ہے تو ہوسکتا ہے کہ (فریقین میں سے) ایک فریق کی بحث دوسرے فریق سے عمدہ ہو میں سمجھتا ہوں کہ وہ سچا ہے۔ اور اسطرح میں اسکے حق میں فیصلہ کردیتا ہوں۔ لیکن اگر میں اسکو (اسکے ظاہری بیان پر بھروسہ کرکے) کسی مسلمان کا حق دلا دوں تو دوزخ کا ایک ٹکڑا اس کو دلا رہا ہوں وہ لے لے یا چھوڑ دے۔

منافق کی خصلتیں

(۲۴۵۹) حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا چار خصلتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں بھی وہ ہوں گی وہ منافق ہوگا۔ یا ان چار میں سے اگر کوئی ایک خصلت بھی اس میں ہے تو اس میں نفاق کی ایک خصلت ہے۔ یہاں تک وہ اسے چھوڑ دے۔ جب بولے تو جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے تو پورا نہ کرے، جب معاہدہ کرے تو بے وفائی کرے اور جب جھگڑے تو بدزبانی پر اتر آئے۔

اپنے مال کی حفاظت میں قتل ہونے والا شہید ہے

(۲۴۸۰) حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول کریمؐ سے سنا آپؐ نے فرمایا کہ جو شخص اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کردیا گیا وہ شہید ہے۔

وسوسہ قابل معافی جب تک کہ عمل یا زبان پر نہ لائیں

(۲۵۲۸) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے دلوں میں پیدا ہونے والے وسوسوں کو معاف کردیا ہے جب تک وہ انہیں عمل یا زبان پر نہ لائیں۔

عمل کا دارومدار نیت پر ہے

(۲۵۲۹) حضرت عمرؓ سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا اعمال کا مدار نیت پر ہے اور ہر شخص کو اسکی نیت کے مطابق پھل ملتا ہے۔ پس جس کی ہجرت اللہ اور اسکے رسول کیلئے ہو وہ اللہ اور اسکے رسول کیلئے سمجھی جائے گی اور جسکی ہجرت دنیا کیلئے ہوگی یا کسی عورت سے شادی کرنے کیلئے تو یہ ہجرت محض اسی کیلئے ہوگی جسکی نیت سے اس نے ہجرت کی ہے۔

کوئی ہدیہ حقیر نہ سمجھا جائے

(۲۵۶۶) حضرت ابو ہریرہؓ نے بتایا کہ آپؐ نے فرمایا اے مسلمان عورتو! ہرگز کوئی پڑوسن اپنی دوسری پڑوسن کیلئے (معمولی ہدیہ کو بھی) حقیر نہ سمجھے خواہ بکری کے کھر کا ہی کیوں نہ ہو۔

آل محمدؐ کے گھروں کی حالت

(۲۵۶۷) حضرت عائشہؓ نے عروہ سے کہا میرے بھانجے آنحضرتؐ کے عہد مبارک میں (یہ حال تھا کہ) ہم ایک چاند دیکھتے پھر دوسرا دیکھتے پھر تیسرا دیکھتے اسی طرح دو دو مہینے گزر جاتے اور رسول کریمؐ کے گھروں میں (کھانا پکانے کیلئے)

آگ نہ جلتی تھی۔ انہوں نے پوچھا پھر آپ لوگ زندہ کس طرح رہتی تھیں؟ آپ نے فرمایا صرف دو چیزوں کھجور اور پانی پر۔ البتہ آپؐ کے چند انصاری پڑوسی تھے جن کے پاس دودھ دینے والی بکریاں تھیں اور وہ رسول کریمؐ کے یہاں بھی ان کا دودھ تحفہ کے طور پر پہنچا جایا کرتے تھے۔ آپؐ اُسے ہمیں بھی پلا دیا کرتے تھے۔

(۵۴۳۸) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ حضورؐ نے ایسا کبھی نہیں کیا کہ تین دن سے زیادہ گوشت قربانی والا رکھنے سے منع فرمایا ہو۔ صرف اس سال یہ حکم دیا تھا جس سال قحط کی وجہ سے لوگ فاقے میں مبتلا تھے۔ مقصد یہ تھا کہ جو لوگ غنی ہیں وہ گوشت محتاجوں کو کھلائیں (اور جمع کر کے نہ رکھیں) اور ہم تو بکری کے پائے محفوظ کر کے رکھ لیتے تھے اور پندرہ دن بعد تک (کھاتے تھے) اور آل محمد ﷺ نے کبھی سالن کے ساتھ گیہوں کی روٹی تین دن تک برابر سیر ہو کر نہیں کھائی۔

(۵۴۱۴) حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ وہ کچھ لوگوں کے پاس سے گزرے جن کے سامنے بھنی ہوئی بکری رکھی تھی۔ انہوں نے ان کو کھانے پر بلایا لیکن انہوں نے کھانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ رسول اللہ ﷺ اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور آپؐ نے کبھی جو کی روٹی بھی آسودہ ہو کر نہیں کھائی۔

(۵۴۱۶) حضرت عائشہؓ نے فرمایا کہ مدینہ ہجرت کرنے کے بعد آل محمد ﷺ نے کبھی برابر تین دن تک گیہوں کی روٹی پیٹ بھر کر نہیں کھائی یہاں تک کہ آپؐ دنیا سے تشریف لے گئے۔

(۶۴۵۱) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو میرے توشہ خانہ میں کوئی غلہ نہ تھا جو کسی جاندار کے کھانے کے قابل ہوتا سوائے تھوڑے سے جو کے جو میرے توشہ خانہ میں تھے میں ان میں ہی سے کھاتی رہی آخر اکتا کر جب بہت دن ہو گئے تو میں نے انہیں ماپا تو وہ ختم ہو گئے۔

(۶۴۵۶) حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ آپؐ کا بستر چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔

(۶۴۵۸) حضرت عائشہؓ نے بتایا کہ ہمارے اوپر ایسا مہینہ بھی گزر جاتا تھا کہ چولھا نہیں جلتا تھا۔ صرف کھجور اور پانی ہوتا تھا۔ ہاں اگر کبھی کسی جگہ سے کچھ تھوڑا سا گوشت آجاتا تو اسکو بھی کھا لیتے تھے۔

آپؐ کی آل محمدؐ کیلئے دعا

(۶۴۶۰) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے دعا کی اے اللہ آل محمدؐ کو اتنی روزی دے کہ وہ زندہ رہ سکیں۔

تحفہ واپس لینا

(۲۵۸۹) ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ حضورؐ نے فرمایا اپنا ہبہ واپس لینے والا اس کتے کی طرح ہے جو قے کر کے پھر چاٹ

جاتا ہے۔

خرچ کرنا اور گن کر نہ رکھنا

(۲۵۹۱) اسماء بنت ابی بکرؓ نے بتایا کہ آپؐ نے فرمایا خرچ کیا کر گنا نہ کر تا کہ تمہیں بھی گن کے نہ ملے اور جوڑ کے نہ رکھنا کہ تم سے بھی اللہ تعالیٰ (اپنی نعمتوں کو) نہ چھپا لے۔

زیادہ حقدار پڑوسی

(۲۵۹۵) حضرت عائشہؓ نے بتایا کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میری دو پڑوسی ہیں تو مجھے کس کے گھر ہدیہ بھیجنا چاہئے؟ آپؐ نے فرمایا کہ جس کا دروازہ تم سے قریب ہو۔

بیت المال سے ناجائز حصہ لینا

(۲۵۹۷) ابوحمید ساعدیؓ نے بتایا کہ قبیلہ ازد کے ایک صحابی کو جنہیں ابو اتیہ کہتے تھے حضورؐ نے صدقہ وصول کرنے کیلئے عامل بنایا۔ پھر جب وہ واپس آئے تو کہا کہ یہ تم لوگوں کا ہے (یعنی بیت المال کا) اور یہ مجھے ہدیہ میں ملا ہے۔ اس پر آپؐ نے فرمایا کہ وہ اپنے والد یا اپنی والدہ کے گھر میں کیوں نہ بیٹھا رہا۔ دیکھتا وہاں بھی انہیں ہدیہ ملتا ہے یا نہیں۔ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میرے جان ہے۔ اس (مال زکوۃ) میں سے اگر کوئی شخص کچھ بھی (ناجائز) لے لے گا تو قیامت کے دن اسے وہ اپنی گردن پر اٹھائے ہوئے آئے گا۔ اگر اونٹ ہے تو اپنی آواز نکالتا ہوا آئے گا، گائے ہے وہ اپنی اور اگر بکری ہے تو اپنی آواز نکالتی ہو گی۔ پھر آپؐ نے اپنے ہاتھ اٹھائے یہاں تک کہ ہم نے آپؐ کی بغل مبارک کی سفیدی بھی دیکھ لی (اور فرمایا) اے اللہ کیا میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔ تین مرتبہ (آپؐ نے یہی فرمایا)

مشرکہ ماں سے صلہ رحمی

(۲۶۲۰) اسماء بنت ابی بکرؓ نے بیان کیا کہ آپؐ کے زمانے میں میری والدہ (قتیلہ بنت عبدالعزیٰ) جو مشرکہ تھیں میرے یہاں آئیں۔ میں نے آپؐ سے پوچھا میں نے یہ بھی کہا کہ وہ (مجھ سے ملاقات کی) بہت خواہش مند ہیں تو کیا میں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کر سکتی ہوں؟ حضورؐ نے فرمایا کہ ہاں اپنی والدہ کے ساتھ صلہ رحمی کر۔

رضاعی رشتہ حرام ہیں

(۲۶۴۵) حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریمؐ نے حمزہؓ کی صاحبزادی کے باب میں فرمایا کہ یہ میرے لئے حلال نہیں ہو سکتیں، جو رشتے نسب کی وجہ سے حرام ہو جاتے ہیں وہی دودھ کی وجہ سے بھی حرام ہو جاتے ہیں۔ یہ تو میرے رضاعی بھائی کی لڑکی ہیں۔

کبیرہ گناہ

(۲۶۵۳) حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ حضورؐ سے کبیرہ گناہوں کے متعلق پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا، ماں باپ کی نا فرمانی کرنا، کسی کی جان لینا اور جھوٹی گواہی دینا۔

عورت کی گواہی مرد کی گواہی کے آدھے برابر

(۲۶۵۸) ابو سعید خدریؓ نے کہا کہ حضورؐ نے فرمایا کیا عورت کی گواہی مرد کی گواہی کے آدھے برابر نہیں ہے؟ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ یہی تو ان کی عقل کا نقصان ہے۔

تعریف میں مبالغہ

(۲۶۶۳) ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ حضورؐ نے سنا کہ ایک شخص دوسرے کی تعریف کر رہا تھا اور مبالغہ سے کام لے رہا تھا تو آپؐ نے فرمایا کہ تم لوگوں نے اس شخص کو ہلاک کر دیا۔ اسکی پشت توڑ دی۔

جھوٹی قسم

(۲۶۷اور ۲۶۶۶) حضرت عبداللہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا جس شخص نے کوئی ایسی قسم کھائی جس میں وہ جھوٹا تھا کسی مسلمان کا مال چھیننے کیلئے تو اللہ تعالیٰ سے اسطرح ملے گا کہ اللہ تعالیٰ اس پر غضبناک ہوگا۔

(۲۶۷۵) عبداللہ بن اوفیؓ نے کہا کہ ایک شخص نے اپنا سامان دکھا کر اللہ کی قسم کھائی کہ اسے اس سامان کا اتنا روپیہ مل رہا تھا حالانکہ اتنا نہیں مل رہا تھا۔ اس پر یہ سورۃ آل العمران کی آیت نازل ہوئی کہ جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے ذریعہ تھوڑی قیمت حاصل کرتے ہیں۔

صلح کیلئے اپنی طرف سے بات ملانے والا جھوٹا نہیں

(۲۶۹۲) ام کلثوم بنت عقبہ نے بتایا کہ انہوں نے نبی کریمؐ کو یہ فرماتے سنا تھا کہ جھوٹا وہ نہیں ہے جو لوگوں میں باہم صلح کرانے کی کوشش کرے اور اس کیلئے کسی اچھی بات کی چغلی کھائے یا اسی سلسلہ کی اور کوئی اچھی بات کہہ دے۔

ناپسندیدہ فعل

(۲۷۲۳) حضرت ابو ہریرہؓ نے بتایا کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کوئی شہری کسی دیہاتی کا مال تجارت نہ بیچے۔ کوئی شخص نجش نہ کرے اور نہ اپنے بھائی کی لگائی ہوئی قیمت پر بھاؤ بڑھائے نہ کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح کی موجودگی میں اپنا پیغام بھیجے اور نہ کوئی عورت (کسی مرد سے) اپنی بہن کی طلاق کا مطالبہ کرے (جو اس مرد کے نکاح میں ہو) تا کہ اس طرح اسکا حصہ بھی خود لے لے۔

وصیت

(۲۷۳۸) عبداللہ ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کسی مسلمان کیلئے جن کے پاس وصیت کے قابل

کوئی بھی مال ہو درست نہیں کہ دو رات بھی وصیت کو لکھ کر اپنے پاس محفوظ رکھے بغیر گزارے۔

(۲۷۴۴) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے بیان کیا کہ میں مکہ میں بیمار پڑا تو حضورؐ میری عیادت کیلئے تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میرے لئے دعا کیجئے کہ اللہ مجھے الٹے پاؤں واپس نہ کر دے (یعنی مکہ میں میری موت نہ ہو) آپؐ نے فرمایا ممکن ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہیں صحت دے اور تم سے بہت سے لوگ نفع اٹھائیں۔ میں نے عرض کیا میرا ارادہ وصیت کرنے کا ہے۔ ایک لڑکی کے سوا اور میری کوئی (اولاد) نہیں۔ میں نے پوچھا کیا آدھے مال کی وصیت کر دوں؟ آپؐ نے فرمایا کہ آدھا تو بہت ہے۔ پھر میں نے پوچھا تو تہائی کی کر دوں؟ فرمایا کہ تہائی کی کر سکتے ہو اگرچہ یہ بھی بہت ہے یا (یہ فرمایا کہ) بڑی (رقم) ہے۔ چنانچہ لوگ بھی تہائی کی وصیت کرنے لگے اور یہ ان کیلئے جائز ہو گئی۔

حضورؐ کا وصال کے وقت کل اثاثہ

(۲۷۳۹) ام المومنین حضرت جویریہ بنت حارث کے بھائی عمرو بن حارثؓ بیان کیا کہ آپؐ نے اپنی وفات کے بعد سوائے اپنے سفید خچر، اپنے ہتھیار اور اپنی زمین کے جسے آپؐ وقف کر گئے تھے نہ کوئی درہم چھوڑا تھا نہ دینار نہ غلام نہ باندی اور نہ کوئی چیز۔

سرکارؐ کا دنیا میں آخری وقت

(۲۷۴۱) اسود بن یزیدؓ نے بیان کیا کہ حضرت عائشہؓ کے یہاں کچھ لوگوں نے ذکر کیا کہ علی کرم اللہ وجہہ (نبی اکرمؐ کے) وصی تھے تو آپ نے کہا کہ کب انہیں وصی بنایا۔ میں تو آپؐ کے وصال کے وقت سر مبارک اپنے سینے پر یا انہوں نے (بجائے سینے کے) کہا کہ اپنی گود میں رکھے ہوئے تھی پھر آپؐ نے (پانی کا طشت منگوایا تھا کہ اتنے میں (سر مبارک) میری گود میں جھک گیا اور میں سمجھ نہ سکی کہ آپؐ کی وفات ہو چکی ہے تو آپؐ نے علیؓ کو وصی کب بنایا۔

افضل صدقہ

(۲۷۴۸) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ ایک صحابی نے حضورؐ سے پوچھا یا رسول اللہؐ کون سا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا یہ کہ صدقہ تندرستی کی حالت میں کر کہ (تجھ کو اس مال کو باقی رکھنے کی) خواہش بھی ہو۔ جس سے کچھ سرمایہ جمع ہو جانے کی تمہیں امید ہو اور (اسے خرچ کرنے کی صورت میں) محتاجی کا ڈر ہو اور اس میں تاخیر نہ کر کہ جب روح حلق تک پہنچ جائے تو کہنے بیٹھ جائے کہ اتنا مال فلاں کے لئے، فلانے کا اتنا دینا، اب تو فلانے کا ہو ہی گیا (تو تو دنیا سے چلا)

ہر کوئی نگہبان اور ذمہ دار

(۲۷۵۱) حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے روایت کیا کہ میں نے حضورؐ سے سنا آپؐ فرماتے تھے تم میں سے ہر کوئی نگہبان ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔ حاکم بھی نگہبان ہے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا اور مرد اپنے

گھروالوں کانگہبان ہےاوراپنی رعیت کے بارے میں پوچھاجائے گا۔اورعورت اپنے خاوند کے گھر کی نگہبان ہے اپنی رعیت کے بارے میں پوچھی جائے گی اورغلام اپنے صاحب کے مال کانگہبان ہےاوراپنی رعیت کے بارے پوچھاجائے گا۔ ابن عمرؓ نے کہا میں سمجھتا ہوں آپ نے یہ بھی فرمایا کہ مرد اپنے باپ کے مال کا نگہبان ہے اور اپنی رعیت کے بارے میں پوچھاجائے گا۔

قرابت داروں کوانتباہ

(۲۷۵۳)حضرت ابوہریرہؓ نے کہاجب (سورۃ شعراء کی) یہ آیت اللہ تعالیٰ نے اتاری اوراپنے نزدیک ناطےوالوں کو اللہ کےعذاب سے ڈراتو آپؐ نےفرمایا قریش کےلوگو یاایساہی کوئی اورکلمہ تم لوگ اپنی اپنی جانوں کو (نیک اعمال کے بدل)مول لےلو(بچالو) میں اللہ کےسامنےتمہارےکچھ کام نہیں آنے کا (یعنی اسکی مرضی کےخلاف میں کچھ نہیں کرسکوں گا) عبدمناف کے بیٹو میں اللہ کے سامنےتمہارے کچھ کام نہیں آنے کا۔ صفیہ میری پھوپھی اللہ کے سامنے تمہارےکچھ کام نہیں آنے کا۔ فاطمہؓ بیٹا تو چاہےمیرامال مانگ لےلیکن اللہ کے سامنے تیرےکچھ کام نہیں آئے گا۔

سات گناہوں سے بچنا

(۲۷۶۶) حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ حضورؐ نے فرمایا سات گناہوں سے جوتباہ کردینے والے ہیں بچتے رہو۔ صحابہؓ نے پوچھایارسول اللہؐ وہ کون سے گناہ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا کہ اللہ کے ساتھ کسی کوشریک ٹھہرانا، جادو کرنا، کسی کی ناحق جان لینا کہ جسے اللہ تعالیٰ نے حرام قراردیاہے، سودکھانا، یتیم کامال کھانا، لڑائی میں سے بھاگ جانا، پاک دامن بھولی بھالی ایمان والی عورتوں پرتہمت لگانا۔

حضورکاتحمل اوربرداشت

(۲۷۶۸) حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائےتو آپؐ کے ساتھ کوئی خادم نہیں تھا۔ اسلئے ابوطلحہ(جومیرےسوتیلےباپ تھے) میراہاتھ پکڑکرآنحضرتؐ کی خدمت لے گئے اورعرض کی یارسول اللہ ﷺ انس سمجھداربچہ ہے۔ یہ آپؐ کی خدمت کیاکرے گا۔ انسؓ کہتے ہیں کہ میں نے آپؐ کی سفراورحضر میں خدمت کی، آپؐ نے مجھ سے کبھی کسی کام کے بارے میں جسے میں نے کردیاہو، یہ نہیں فرمایا کہ یہ کام تم نے اسطرح کیوں کیا، اسی طرح کسی ایسے کام کے متعلق جسے میں نہ کرسکاہوں آپؐ نے یہ نہیں فرمایا کہ تو نے یہ کام اسطرح کیوں نہیں کیا۔

آپؐ کی ذات گرامی کی برکت

(۲۷۸۱) جابربن عبداللہ انصاریؓ نے بیان کیا کہ ان کےوالد (عبداللہؓ) احد کی لڑائی میں شہید ہوگئے تھے۔ اپنے پیچھے چھ لڑکیاں چھوڑی تھیں اورقرض بھی۔ جب کھجور کے پھل توڑنے کاوقت آیاتو میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر

ہوااور عرض کیایا رسول اللہ ﷺ آپؐ کو یہ معلوم ہی ہے کہ میرے والد ماجد احد کی لڑائی میں شہید ہو چکے ہیں اور بہت زیادہ قرض چھوڑ گئے ہیں، میں چاہتا تھا کہ قرض خواہ آپؐ کو دیکھ لیں (تا کہ قرض میں کچھ رعایت کردیں) لیکن وہ یہودی تھے اور وہ نہیں مانے، اسلئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جاؤ اور کھلیان میں ہر قسم کی کھجور الگ الگ کرلو جب میں نے ایسا ہی کرلیا تو آنحضرتؐ کو بلایا، قرض خواہوں نے آنحضرتؐ کو دیکھ کر اور زیادہ سختی شروع کردی تھی۔ آنحضرتؐ نے جب یہ طرز عمل ملاحظہ فرمایا تو سب سے بڑے کھجور کے ڈھیر کے گرد آپؐ نے تین چکر لگائے اور وہیں بیٹھ گئے پھر فرمایا کہ اپنے قرض خواہوں کو بلاؤ۔ آپؐ نے ناپ ناپ کر دینا شروع کیا اور واللہ میرے والد کی تمام امانت ادا کردی، اللہ گواہ ہے کہ میں اتنے پر بھی راضی تھا کہ اللہ تعالیٰ میرے والد کا تمام قرض ادا کردے اور میں اپنی بہنوں کیلئے ایک کھجور بھی اس میں سے نہ لے جاؤں لیکن ہوا یہ کہ ڈھیر کے ڈھیر بچ رہے اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ جس ڈھیر پر بیٹھے ہوئے تھے اس میں سے تو ایک کھجور بھی نہیں دی گئی تھی۔

اللہ اور بندے کا حق

(۲۸۵۶) حضرت معاذؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ جس گدھے پر سوار تھے میں اس پر آپؐ کے پیچھے بیٹھا ہوا تھا۔ اس گدھے کا نام عفیر تھا۔ آپؐ نے فرمایا اے معاذ کیا تمھیں معلوم ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حق اپنے بندوں پر کیا ہے؟ اور بندو ں کا حق اللہ تعالیٰ پر کیا ہے؟ میں نے عرض کیا اللہ اور اسکے رسولؐ ہی زیادہ جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا اللہ کا حق اپنے بندوں پر یہ ہے کہ اسکی عبادت کریں اور اسکے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں اور بندوں کا حق اللہ تعالیٰ پر یہ ہے کہ جو بندہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراتا اللہ اسے عذاب نہ دے۔ میں نے کہا یا رسول اللہؐ کیا میں انکی لوگوں کو بشارت نہ دے دوں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا لوگوں کو اسکی بشارت نہ دو ورنہ وہ خالی اعتماد کر بیٹھیں گے۔ (اور نیک اعمال سے غافل ہو جائیں گے۔)

غزوہ میں عورتوں و بچوں کا قتل ممنوع

(۳۰۱۵) حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بتایا کہ ایک عورت رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں کسی غزوے میں مقتول پائی گئی تو آپؐ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔ (تو انہوں نے اسکا اقرار کیا)

حضورؐ نے بہتری میں سب کو شامل کیا

(۳۰۰۷) جابر بن عبداللہؓ نے روایت کیا کہ میں نے (جنگ خندق میں آنحضرتؐ کو بھوکا پا کر چپکے سے)عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم نے ایک چھوٹا سا بکری کا بچہ ذبح کیا ہے۔ اور ایک صاع جو کا آٹا پکوایا ہے اسلئے آپ دو چار آدمیوں کو ساتھ لے کر تشریف لائیں۔ لیکن آنحضرتؐ نے بآواز بلند فرمایا اے خندق کھودنے والو جابر نے دعوت کا کھانا تیار

کرلیا ہے۔ آؤ چلو جلدی چلو۔

حضورؐ نے وسوسہ سے بچایا

(۳۱۰۱) حضورؐ کی زوجہ مطہرہ حضرت صفیہؓ نے بتایا وہ آپؐ کی خدمت میں ملنے کیلئے حاضر ہوئیں۔ آنحضرتؐ رمضان کے آخری عشرہ کا مسجد میں اعتکاف کئے ہوئے تھے۔ پھر وہ واپس ہونے کیلئے اٹھیں تو آنحضرتؐ بھی ان کے ساتھ اٹھے۔ جب آنحضرتؐ اپنی زوجہ مطہرہ حضرت ام سلمہؓ کے دروازہ کے قریب پہنچے جو مسجد نبوی کے دروازے سے ملا ہوا تھا تو دو انصاری صحابی (اسید بن حضیرؓ اور عباد بن بشرؓ) وہاں سے گزرے۔ اور آنحضرتؐ کو انہوں نے سلام کیا اور آگے بڑھنے لگے۔ لیکن آپؐ نے ان سے فرمایا ذرا ٹھہر جاؤ (میرے ساتھ میری بیوی صفیہؓ ہیں یعنی کوئی دوسرا نہیں) ان دونوں نے عرض کیا۔ سبحان اللہ یا رسول اللہ ﷺ ان حضرات پر آپؐ کا یہ فرمانا بڑا شاق گزرا کہ حضورؐ نے اس پر فرمایا کہ شیطان انسان کے اندر اس طرح دوڑتا رہتا ہے جیسے جسم میں خون دوڑتا ہے۔ مجھے یہی خطرہ ہوا کہ کہیں تمہارے دلوں میں بھی کوئی وسوسہ پیدا نہ ہو جائے۔

جن

(۳۲۹۶) حضرت ابو سعید خدریؓ نے بتایا کہ حضورؐ نے فرمایا کہ میں دیکھتا ہوں کہ تم کو جنگل میں رہ کر بکریاں چرانا بہت پسند ہے اسلئے جب کبھی اپنی بکریوں کے ساتھ تم کسی بیابان میں موجود ہو اور (وقت ہونے پر) نماز کیلئے اذان دو تو اذان دیتے ہوئے اپنی آواز خوب بلند کرو کیونکہ مؤذن کی آواز اذان کو جہاں تک بھی کوئی انسان، جن یا کوئی چیز بھی سنے گی تو قیامت کے دن اس کیلئے گواہی دے گی۔

(۳۲۹۸) عبداللہ بن عمرؓ نے کہا کہ ایک مرتبہ میں ایک سانپ کو مارنے کی کوشش کر رہا تھا کہ مجھ سے ابولبابہؓ نے پکار کر کہا کہ اسے نہ مارو میں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے سانپوں کے مارنے کا حکم دیا تھا۔ انہوں نے بتایا کہ بعد میں پھر آپؐ نے گھروں میں رہنے والے سانپوں کو جو جن ہوتے ہیں دفعتًا مار ڈالنے سے منع فرمایا۔

اہلبیت اور صحابہ کی فضیلت

(۳۵۴۲) عقبہ بن حارثؓ نے بیان کیا کہ حضرت ابوبکرؓ عصر کی نماز سے فارغ ہو کر مسجد سے باہر نکلے تو دیکھا کہ حضرت حسنؓ بچوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ حضرت صدیقؓ نے ان کو اپنے کندھے پر بٹھالیا اور فرمایا میرے باپ تم پر قربان ہوں تم میں نبی کریمؐ کی شباہت ہے علیؓ کی نہیں یہ سن کر حضرت علیؓ ہنس رہے تھے۔ (خوش ہو رہے تھے)

(۳۶۵۶) عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریمؐ نے فرمایا اگر اپنی امت کے کسی فرد کو اپنا جانی دوست بنا سکتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ میرے دینی بھائی اور میرے دوست ہیں۔

(۳۶۷۵) حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ جب حضورؐ ابوبکرؓ ،عمرؓ اور عثمانؓ کو ساتھ لے کر احد پہاڑ پر چڑھے تو احد کانپ اٹھا آنحضرت ﷺ نے فرمایا احد قرار پکڑ کر کہ تجھ پر ایک نبیؐ ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔

(۳۶۷۷) حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ میں ان لوگوں کے ساتھ کھڑا تھا جو عمر بن خطابؓ کیلئے دعائیں کر رہے تھے۔ اسوقت ان کا جنازہ چارپائی پر رکھا ہوا تھا، اتنے میں ایک صاحب نے میرے پیچھے سے آکر میرے شانوں پر اپنی کہنیاں رکھ دیں اور عمرؓ کو مخاطب کر کے) کہنے لگے اللہ آپ پر رحم کرے۔ مجھے تو یہی امید تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے دونوں ساتھیوں (رسول اللہ ﷺ اور ابوبکرؓ) کے ساتھ (دفن) کرائے گا۔ میں اکثر رسول اللہ ﷺ کو یوں فرماتے سنا کرتا تھا کہ میں اور ابوبکر اور عمر تھے، میں نے اور ابوبکر اور عمر نے یہ کام کیا، میں اور ابوبکر اور عمر گئے۔ اسلئے مجھے یہی امید تھی کہ اللہ تعالیٰ آپ کو ان ہی دونوں بزرگوں کے ساتھ رکھے گا۔ میں نے جو مڑ کر دیکھا تو وہ حضرت علیؓ تھے۔

(۳۶۸۳) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ نے رسول اللہؐ سے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ اسوقت آپؐ کے پاس قریش کی چند عورتیں (امہات المومنین میں سے) بیٹھی باتیں کر رہی تھی اور آپؐ کی آواز سے بھی بلند آواز کے ساتھ آپؐ سے نان نفقہ میں زیادتی کی درخواست کر رہی تھیں، جوں ہی حضرت عمرؓ نے اجازت چاہی تو وہ تمام کھڑی ہو کر پردے کے پیچھے جلدی سے بھاگ کھڑی ہوئیں۔ آخر حضورؐ نے اجازت دی اور وہ داخل ہوئے تو آپؐ مسکرا رہے تھے۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اللہ تعالیٰ آپ کو ہمیشہ خوش رکھے۔ آپؐ نے فرمایا مجھے ان عورتوں پر ہنسی آ رہی ہے جو ابھی میرے پاس بیٹھی ہوئی تھیں لیکن تمہاری آواز سنتے ہی سب پردے کے پیچھے بھاگ گئیں۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ڈرنا تو انہیں آپؐ سے چاہئے تھا۔ پھر انہوں نے (عورتوں سے) کہا اے اپنی جانوں کی دشمنو تم مجھ سے تو ڈرتی ہو اور حضور اکرم ﷺ سے نہیں ڈرتیں عورتوں نے کہا کہ ہاں آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ حضورؐ کے مقابلے میں آپ کہیں زیادہ سخت ہیں۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا اے ابن خطاب اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے اگر کبھی شیطان تم کو کسی راستے پر چلتا دیکھ لیتا تو اسے چھوڑ کر وہ کسی دوسرے راستے پر چل پڑتا۔

(۳۶۸۴) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا کہ حضرت عمرؓ کے اسلام لانے کے بعد پھر ہمیں ہمیشہ عزت حاصل رہی۔

(۳۷۰۱) سہل بن سعدؓ نے بیان کیا کہ حضورؐ نے جنگ خیبر کے موقع پر بیان فرمایا کہ کل میں ایک ایسے شخص کو اسلامی علم دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ فتح عنایت فرمائے گا۔ راوی نے بیان کیا کہ رات کو لوگ یہ سوچتے رہے کہ دیکھئے علم کسے ملتا ہے۔ جب صبح ہوئی تو آنحضرتؐ کی خدمت میں سب حضرات (جو سرکردہ تھے) حاضر ہوئے۔ سب کو امید تھی کہ علم انہیں ہی ملے۔ لیکن حضورؐ نے دریافت فرمایا علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ ان کی آنکھوں میں درد ہے۔

حضورؐ نے فرمایا کہ پھر ان کے یہاں کسی کو بھیج کر بلوا لو۔ جب وہ آئے تو آنحضرتؐ نے ان کی آنکھ میں اپنا لعاب دہن ڈالا اور ان کے لئے دعا فرمائی۔ اس سے انہیں ایسی شفا حاصل ہوئی جیسے کوئی مرض تھا ہی نہیں۔ چنانچہ آپؐ نے علم انہیں کو عنایت فرمایا۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں ان سے اتنا لڑوں گا کہ وہ ہمارے جیسے ہو جائیں (یعنی مسلمان بن جائیں) آپؐ نے فرمایا۔ ابھی یوں ہی چلتے رہو۔ جب ان کے میدان میں اترو تو پہلے انہیں اسلام کی دعوت دو اور انہیں بتاؤ کہ اللہ کے ان پر کیا حقوق واجب ہیں۔ اللہ کی قسم اگر تمہارے ذریعہ اللہ تعالیٰ ایک شخص کو بھی ہدایت دے دے تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹوں (کی دولت) سے بہتر ہے۔

(۳۷۱۴) مسور بن مخرمہؓ نے روایت کیا کہ آپؐ نے فرمایا فاطمہ میرے جسم کا ٹکڑا ہے۔ اسلئے جس نے اسے ناحق ناراض کیا اس نے مجھے ناراض کیا۔

(۵۳۶۲) حضرت علی بن ابی طالبؓ بیان کرتے تھے کہ فاطمہؓ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی تھیں اور آپؐ سے ایک خادم مانگا تھا، پھر آپؐ نے فرمایا کہ کیا میں تمہیں ایک ایسی چیز نہ بتادوں جو تمہارے لئے اس سے بہتر ہو۔ سوتے وقت تینتیس (۳۳) مرتبہ سبحان اللہ تینتیس (۳۳) مرتبہ الحمدللہ اور چونتیس (۳۴) مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ حضرت علیؓ نے کہا کہ پھر میں نے ان کلموں کو کبھی نہیں چھوڑا۔

(۳۷۱۵ اور ۳۷۱۶) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ آپؐ نے اپنی صاحبزادی فاطمہؓ کو اپنے اس مرض کے موقع پر بلایا جس میں آپؐ کی وفات ہوئی پھر آہستہ سے کوئی بات کہی تو وہ رونے لگیں پھر آپؐ نے انہیں بلایا اور آہستہ سے کوئی بات کہی تو ہنسنے لگیں۔ حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ پھر میں نے ان سے اسکے متعلق پوچھا تو انہوں نے بتایا کہ پہلے مجھ سے حضورؐ نے آہستہ سے یہ فرمایا تھا کہ حضورؐ اپنی اسی بیماری میں وفات پا جائیں گے۔ میں اس پر رونے لگی۔ پھر مجھ سے حضورؐ نے آہستہ سے فرمایا کہ آپؐ کے اہلبیت میں سب سے پہلے میں آپؐ سے جاملوں گی۔ اس پر میں ہنسی تھی۔

(۳۷۴۷) اسامہ بن زیدؓ نے بیان کیا کہ نبی کریمؐ انہیں اور حسنؓ کو پکڑ کر یہ دعا کرتے تھے کہ اے اللہ مجھے ان سے محبت ہے تو بھی ان سے محبت رکھ۔

(۳۷۵۱) حضرت ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ ابوبکرؓ نے فرمایا کہ نبی کریمؐ (کی خوشنودی) آپؐ کے اہل بیت کے ساتھ (محبت وخدمت کے ذریعہ) تلاش کرو۔

(۳۷۵۳) حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے سنا اور کسی نے ان سے محرم کے بارے میں پوچھا تھا شعبہ نے بیان کیا کہ میرے خیال میں یہ پوچھا تھا کہ اگر کوئی شخص (احرام کی حالت میں) مکھی ماردے تو اسے کیا کفارہ دینا پڑے گا؟ اس پر عبداللہ بن عمرؓ نے فرمایا، عراق کے لوگ مکھی کے بارے میں سوال کرتے ہیں جب کہ یہی لوگ رسول اللہ ﷺ کے نواسے کو قتل کر

چکے ہیں جن کے بارے میں حضورؐ نے فرمایا تھا کہ یہ دونوں (نواسے حسنؓ وحسینؓ) دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔

(۳۷۵۴) جابر بن عبداللہؓ نے بیان کیا کہ حضرت عمرؓ کہا کرتے تھے کہ ابو بکرؓ ہمارے سردار ہیں اور ہمارے سردار کو انہوں نے آزاد کیا ہے۔ان کی مراد حضرت بلال حبشیؓ سے تھی۔

(۳۷۵۵) حضرت بلالؓ نے حضرت ابو بکرؓ سے کہا اگر آپ نے مجھے اپنے لئے خریدا ہے تو پھر اپنے پاس ہی رکھئے اور اگر اللہ کے لئے خریدا ہے تو پھر مجھے آزاد کر دیجئے اور اللہ کے راستے میں عمل کرنے دیجئے۔

(۳۷۶۸) حضرت ابو سلمہ نے بیان کیا اور ان سے حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن فرمایا، اے عائش یہ جبریلؑ تشریف رکھتے ہیں اور تمہیں سلام کہتے ہیں۔ میں نے اس پر جواب دیا وعلیہ السلام ورحمتہ اللہ وبرکاتہ آپؐ وہ چیز ملاحظہ فرماتے ہیں جو مجھ کو نظر نہیں آتی۔

(۳۷۶۹) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ نبی کریمؐ نے فرمایا، مردوں میں تو بہت سے کامل پیدا ہوئے لیکن عورتوں میں مریم بنت عمران، فرعون کی بیوی آسیہ کے سوا اور کوئی کامل پیدا نہیں ہوئی اور عائشہؓ کی فضیلت عورتوں پر ایسی ہے جیسے ثرید کی فضیلت بقیہ تمام کھانوں پر ہے۔

قرآن

(۵۰۲۸) حضرت عثمان بن عفانؓ نے بیان کیا کہ رسول کریمؐ نے فرمایا تم سب میں بہتر وہ ہے جو قرآن مجید پڑھے اور پڑھائے۔

غیر مناسب شرط

(۵۱۵۲) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ حضورؐ نے فرمایا کسی عورت کیلئے جائز نہیں کہ اپنی کسی (سوکن) بہن کی طلاق کی شرط اسلئے لگائے کا کہ اسکے حصہ کا پیالہ بھی خود انڈیل لے کیونکہ اسے وہی ملے گا جو اس کے مقدر میں ہوگا۔

ولیمہ

(۵۱۷۲) حضرت صفیہ بنت شیبہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریمؐ اپنی ایک بیوی کا ولیمہ دو مد (تقریباً پونے دو سیر) جو سے کیا تھا۔

عورت

(۵۱۸۴) حضرت ابو ہریرہؓ نے کہا کہ آپؐ نے فرمایا عورت مثل پسلی کے ہے اگر تم اسے سیدھا کرنا چاہو گے تو توڑ لوگے اور اگر اس سے فائدہ حاصل کرنا چاہو گے تو اسکی ٹیڑھ کے ساتھ ہی فائدہ حاصل کرو گے۔

(۵۲۳۷) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ ام المومنین حضرت سودہ بنت زمعہؓ رات کے وقت باہر نکلیں تو حضرت عمرؓ نے انہیں دیکھ لیا اور پہچان گئے پھر کہا اے سودہؓ اللہ کی قسم تم ہم سے چھپ نہیں سکتیں۔ جب حضرت سودہؓ واپس نبی کریمؐ کے پاس آئیں تو آپؐ سے اسکا ذکر کیا۔ آپؐ اس وقت میرے حجرے میں شام کا کھانا کھا رہے تھے۔ آپؐ کے ہاتھ میں گوشت کی ایک ہڈی تھی۔ اس وقت آپؐ پر وحی نازل ہونی شروع ہوئی اور جب نزول وحی کا سلسلہ ختم ہوا تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہیں اجازت دی گئی ہے کہ تم اپنی ضروریات کیلئے باہر نکل سکتی ہو۔

بیواؤں اور مسکینوں کے کام آنے والا

(۵۳۵۳) حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ حضورؐ نے فرمایا بیواؤں اور مسکینوں کے کام آنے والا اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والے کے برابر ہے، یا رات بھر عبادت اور دن کو روزے رکھنے والے کے برابر۔

وصیت

(۵۳۵۴) حضرت سعد بن ابی وقاصؓ فرماتے ہیں کہ نبی کریمؐ میری عیادت کیلئے تشریف لائے۔ میں اسوقت مکہ مکرمہ میں بیمار تھا۔ میں نے آپؐ سے کہا کہ میرے پاس مال ہے۔ کیا میں اپنے تمام مال کی وصیت کردوں؟ آپؐ نے فرمایا کہ نہیں۔ میں نے کہا پھر آدھے کی کردوں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں میں نے کہا پھر تہائی کی کردوں (فرمایا) تہائی کی کردو اور تہائی بھی بہت ہے۔ اگر تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ کر جاؤ تو یہ اس سے بہتر ہے کہ تم انہیں محتاج و تنگ دست چھوڑو کہ لوگوں کے سامنے وہ ہاتھ پھیلاتے پھریں اور تم جب بھی خرچ کرو گے تو وہ تمہاری طرف سے صدقہ ہوگا۔ یہاں تک کہ اس لقمہ پر بھی ثواب ملے گا جو تم اپنی بیوی کے منہ میں رکھنے کیلئے اٹھاؤ گے اور امید ہے کہ ابھی اللہ تمہیں زندہ رکھے گا تم سے بہت سے لوگوں کو نفع پہنچے گا اور بہت سے دوسرے (کفار) نقصان اٹھائیں گے۔

کھانے کے آداب

(۵۳۷۶) عمر بن ابی سلمہؓ سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں بچہ تھا اور رسول اللہ ﷺ کی پرورش میں تھا اور (کھاتے وقت) میرا ہاتھ برتن میں چاروں طرف گھوما کرتے اسلئے آپؐ نے مجھ سے فرمایا بیٹے بسم اللہ پڑھ لیا کر داہنے ہاتھ سے کھایا کر اور برتن میں وہاں سے کھایا کر جو جگہ تجھ سے نزدیک ہو۔ چنانچہ اسکے بعد میں ہمیشہ اسی ہدایت کے مطابق کھاتا رہا۔

کدو مرغوب کھانا

(۵۴۳۳) حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ حضورؐ اپنے ایک درزی غلام کے پاس تشریف لے گئے پھر آپؐ کی خدمت میں (پکا ہوا) کدو پیش کیا گیا اور آپؐ اسے (رغبت کے ساتھ کھانے لگے۔ اسی وقت سے میں بھی کدو پسند کرتا ہوں کیونکہ حضور

اکرم ﷺ کو اسے میں نے کھاتے ہوئے دیکھا ہے۔

والدین

(۵۹۷۲) عبداللہ بن عمروؓ نے بیان کیا کہ ایک صحابی نے نبی کریمؐ سے پوچھا کیا میں بھی جہاد میں شریک ہو جاؤں۔ آپؐ نے دریافت فرمایا تمہارے ماں باپ موجود ہیں انہوں نے کہا کہ ہاں موجود ہیں۔ آپؐ نے فرمایا کہ پھر انہیں میں جہاد کرو۔

(۵۹۷۳) حضرت عبداللہ بن عمروؓ نے بیان کیا کہ آپؐ نے فرمایا یقیناً سب سے بڑے گناہوں میں سے یہ ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین پر لعنت بھیجے۔ پوچھا گیا یا رسول اللہ ﷺ کوئی شخص اپنے ہی والدین پر کیسے لعنت بھیجے گا؟ آپؐ نے فرمایا کہ وہ شخص دوسرے کے باپ کو برا بھلا کہے گا تو دوسرا بھی اسکے باپ کو اور اسکی ماں کو برا بھلا کہے گا۔

یتیم و مسکین

(۶۰۰۵) سہل بن سعدؓ نے بتایا کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا جنت میں اسطرح ہوں گے اور آپ نے شہادت اور درمیانی انگلیوں کے اشارہ سے (قرب کو) بتایا۔

(۶۰۰۷) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ آپؐ نے فرمایا بیواؤں اور مسکینوں کیلئے کوشش کرنے والا اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہے۔ امام مالکؒ نے اس حدیث میں یہ بھی کہا تھا اس شخص کے برابر ثواب ملتا ہے جو نماز میں کھڑا رہتا ہے تھکتا ہی نہیں اور اس شخص کے برابر جو روزے برابر رکھے چلا جاتا ہے افطار ہی نہیں کرتا۔

مومنین کی باہمی محبت

(۶۰۱۱) نعمان بن بشیرؓ نے بیان کیا کہ حضورؐ نے فرمایا تم مومنوں کو آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ رحمت و محبت کا معاملہ کرنے اور ایک دوسرے کے ساتھ لطف و نرم خوئی میں ایک جسم جیسا پاؤ گے کہ جب اسکا کوئی ٹکڑا بھی تکلیف میں ہوتا ہے تو سارا جسم تکلیف میں ہوتا ہے۔ ایسی کہ نیند اڑ جاتی ہے اور جسم بخار میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

(۶۰۶۵) حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ حضورؐ نے فرمایا آپس میں بغض نہ رکھو حسد نہ کرو پیٹھ پیچھے کسی کی برائی نہ کرو، بلکہ اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان کیلئے جائز نہیں کہ ایک بھائی کسی بھائی سے تین دن سے زیادہ سلام کلام چھوڑ کر رہے۔

پڑوسی کے حقوق

(۶۰۱۴) حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا حضرت جبرئیلؑ مجھے پڑوسی کے بارے میں بار بار اس طرح وصیت کرتے رہے کہ مجھے خیال گزرا کہ شاید پڑوسی کو وراثت میں شریک نہ کر دیں۔

(۲۰۱۶) حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ حضورؐ نے فرمایا واللہ وہ ایمان والا نہیں واللہ وہ ایمان والا نہیں واللہ وہ ایمان والا نہیں عرض کیا گیا کہ کون یا رسول اللہ ﷺ فرمایا وہ جس کے شر سے اسکا پڑوسی محفوظ نہ ہو۔

(۲۰۱۸) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ حضور نے فرمایا جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اچھی بات زبان سے نکالے ورنہ خاموش رہے۔

(۲۱۳۶) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریمؐ نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس پر لازم ہے کہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے، جو شخص اللہ اور آخرت کے دن ایمان رکھتا ہو اس پر لازم ہے کہ اپنے مہمان کی عزت کرے اور جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس پر لازم ہے کہ بھلی بات کہے ورنہ چپ رہے۔

نیک کام

(۲۰۲۱) حضرت جابر عبداللہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہر نیک کام صدقہ ہے۔

اعلیٰ اخلاق

(۲۰۳۱) حضرت انس بن مالکؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نہ گالی دیتے نہ بد گو تھے اور نہ بد خو تھے اور نہ لعنت ملامت کرتے تھے۔ اگر ہم میں سے کسی پر ناراض ہوتے اتنا فرماتے اسے کیا ہوگیا ہے اسکی پیشانی میں خاک لگے۔

(۲۰۷۲) حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول کریمؐ کے اخلاق فاضلہ کا یہ حال تھا کہ ایک لونڈی مدینہ کی لونڈیوں میں سے آپؐ کا ہاتھ پکڑ لیتی اور اپنے کسی بھی کام کیلئے جہاں چاہتی آپؐ کو لے جاتی تھی۔

(۲۰۹۸) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا بلاشبہ سب سے اچھا کلام اللہ کی کتاب ہے اور سب سے اچھا طریقہ چال چلن نبی کریم ﷺ کا طریقہ ہے۔

(۲۰۳۲) حضرت عائشہؓ نے بتایا کہ حضورؐ سے ایک شخص نے اندر آنے کی اجازت چاہی۔ آپؐ نے اسے دیکھ کر فرمایا کہا بُرا ہے فلاں قبیلہ کا بھائی یا (آپ نے فرمایا) کہ بُرا ہے فلاں قبیلہ کا بیٹا۔ پھر جب وہ آپؐ کے پاس آبیٹھا تو آپؐ اسکے ساتھ بہت خوش خلقی کے ساتھ پیش آئے وہ شخص جب چلا گیا تو حضرت عائشہؓ نے آپؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ جب آپؐ نے اسے دیکھا تھا تو اسکے متعلق یہ کلمات فرمائے تھے جب آپؐ اس سے ملے تو بہت ہی خندہ پیشانی سے ملے۔ حضورؐ نے فرمایا اے عائشہ تم نے مجھے بدگو کب پایا۔ اللہ کے یہاں قیامت کے دن وہ لوگ بدترین ہوں گے جن کے شر کے ڈر سے لوگ اس سے ملنا چھوڑ دیں۔

(۲۰۳۴) حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ حضورؐ سے کسی نے کوئی چیز مانگی ہو اور آپؐ نے اسکے دینے سے انکار کیا ہو۔

(۲۰۳۸) حضرت انسؓ نے بیان کیا کہ میں نے آپؐ کی دس سال تک خدمت کی لیکن آپؐ نے کبھی مجھے اف تک نہیں کہا اور نہ کبھی یہ کہا کہ فلاں کام کیوں کیا اور فلاں کام کیوں نہیں کیا۔

(۲۱۲۵) حضرت انس بن مالکؓ نے بتایا کہ نبی کریمؐ نے فرمایا آسانی پیدا کرو، تنگی نہ پیدا کرو، لوگوں کو تسلی اور تشفی دو نفرت نہ دلاؤ۔

(۲۱۲۶) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ جب بھی آپؐ کو دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کا اختیار دیا گیا تو آپؐ نے ہمیشہ ان میں آسان چیزوں کو اختیار فرمایا، بشرطیکہ اس میں گناہ کا کوئی پہلو نہ ہوتا۔ اگر اس میں گناہ کا کوئی پہلو ہوتا تو آپؐ اس سے سب سے زیادہ دور رہتے اور حضور اکرمؐ نے اپنی ذات کیلئے کسی سے بدلہ نہیں لیا، البتہ اگر کوئی شخص اللہ کی حرمت و حد کو توڑتا تو آپؐ ان سے تو محض اللہ کی رضامندی کیلئے بدلہ لیتے۔

اللہ کی محبت

(۲۰۴۰) حضرت ابو ہریرہؓ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب اللہ کسی بندہ سے محبت کرتا ہے تو جبرئیلؑ کو آواز دیتا ہے کہ اللہ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ جبرئیلؑ بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں پھر وہ تمام آسمان والوں میں آواز دیتے ہیں کہ اللہ فلاں بندے سے محبت کرتا ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔ پھر تمام آسمان والے اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔ اسکے بعد وہ زمین میں بھی (بندگان خدا کا) مقبول اور محبوب بن جاتا ہے۔

دو رخی

(۲۰۵۸) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریمؐ نے فرمایا تم قیامت کے دن اللہ کے ہاں اس شخص کو سب سے بدتر پاؤ گے جو کچھ لوگوں کے سامنے ایک رخ سے آتا ہے اور دوسروں کے سامنے دوسرے رخ سے جاتا ہے۔

گناہوں کا اعلان

(۲۰۶۹) حضرت ابو ہریرہؓ نے بتایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا میری تمام امت کو معاف کیا جائے گا سوائے گناہوں کو کھلم کھلا کرنے والوں کے اور گناہوں کو کھلم کھلا کرنے میں یہ بھی شامل ہے کہ ایک شخص رات کو کوئی (گناہ کا) کام کرے اور اس کے باوجود کہ اللہ نے اسکے گناہ کو چھپا دیا ہے مگر صبح ہونے پر وہ کہنے لگے کہ اے فلاں میں نے کل رات فلاں فلاں برا کام کیا تھا۔ رات گزر گئی تھی اور اسکے رب نے اسکا گناہ چھپائے رکھا، لیکن جب صبح ہوئی تو وہ خود اللہ کے پردے کو کھولنے لگا۔

حضورؐ اللہ سے سب سے زیادہ ڈرنے والے

(۶۱۰۱) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ حضورؐ نے ایک کام کیا اور لوگوں کو بھی اسکی اجازت دے دی لیکن کچھ لوگوں نے اسکا نہ کرنا اچھا جانا۔ جب آپؐ کو اسکی اطلاع ہوئی تو آپؐ نے خطبہ دیا اور اللہ کی حمد کے بعد فرمایا ان لوگوں کو کیا ہوگیا ہے جو اس کام سے پرہیز کرتے ہیں جو میں کرتا ہوں، اللہ کی قسم میں اللہ کو ان سب سے زیادہ جانتا ہوں اور ان سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہوں۔

با جماعت نماز

(۶۱۱۰) ابومسعودؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا میں صبح کی نماز جماعت سے فلاں امام کی وجہ سے نہیں پڑھتا کیونکہ وہ بہت لمبی نماز پڑھاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس دن ان امام صاحب کو نصیحت کرنے میں آپؐ کو میں نے جتنا غصہ میں دیکھا ایسا میں نے آپؐ کو کبھی نہیں دیکھا تھا، پھر آپؐ نے فرمایا اے لوگو تم میں سے کچھ لوگ (نماز با جماعت پڑھنے سے) لوگوں کو دور کرنے والے ہیں پس جو شخص بھی لوگوں کو نماز پڑھائے مختصر پڑھائے کیونکہ نمازیوں میں کوئی بیمار ہوتا ہے کوئی بوڑھا کوئی کام کاج والا۔

غصہ

(۶۱۱۴) حضرت ابوہریرہؓ نے بتایا کہ رسول کریمؐ نے فرمایا پہلوان وہ نہیں ہے جو کشتی لڑنے میں غالب ہو جائے بلکہ اصلی پہلوان تو وہ ہے جو غصہ کی حالت میں اپنے آپؐ پر قابو پائے۔

شرم وحیا

(۶۱۲۰) ابومسعود انصاریؓ نے بیان کیا کہ حضورؐ نے فرمایا اگلے پیغمبروں کا کلام جو لوگوں کو ملا اس میں یہ بھی ہے کہ جب شرم ہی نہ رہی تو پھر جو جی چاہے کر۔

مومن ایک سوراخ سے دوبارہ نہیں ڈسا جا سکے گا

(۶۱۳۳) حضرت ابوہریرہؓ نے بتایا کہ حضورؐ نے فرمایا مومن کو ایک سوراخ سے دوبارہ ڈنک نہیں لگ سکتا۔

مہمان

(۶۱۳۵) ابوشریح کعبیؓ نے بیان کیا کہ نبی کریمؐ نے فرمایا جو شخص اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اسے اپنے مہمان کی عزت کرنا چاہیئے۔ اسکی خاطر داری بس ایک دن اور رات کی ہے اور مہمانی تین دن اور راتوں کی۔ اسکے بعد جو ہو وہ صدقہ ہے اور مہمان کیلئے جائز نہیں کہ وہ اپنے میزبان کے پاس اتنے دن ٹھہر جائے کہ اسے تنگ کر ڈالے۔

آخرت میں محبوب کے ساتھ انجام

(۶۱۷۱) حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے نبی کریمؐ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ قیامت کب قائم ہوگی؟ آپؐ نے دریافت فرمایا تم نے اسکے لئے کیا تیاری کی ہے؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں نے اسکے لئے بہت ساری نمازیں، روزے اور صدقے نہیں تیار کر رکھے ہیں لیکن میں اللہ اور اسکے رسول سے محبت رکھتا ہوں۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم اسکے ساتھ ہو جس سے تم محبت رکھتے ہو۔

امت کی شفاعت

(۶۳۰۴) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ حضورؐ نے فرمایا ہر نبی کو ایک دعا حاصل ہوتی ہے (جو قبول کی جاتی ہے) اور میں چاہتا ہوں کہ میں اپنی دعا کو آخرت میں اپنی امت کی شفاعت کیلئے محفوظ رکھوں۔

دعا استغفار اور توبہ

(۶۳۰۶) شداد بن اوسؓ نے بیان کیا کہ حضورؐ فرمایا کہ سید الاستغفار۔ (مغفرت مانگنے کے سب کلمات کا سردار) یہ ہے۔ کہ یوں کہے اے اللہ تو میرا رب ہے تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں میں اپنی طاقت کے مطابق تجھ سے کئے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں۔ ان بری حرکتوں کے عذاب سے جو میں نے کی ہیں تیری پناہ مانگتا ہوں مجھ پر نعمتیں تیری ہیں اسکا اقرار کرتا ہوں۔ میری مغفرت کر دے کہ تیرے سوا اور کوئی بھی گناہ نہیں معاف کرتا۔ حضورؐ نے فرمایا کہ جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے دل سے ان کو کہہ لیا اور اسی دن اسکا انتقال ہوگیا شام ہونے سے پہلے تو جنتی ہے اور جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے رات میں ان کو پڑھ لیا اور پھر اسکا صبح ہونے پہلے انتقال ہوگیا تو وہ جنتی ہے۔

(۶۳۰۷) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم میں دن میں ستر مرتبہ سے زیادہ اللہ سے استغفار اور اس سے توبہ کرتا ہوں۔

(۶۳۷۵) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریمؐ دعا کیا کرتے تھے کہ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں سستی سے، ناکارہ عمر سے، بڑھاپے سے، قرض سے اور گناہ سے، اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں دوزخ کے عذاب سے، دوزخ کی آزمائش سے، قبر کے عذاب سے، مالداری کی بری آزمائش سے، اے اللہ میرے گناہوں کو برف اور اولے کے پانی سے دھودے اور میرے دل کو خطاؤں سے پاک کردے، جس طرح سفید کپڑا میل سے صاف کر دیا جاتا ہے اور میرے اور میرے گناہوں کے درمیان اتنا فاصلہ کر دے جتنا فاصلہ مشرق و مغرب میں ہے۔

(۶۴۰۳) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے یہ کلمہ لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ، لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر (ترجمہ) اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں،

تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کیلئے بادشاہی ہے اور اسی کیلئے تعریفیں ہیں اور وہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے۔ دن میں سو دفعہ پڑھا اسے دس غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب ملیگا اور اسکے لئے سونیکیاں لکھ دی جائیں گی اور اسکی سو برائیاں مٹا دی جائیں گی اور اس دن وہ شیطان کے شر سے محفوظ رہے گا شام تک کیلئے اور کوئی شخص اس دن اس سے بہتر کام کرنے والا نہیں سمجھا جائے گا، سوائے اسکے جو اس سے زیادہ کرے۔

(۶۴۰۶) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریمؐ نے فرمایا دو کلمے جو زبان پر ہلکے ہیں ترازو میں بہت بھاری اور رحمان کو عزیز ہیں۔ سبحان الله العظیم سبحان الله و بحمده

(۶۴۰۹) حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ ایک گھاٹی یا درے میں گھسے۔ بیان کیا کہ جب ایک اور صحابی بھی اس پر چڑھ گئے تو انہوں نے بلند آواز سے لا الہ الا اللہ واللہ اکبر کہا۔ اسوقت آپؐ اپنے خچر پر سوار تھے۔ آپؐ نے فرمایا کہ تم لوگ کسی بہرے یا غائب کو نہیں پکارتے۔ پھر فرمایا ابو موسیٰ کیا میں تمہیں ایک کلمہ نہ بتادوں جو جنت کے خزانوں میں سے ہے۔ میں نے عرض کیا ضرور ارشاد فرمائیں فرمایا کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ۔

(۶۴۱۰) حضرت ابو ہریرہؓ نے روایتاً بیان کیا کہ اللہ تعالیٰ کے ننانوے نام ہیں، ایک کم سو جو شخص بھی انہیں یاد کرلے گا جنت میں جائے گا۔ اللہ طاق ہے اور طاق کو پسند کرتا ہے۔

بڑی نعمتیں

(۶۴۱۲) حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا دو نعمتیں ایسی ہیں کہ اکثر لوگ ان کی قدر نہیں کرتے، صحت اور فراغت۔

آخرت کی زندگی

(۶۴۱۳) حضرت انسؓ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اے اللہ آخرت کی زندگی کے سوا اور کوئی زندگی نہیں۔ پس تو انصار و مہاجرین میں صلاح کو باقی رکھ۔

دنیاوی زندگی

(۶۴۱۶) حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ حضور ﷺ نے میرا شانہ پکڑ کر فرمایا دنیا میں اس طرح ہو جا جیسے تو مسافر یا راستہ چلنے والا ہو۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرمایا کرتے تھے شام ہو جائے تو صبح کے منتظر نہ رہو اور صبح کے وقت شام کے منتظر نہ رہو۔ اپنی صحت کو مرض سے پہلے غنیمت جانو اور زندگی کو موت سے پہلے۔

(۶۴۱۹) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس آدمی کے عذر کے سلسلے میں حجت تمام کر دی جس کی موت کو مؤخر کیا یہاں تک کہ وہ ساٹھ سال کی عمر کو پہنچ گیا۔

(۶۴۲۰) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ آپؐ نے فرمایا کہ بوڑھے انسان کا دل دو چیزوں کے بارے میں ہمیشہ جوان رہتا ہے، دنیا کی محبت اور زندگی کی لمبی امید۔

صبر

(۶۴۲۴) حضرت ابو ہریرہؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے اس مومن بندے کا جس کی میں کوئی عزیز چیز دنیا سے اٹھا لوں اور وہ اس پر ثواب کی نیت سے صبر کرلے تو اسکا بدلہ میرے یہاں جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔

مال

(۶۴۲۷) ابو سعیدؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تمہارے متعلق سب سے زیادہ اس سے خوف کھاتا ہوں کہ جب اللہ تعالیٰ زمین کی برکتیں تمہارے لئے نکال دے گا۔ پوچھا گیا زمین کی برکتیں کیا ہیں؟ فرمایا کہ دنیا کی چمک دمک۔ اس پر ایک صحابی نے آپؐ سے پوچھا کیا بھلائی سے برائی پیدا ہوسکتی ہے؟ آپؐ اس پر خاموش ہوگئے اور ہم نے خیال کیا کہ شاید آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ اسکے بعد آپؐ اپنی پیشانی کو صاف کرنے لگے اور دریافت فرمایا پوچھنے والے کہاں ہیں؟ پوچھنے والے نے کہا کہ حاضر ہوں۔ ابو سعید خدریؓ نے کہا کہ جب اس سوال کا حل ہمارے سامنے آگیا تو ہم نے ان صاحب کی تعریف کی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ بھلائی سے تو صرف بھلائی ہی پیدا ہوتی ہے لیکن یہ مال سرسبز اور خوشگوار (گھاس کی طرح) ہے اور جو چیزیں بھی ربیع کے موسم میں اگتی ہیں وہ حرص کے ساتھ کھانے والوں کو ہلاک کردیتی ہیں یا ہلاکت کے قریب پہنچا دیتی ہیں۔ سوائے اس جانور کے جو پیٹ بھر کے کھائے کہ جب اس نے کھالیا اور اسکی دونوں کوکھ بھر گئیں تو اس نے سورج کی طرف منہ کرکے جگالی کرلی اور پھر پاخانہ پیشاب کردیا اور اس کے بعد پھر لوٹ کے کھا لیا اور یہ مال بھی بہت شیریں ہے جس نے اسے حق کے ساتھ لیا اور حق میں خرچ کیا تو وہ بہترین ذریعہ ہے اور جس نے اسے ناجائز طریقہ سے حاصل کیا تو وہ اس شخص جیسا ہے جو کھاتا جاتا ہے لیکن آسودہ نہیں ہوتا۔

(۶۴۳۶) ابن عباسؓ سے سنا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ اگر انسان کے پاس مال کی دو وادیاں ہوں تو تیسری کا خواہش مند ہوگا اور انسان کا پیٹ مٹی کے سوا اور کوئی چیز نہیں بھر سکتی اور اللہ اس شخص کی توبہ قبول کرتا ہے جو (دل سے) سچی توبہ کرتا ہے۔

(۶۴۴۲) حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم میں کون ہے جسے اپنے مال سے زیادہ اپنے وارث کا مال پیارا ہو۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم میں کوئی ایسا نہیں جسے مال زیادہ پیارا نہ ہو۔ حضور ﷺ نے فرمایا پھر اسکا مال وہ جو اس نے (موت سے) پہلے (اللہ کے راستہ میں خرچ) کیا اور اس کے وارث کا مال وہ ہے

جو وہ چھوڑ کر مرا۔

دل غنی

(۶۴۴۶) حضرت ابو ہریرہؓ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تونگری یہ نہیں ہے کہ سامان زیادہ ہو بلکہ امیری یہ ہے کہ دل غنی ہو۔

اللہ کی پسند کا عمل

(۶۴۶۵) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ سے پوچھا گیا کون سا عمل اللہ کے نزدیک زیادہ پسند ہے؟ فرمایا کہ جس پر ہمیشگی کی جائے، خواہ وہ تھوڑا ہی ہو اور فرمایا نیک کام کرنے میں اتنی ہی تکلیف اٹھاؤ جتنی طاقت ہے (جو ہمیشہ نبھ سکے)

(۶۴۶۶) ام المومنین حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ نبی کریم ﷺ کیونکر عبادت کیا کرتے تھے کیا آپؐ نے کچھ خاص دن خاص کر رکھے تھے؟ بتایا کہ نہیں آنحضرت ﷺ کے عمل میں ہمیشگی ہوتی تھی اور تم میں کون ہے جو ان عملوں کی طاقت رکھتا ہو جن کی حضور ﷺ طاقت رکھتے تھے۔

اللہ کی رحمت اور غضب

(۶۴۶۹) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ میں نے سرکار دو عالم ﷺ سے سنا آپؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کو جس دن بنایا تو اس کے سو حصے کئے اور اپنے پاس ان میں سے ننانوے رکھے۔ اسکے بعد تمام مخلوق کیلئے صرف ایک حصہ رحمت کا بھیجا۔ پس اگر کافر کو وہ تمام رحم معلوم ہو جائے جو اللہ کے پاس ہے تو وہ جنت سے نا امید نہ ہو اور اگر مومن کو وہ تمام عذاب معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو وہ دوزخ سے کبھی بے خوف نہ ہو۔

شکر گزار بندے

(۶۴۷۱) مغیرہ بن شعبہؓ نے کہا کہ نبی کریم ﷺ اتنی نماز پڑھتے کہ آپؐ کے قدموں میں ورم آ جاتا یا کہا کہ آپؐ کے قدم پھول جاتے۔ حضورؐ سے عرض کی جاتی کہ آپؐ تو بخشے ہوئے ہیں۔ آپؐ فرماتے ہیں کہ کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

اچھی بات کہو ورنہ خاموش رہو

(۶۴۷۵) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ پہنچائے اور جو کوئی اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو وہ اپنے مہمان کی عزت کرے۔

اللہ کی رضامندی اور ناراضگی

(۶۴۷۸) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بندہ اللہ کی رضامندی کیلئے ایک بات زبان سے نکالتا ہے اسے وہ کوئی اہمیت بھی نہیں دیتا مگر اسی کی وجہ سے اللہ اسکے درجے بلند کر دیتا ہے اور ایک دوسرا بندہ ایک ایسا کلمہ زبان سے نکالتا ہے جو اللہ کی ناراضگی کا باعث ہوتا اسے وہ کوئی اہمیت نہیں دیتا لیکن اسکی وجہ سے وہ جہنم میں چلا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے سایہ کا حقدار

(۶۴۷۹) حضرت ابو ہریرہؓ نے بتایا آپؐ نے فرمایا سات طرح کے لوگ وہ ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ اپنے سایہ میں پناہ دے گا۔ (ان میں) ایک وہ شخص بھی ہے جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔

حقائق جو بندے کو معلوم نہیں

(۶۴۸۶) حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اگر تمہیں وہ معلوم ہوتا جو میں جانتا ہوں تو تم ہنستے کم اور روتے زیادہ۔

جنت اور دوزخ

(۶۴۸۷) حضرت ابو ہریرہؓ نے بتایا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا دوزخ خواہشات نفسانی سے ڈھک دی گئی ہے اور جنت مشکلات اور دشواریوں ڈھکی ہوئی ہے۔

(۶۴۸۸) حضرت عبداللہؓ نے بتایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جنت تمہارے جوتے کے تسمے سے بھی زیادہ تم سے قریب ہے اور اسی طرح دوزخ بھی۔

اپنے سے کم کو دیکھو

(۶۴۹۰) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب تم سے کوئی شخص کسی ایسے آدمی کو دیکھے جو مال اور شکل وصورت میں اس سے بڑھ کر ہے تو اسوقت اسے ایسے شخص کا دھیان کرنا چاہئے جو اس سے کم درجہ ہے۔

نیکیاں اور برائیاں

(۶۴۹۱) حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے نیکیاں اور برائیاں مقدر کر دی ہیں اور پھر انہیں صاف صاف بیان کر دیا ہے۔ پس جس نے کسی نیکی کا ارادہ کیا لیکن اس پر عمل نہ کر سکا تو اللہ تعالیٰ نے اسکے لئے ایک مکمل نیکی کا بدلہ لکھا ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اللہ تعالیٰ نے اسکے لئے اپنے یہاں دس گنے سے سات سو گنے تک نیکیاں لکھی ہیں اور اس بڑھا کر اور جس نے کسی برائی کا ارادہ کیا پھر اس پر عمل نہیں کیا تو اللہ تعالیٰ نے اسکے لئے اپنے یہاں ایک نیکی لکھی ہے اور اگر اس نے ارادہ کے بعد اس پر عمل بھی کر لیا تو اپنے یہاں اس کیلئے

ایک برائی لکھی ہے۔

اعمال کی اہمیت

(۶۴۹۲) حضرت انسؓ نے فرمایا کہ تم ایسے ایسے عمل کرتے ہو جو تمہاری نظر میں بال سے زیادہ باریک ہیں (تم اسے حقیر سمجھتے ہو بڑا گناہ نہیں سمجھتے) اور ہم لوگ آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں ان کاموں کو ہلاک کر دینے والا سمجھتے تھے۔

اچھا شخص

(۶۴۹۴) ابو سعید خدریؓ نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ کون شخص سب سے اچھا ہے؟ فرمایا کہ وہ شخص جس نے اپنی جان اور مال کے ذریعہ جہاد کیا اور وہ شخص جو کسی پہاڑ کی کھو میں ٹھہرا ہوا اپنے رب کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں کو اپنی برائی سے محفوظ رکھتا ہے۔

(۶۴۹۵) حضرت ابو سعید خدریؓ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ سے سنا کہ لوگوں پر ایک ایسا دور آئے گا جب ایک مسلمان کا سب سے بہتر مال بھیڑیں ہوں گی وہ انہیں لیکر پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش کی جگہوں پر چلا جائے گا۔ اس دن وہ اپنے ایمان کو لے کر فسادوں سے ڈر کر وہاں سے بھاگ جائے گا۔

کام نا اہل لوگوں کے سپرد

(۶۴۹۶) حضرت ابوہریرہؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امانت ضائع کی جائے تو قیامت کا انتظار کرو۔ پوچھا یا رسول اللہ ﷺ امانت کس طرح ضائع کی جائے گی؟ فرمایا جب کام نا اہل لوگوں کے سپرد کر دئے جائیں تو قیامت کا انتظار کرو۔

اللہ کا محبوب

(۶۵۰۲) حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جس نے میرے کسی ولی سے دشمنی کی اسے میرے طرف سے اعلان جنگ ہے اور میرا بندہ جن جن عبادتوں سے میرا قرب حاصل کرتا ہے اور کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ) اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں۔ پھر جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اسکا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اسکی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس وہ پکڑتا ہے، اسکا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اگر وہ کسی دشمن یا شیطان سے میری پناہ کا طالب ہوتا ہے تو میں اسے محفوظ رکھتا ہوں اور میں جو کام کرنا چاہتا ہوں اس میں مجھے اتنا تردد نہیں ہوتا جتنا کہ مجھے اپنے مومن بندے کی جان نکالنے

میں ہوا ہے۔ وہ تو موت کو بوجہ تکلیف جسمانی کے پسند نہیں کرتا اور مجھ کو بھی اسے تکلیف دینا برا لگتا ہے۔

اللہ سے ملنے کی تمنا

(۶۵۰۸) حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ سے ملنے کو پسند کرتا اللہ بھی اس سے ملنے کو پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنے کو ناپسند کرتا ہے۔

تین چیزوں کا میت کے ساتھ چلنا

(۶۵۱۴) حضرت انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میت کے ساتھ تین چیزیں چلتی ہیں دو تو واپس آجاتی ہیں صرف ایک کام اس کے ساتھ رہ جاتا ہے اسکے ساتھ اسکے گھر والے، اسکا مال اور اسکا عمل چلتا ہے اسکے گھر والے اور مال تو واپس آجاتے ہیں اور اسکا عمل اسکے ساتھ باقی رہ جاتا ہے۔

آخری ٹھکانے کا دیکھنا

(۶۵۱۵) حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جب تم میں سے کوئی مرتا ہے تو صبح و شام (جب تک وہ برزخ میں ہے) اس کے رہنے کی جگہ اسے ہر روز دکھائی جاتی ہے یا دوزخ ہو یا جنت اور کہا جاتا ہے کہ یہ تیرے رہنے کی جگہ ہے یہاں تک کہ تو اٹھایا جائے۔(یعنی قیامت کے دن تک)

دنیا ہی میں معاف کرالو

(۶۵۳۴) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے کسی بھائی پر ظلم کیا ہو تو اسے چاہئے کہ اس سے (اس دنیا میں) معاف کرالے۔ اسلئے کہ آخرت میں روپے پیسے نہیں ہوں گے۔ اس سے پہلے (معاف کرالے) کہ اسکے بھائی کیلئے اسکی نیکیوں میں سے حق دلایا جائے گا اور اگر اسکے پاس نیکیاں نہ ہوں گی تو اس (مظلوم) بھائی کی برائیاں اس پر ڈال دی جائیں گی۔

(۶۵۳۵) ابوخدریؓ نے بیان کیا کہ حضور ﷺ نے فرمایا مومنین جہنم سے چھٹکارا پا جائیں گے لیکن دوزخ و جنت کے درمیان ایک پل پر انہیں روک لیا جائے گا اور پھر ایک کے دوسرے پر ان مظالم کا بدلہ لیا جائے گا جو دنیا میں ان کے درمیان آپس میں ہوئے تھے اور جب کانٹ چھانٹ کرلی جائے گی اور صفائی ہو جائے گی تب انہیں جنت میں داخل ہونے کی اجازت ملے گی۔ پس اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے جنتیوں میں سے ہر کوئی جنت میں اپنے گھر کو دنیا کے اپنے گھر کے مقابلہ میں زیادہ بہتر طریقے پر پہچان لے گا۔

حساب میں کھود کرید

(۶۵۳۶) ام المومنین حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کے حساب میں کھود کرید کی گئی اسکو

ضرور عذاب ہوگا۔ وہ کہتی ہیں کہ میں عرض کیا کیا اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں ہے کہ پھر عنقریب ان سے ہلکا حساب لیا جائے گا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ اس سے مراد صرف پیشی ہے۔

جنت و دوزخ کے مکین

(۲۵۴۲) عمران بن حصینؓ نے کہا کہ آپؐ نے فرمایا کہ میں نے جنت میں جھانک کر دیکھا تو وہاں رہنے والے اکثر غریب لوگ تھے اور میں نے جہنم میں جھانک کر دیکھا (شب معراج میں) تو وہاں عورتیں بہت تھیں۔

نذر کسی چیز کو نہیں لوٹاتی

(۲۲۰۸) ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے نذر ماننے سے منع کیا تھا اور فرمایا تھا کہ نذر کسی چیز کو نہیں لوٹاتی نذر صرف بخیل کے دل سے پیسہ نکالتی ہے۔

جنت کی ضمانت

(۲۸۰۷) سہل بن سعد ساعدیؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس نے مجھے اپنے دونوں پاؤں کے درمیان یعنی (شرمگاہ) کی اور اپنے دونوں جبڑوں کے درمیان (یعنی زبان) کی ضمانت دے دی تو میں اسے جنت میں جانے کا بھروسہ دلاتا ہوں۔

آنے والا دور پہلے سے بُرا

(۷۰۶۸) حضرت انس بن مالکؓ کے پاس کچھ لوگ آئے اور ان سے حجاج کے طرزِ عمل کی شکایت کی، انہوں نے کہا کہ صبر کرو کیونکہ تم پر جو دور بھی آتا ہے تو اسکے بعد آنے والا دور اس سے بھی برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے رب سے جاملو۔ میں نے یہ تمہارے نبی ﷺ سے سنا ہے۔

دنیاوی عذاب اور اعمال کا صلہ

(۷۱۰۸) حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو عذاب ان سب لوگوں پر آتا ہے جو اس قوم ہوتے ہیں پھر انہیں ان کے اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا۔

خائن حاکم

(۷۱۵۱) معقل بن یسارؓ نے بتایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص مسلمانوں کا حاکم بنایا گیا اور اس نے ان کے معاملہ میں خیانت کی اور اسی حالت میں مرگیا تو اللہ تعالیٰ اس پر جنت کو حرام کر دیتا ہے۔

جہنم کا ٹکڑا

(۷۱۸۱) حضرت ام سلمہؓ نے بتایا کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں بھی ایک انسان ہوں اور میرے پاس لوگ مقدمے

لے کر آتے ہیں۔ ممکن ہے ان میں سے ایک فریق دوسرے فریق سے بولنے میں زیادہ عمدہ ہو اور میں یقین کرلوں کہ وہی سچا ہے اور اسطرح اسکے موافق فیصلہ کردوں۔ پس جس شخص کیلئے بھی میں کسی مسلمان کا حق دلا دوں تو وہ جہنم کا ایک ٹکڑا ہے وہ چاہے اسے لے یا چھوڑ دے، میں اسکو درحقیقت دوزخ کا ایک ٹکڑا دلا رہا ہوں۔

جھوٹی قسم

(۷۱۸۳)حضرت عبداللہ بن مسعودؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص ایسی قسم کھائے جو جھوٹی ہو جسکے ذریعہ وہ کسی دوسرے کا مال مارلے تو اللہ سے وہ اس حال میں ملے گا کہ وہ اس پر غضبناک ہوگا۔ (سورۃ آل العمران ۷۷ بلاشبہ جو لوگ اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کو تھوڑی پونجی کے بدلے خریدتے ہیں)

سب سے اچھی بات اور طریقہ

(۷۲۷۷)حضرت عبداللہ بن مسعود ﷺ نے بتایا کہ سب سے اچھی بات کتاب اللہ ہے اور سب سے اچھا طریقہ محمدؐ کا طریقہ ہے اور سب سے بری نئی بات (بدعت) پیدا کرنا ہے (دین میں) اور بلاشبہ جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہے وہ آکر رہے گی اور تم پروردگار سے بچ کر نہیں جاسکتے۔

اللہ کا قرض

(۷۳۱۵) ابن عباسؓ نے بتایا کہ ایک خاتون رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور عرض کیا کہ میری والدہ نے حج کرنے کی نذر مانی تھی اور وہ (ادائیگی سے پہلے ہی) وفات پاگئیں۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کرلوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ہاں ان کی طرف سے حج کرلو تمہارا کیا خیال ہے اگر تمہاری والدہ پر قرض ہوتا تو تم اسے پورا کرتیں؟ انہوں نے کہا کہ ہاں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا کہ پھر اس قرض کو بھی پورا کر جو اللہ تعالیٰ کا ہے کیونکہ اس قرض کا پورا کرنا زیادہ ضروری ہے۔

اللہ کی پناہ

(۶۳۶۵)حضرت سعدؓ نے فرمایا کہ آنحضرت ﷺ ان باتوں سے پناہ مانگنے کا حکم کرتے تھے کہ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں بخل اور بزدلی سے اور تیری پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ بدترین بڑھاپا مجھ پر آجائے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں دنیا کے فتنہ سے اس مراد دجال کا فتنہ ہے اور تجھ سے پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے۔

اوپر کا ہاتھ بہتر ہے

(۶۴۴۱)حکیم بن حزام نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے مانگا تو آپؐ نے مجھے عطا فرمایا۔ میں نے پھر مانگا اور آپؐ نے پھر عطا فرمایا۔ پھر میں نے مانگا اور آنحضرتؐ نے پھر عطا فرمایا۔ پھر فرمایا کہ یہ مال اور اے حکیم یہ مال سرسبز اور

خوشگوار نظر آتا ہے پس جو شخص اسے نیک نیتی سے لے اس میں برکت ہوتی ہے اور جو لالچ کے ساتھ لیتا ہے تو اسکے مال میں برکت نہیں ہوتی بلکہ اس شخص جیسا ہو جاتا ہے جو کھاتا جاتا ہے لیکن اسکا پیٹ نہیں بھرتا اور اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔

فقر کی فضیلت

(۶۴۴۹) عمران بن حصینؓ نے بیان کیا کہ نبی کریمؐ نے فرمایا میں نے جنت میں جھانکا تو اس میں رہنے والے اکثر غریب لوگ تھے اور میں نے دوزخ میں جھانکا تو اسکی رہنے والیاں اکثر عورتیں تھی۔

(۶۴۴۷) حضرت سہیل بن سعد ساعدیؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے سامنے سے گزرا تو آپؐ نے ایک دوسرے شخص ابو ذر غفاریؓ سے جو آپؐ کے قریب بیٹھے ہوئے تھے پوچھا کہ اس شخص (گزرنے والے) کے متعلق تم کیا کہتے ہو؟ انہوں نے کہا کہ یہ معزز لوگوں میں سے ہے اور اللہ کی قسم یہ اس قابل ہے کہ اگر یہ پیغام نکاح بھیجے تو اس سے نکاح کر دیا جائے اگر یہ سفارش کرے تو ان کی سفارش قبول کر لی جائے۔ آپؐ یہ سن کر خاموش ہو گئے۔ اسکے بعد ایک دوسرے صاحب گزرے۔ آپؐ نے ان سے ان کے متعلق بھی پوچھا کہ ان کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ انہوں نے کہا سرکارؐ یہ صاحب مسلمانوں کے غریب طبقہ سے ہیں اور یہ ایسے ہیں کہ اگر یہ نکاح کا پیغام بھیجیں تو ان کا نکاح نہ کیا جائے اگر یہ کسی کی سفارش کریں تو انکی سفارش قبول نہ کی جائے اور کچھ کہیں تو ان کی بات نہ سنی جائے۔ آنحضرت ﷺ نے اسکے بعد فرمایا اللہ کے نزدیک یہ پچھلا محتاج شخص اگلے مالدار شخص سے گو ویسے آدمی زمیں بھر کر ہوں بہتر ہے۔

مال و دولت

(۶۴۳۵) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ سرکارؐ نے فرمایا کہ دینار و درہم کے بندے تباہ ہو گئے کہ اگر انہیں دیا جائے تو وہ خوش ہو جاتے ہیں اور اگر نہ دیا جائے تو ناراض رہتے ہیں۔

(۶۴۴۶) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تو نگری یہ نہیں ہے کہ سامان زیادہ ہو، بلکہ امیری یہ ہے کہ دل غنی ہو۔

آلِ محمدؐ اور صحابہ کے شب و روز

(۶۴۵۲) حضرت ابو ہریرہؓ نے بتایا کہ اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں (زمانہ نبوی میں) بھوک کے مارے زمین پر اپنے پیٹ کے بل لیٹ جاتا تھا اور کبھی میں بھوک کے مارے اپنے پیٹ پر پتھر باندھا کرتا تھا۔ ایک دن میں اس راستے پر بیٹھ گیا جس سے صحابہ نکلتے تھے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ گزرے اور میں نے ان سے کتاب اللہ کی ایک آیت کے

بارے میں پوچھا میرے پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلا دیں مگر وہ چلے گئے اور کچھ نہیں کیا۔ پھر حضرت عمرؓ میرے پاس سے گزرے، میں نے ان سے بھی قرآن مجید کی ایک آیت پوچھی اور پوچھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ وہ مجھے کچھ کھلا دیں مگر وہ بھی گزر گئے اور کچھ نہیں کیا۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ گزرے اور آپؐ نے جب مجھے دیکھا تو آپؐ مسکرا دیئے اور آپؐ میرے دل کی بات سمجھ گئے اور میرے چہرے کو آپؐ نے تاڑ لیا۔ پھر آپؐ نے فرمایا ابا ہر! میں نے عرض کیا لبیک، یا رسول اللہ ﷺ فرمایا میرے ساتھ آجاؤ اور آپؐ چلنے لگے۔ میں آنحضرتؐ کے پیچھے چل دیا۔ پھر آپؐ اندر گھر میں تشریف لے گئے۔ پھر میں نے اجازت چاہی اور مجھے اجازت ملی۔ جب آپؐ داخل ہوئے تو ایک پیالے میں دودھ ملا۔ دریافت فرمایا کہ یہ دودھ کہاں سے آیا ہے؟ کہا کہ فلاں یا فلانی نے آنحضرت ﷺ کیلئے تحفہ میں بھیجا ہے۔ آپؐ نے فرمایا ابا ہر! میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ ﷺ فرمایا اہل صفہ کے پاس جاؤ اور انہیں بھی میرے پاس بلا لاؤ۔ کہا کہ اہل صفہ اسلام کے مہمان ہیں۔ وہ نہ کسی کے گھر پناہ ڈھونڈھتے نہ کسی کے مال میں اور نہ کسی کے پاس۔ جب آنحضرت ﷺ کے پاس صدقہ آتا تو اسے آنحضرت ﷺ انہیں کے پاس بھیج دیتے اور خود اس میں سے کچھ نہیں رکھتے۔ البتہ جب آپؐ کے پاس تحفہ آتا تو انہیں بلا بھیجتے اور خود بھی اس میں سے کچھ کھاتے اور انہیں بھی شریک کرتے۔ چنانچہ میں نے سوچا کہ یہ دودھ ہے ہی کتنا کہ سارے صفہ والوں میں تقسیم ہو، اسکا حقدار میں تھا کہ اسے پی کر کچھ قوت حاصل کرتا۔ جب صفہ والے آئیں گے تو آنحضرت ﷺ مجھ سے فرمائیں گے اور میں انہیں اسے دے دوں گا۔ مجھے تو شاید اس دودھ میں سے کچھ بھی نہیں ملے گا لیکن اللہ اور اسکے رسول کی حکم برداری کے سوا کوئی اور چارہ بھی نہیں تھا۔ چنانچہ میں ان کے پاس آیا اور آنحضرت ﷺ کی دعوت پہنچائی، وہ آ گئے اور اجازت چاہی۔ انہیں اجازت مل گئی پھر وہ گھر میں اپنی اپنی جگہ بیٹھ گئے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ابا ہر میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ ﷺ فرمایا لو اور اسے ان سب حاضرین کو دے دو۔ بیان کیا کہ پھر میں نے پیالہ پکڑ لیا اور ایک ایک کو دینے لگا۔ ایک شخص دودھ پی کر جب سیراب ہو جاتا تو مجھے پیالہ واپس کر دیتا پھر دوسرے شخص کو دیتا وہ بھی سیر ہو پیتا پھر پیالہ مجھ کو واپس کر دیتا اور اس طرح تیسرا پی کر مجھے پیالہ واپس کر دیتا۔ اس طرح میں نبی کریم ﷺ نے پیالہ پکڑا اور اپنے ہاتھ پر رکھ کر آپؐ نے میری طرف دیکھا اور مسکرا کر فرمایا ابا ہر! میں نے عرض کیا لبیک یا رسول اللہ فرمایا اب میں اور تم باقی رہ گئے ہیں، میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپؐ نے سچ فرمایا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا بیٹھ جاؤ اور پیو۔ میں بیٹھ گیا اور میں نے دودھ پیا اور آنحضرت ﷺ برابر فرماتے رہے کہ اور پیو آخر مجھے کہنا پڑا نہیں اس ذات کی قسم جس نے آپؐ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے اب بالکل گنجائش نہیں ہے۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا پھر مجھے دے دو۔ میں نے پیالہ آنحضرت ﷺ کو دیدیا۔ آپؐ نے اللہ کی حمد بیان کی اور بسم اللہ پڑھ کر بچا ہوا خود پی گئے۔ (مسجد نبوی کے سائبان کے نیچا ایک چبوترہ بنا دیا گیا تھا جس پر بے گھر بے در مشتاقان علم قرآن و حدیث سکونت رکھتے تھے یہی اصحاب صفہ تھے انہیں میں

سے حضرت ابو ہریرہ ؓ تھے حدیث میں آپؐ کے کھلے ہوئے ایک بابرکت معجزہ کا ذکر ہے۔ حضرت ابو ہریرہ ؓ نے جو بے صبری کا خیال کیا تھا کہ دیکھئے دودھ میرے لئے بچتا ہے یا نہیں اس پر آنحضرت ﷺ مسکرا دیئے)

(۲۴۵۵) حضرت عائشہ ؓ نے بیان کیا کہ حضرت نبی کریم ﷺ کے گھرانہ نے اگر کبھی ایک دن میں دو مرتبہ کھانا کھایا تو ضرور اس میں ایک وقت صرف کھجوریں ہوتی تھیں۔

(۲۴۵۶) حضرت عائشہؓ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کا بستر چمڑے کا تھا اور اس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ (یہ تھا سرکارؐ کا بستر اور تکیہ۔ آج اکثر سنت پر عمل کرنے کا دعویٰ کرنے والے کیا ایسی زندگی پر قناعت کر سکتے ہیں جن کے عیش کو دیکھ کر شاید فرعون اور ہامان بھی حیرت میں پڑ جائیں)

(۲۴۵۷) قتادہ نے بیان کیا کہ ہم انس بن مالک ؓ کی خدمت میں حاضر ہوتے ان کا نان بائی وہیں موجود ہوتا (جو روٹیاں پکا پکا کر دیتا جاتا) حضرت انس ؓ لوگوں سے کہتے کہ کھاؤ میں نے کبھی نبی کریمؐ کو پتلی روٹی کھاتے نہیں دیکھا اور نہ آنحضرت ﷺ نے کبھی اپنی آنکھ سے سوچی بھنی ہوئی بکری دیکھی یہاں تک کہ آپؐ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

بہشت اور دوزخ

(۲۴۶۸)حضرت انس بن مالک ؓ نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہیں ایک دن نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھے اور اپنے ہاتھ سے مسجد کے قبلہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ اس وقت جب میں نے تمہیں نماز پڑھائی تو مجھے اس دیوار کی طرف جنت اور دوزخ کی تصویر دکھائی گئی۔ میں نے (ساری عمر میں) آج کی طرح نہ کوئی بہشت جیسی خوبصورت چیز دیکھی نہ دوزخ کی سی ڈراؤنی۔ میں نے آج کی طرح نہ کوئی بہشت جیسی خوبصورت چیز دیکھی نہ دوزخ کی سی ڈراؤنی۔

(۲۴۶۹) حضرت ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ سرکارؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے رحمت کو جس دن بنایا تو اس کے سو حصے کئے اور اپنے پاس ان میں سے ننانوے رکھے اسکے بعد تمام مخلوق کیلئے صرف ایک حصہ رحمت کا بھیجا۔ پس اگر کافر کو وہ تمام رحم معلوم ہو جائے جو اللہ کے پاس ہے تو وہ جنت سے نا امید نہ ہو اور اگر مومن کو وہ تمام عذاب معلوم ہو جائیں جو اللہ کے پاس ہیں تو وہ دوزخ سے کبھی بے خوف نہ ہو۔

(۲۴۸۳) حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت کی کی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو کہتے سنا کہ میری اور لوگوں کی مثال ایک ایسے شخص کی ہے جس نے آگ جلائی جب اسکے چاروں طرف روشنی ہو گئی تو پروانے اور یہ کیڑے مکوڑے جو آگ پر گرتے ہیں اس میں گرنے لگے اور آگ جلانے والا انہیں اس میں سے نکالنے لگا لیکن وہ اسکے قابو میں نہیں آئے اور آگ میں گرتے ہی رہے۔ اس طرح میں تمہاری کمر کو پکڑ پکڑ کر آگ سے تمہیں نکالتا ہوں اور تم ہو کہ اسی میں گرتے جاتے ہو۔

صحیح مسلم

وہ احادیث جو بخاری شریف کے باب میں بیان کی جا چکی ہیں وہ یہاں دوبارہ بیان نہیں کی جارہی ہیں

نبیؐ سے محبت

(۱۶۹) انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوتا جب تک کہ اسکو میری محبت اولاد، ماں باپ اور سب لوگوں سے زیادہ نہ ہو۔

پڑوسی

(۱۷۰) انس بن مالکؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی تم میں سے مومن نہیں ہوتا جب تک وہ نہ چاہے اپنے بھائی یا اپنے ہمسایہ کیلئے جو اپنے لئے چاہتا ہے۔

(۱۷۲) ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص جنت میں نہ جائے گا جس کا ہمسایہ اسکے مکر و فساد سے محفوظ نہیں ہے۔

سرکارؐ پر درود

(۹۱۲) ابو ہریرہؓ نے رسول اللہ ﷺ کا ارشاد بیان کیا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا تو اللہ تعالیٰ اس پر دس مرتبہ درود بھیجے گا۔

نماز کیلئے آنا

(۱۳۵۹) ابو ہریرہؓ نے کہا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے جب نماز شروع ہو جائے تو دوڑتے ہوئے مت آؤ بلکہ چلتے ہوئے سکون سے آؤ اور جو امام کے ساتھ ملے پڑھ لو اور جو نہ ملا اسکو پورا کرلو۔

قرآن کی آیات

(۱۸۸۵) ابی بن کعبؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابو المنذرؓ اللہ کی کتاب میں کونسی آیت سب سے بڑی ہے؟ انہوں نے عرض کیا اللہ اور اسکا رسول خوب جانتا ہے۔ دوبارہ یہی سوال کرنے پر انہوں نے عرض کیا اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم یعنی آیت الکرسی تو رسول اللہ ﷺ نے ایک ہاتھ مارا میرے سینہ پر (یعنی شاباشی کا) اور فرمایا اے ابو المنذر تجھے علم مبارک ہو۔

(۱۸۸۹) ابوہریرہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہارے آگے تہائی قرآن پڑھتا ہوں۔ پھر آپؐ نے قل ھواللہ احد پڑھی۔

نکاح سے پہلے عورت کو دیکھنا

(۳۴۸۵) حضرت ابوہریرہؓ نے کہا کہ میں حضورؐ کے پاس تھا کہ ایک شخص آیا اور آپؐ کو خبر دی کہ اس نے عقد کیا ہے انصار کی ایک عورت سے تو آپؐ نے فرمایا کہ تم نے اس کو دیکھ بھی لیا ہے؟ اس نے کہا نہیں آپؐ نے فرمایا جا اسکو دیکھ لے اسلئے کہ انصار کی عورتوں کی آنکھوں میں کچھ ہوتا ہے (یعنی عیب)

بہتر کام نکالنے کی چیز

(۳۶۵۰) حضرت عبداللہؓ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا کام نکالنے کی چیز ہے اور بہتر کام نکالنے کی چیز دنیا میں نیک عورت ہے۔

لوگوں کے عیب چھپانا

(۶۵۹۴) حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ حضورؐ نے فرمایا جو کوئی شخص دنیا میں کسی بندہ کا عیب چھپائے گا اللہ تعالیٰ اس کا عیب چھپائے گا۔

ہر چیز تقدیر سے ہے

(۶۷۵۱) حضرت عبداللہ بن عمرؓ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ہر چیز تقدیر سے ہے یہاں تک کہ عاجزی اور دانائی بھی (یعنی بعض آدمی ہوشیار اور عقلمند ہوتے ہیں بعض بیوقوف کاہل) یہ بھی تقدیر سے ہے۔

(۶۷۷۰) ام المومنین ام حبیبہؓ نے کہا یا اللہ مجھ کو فائدہ اٹھانے دے میرے خاوند رسول اللہ ﷺ سے میرے باپ ابو سفیانؓ اور میرے بھائی معاویہ سے۔ آپؐ نے فرمایا تو نے اللہ تعالیٰ سے وہ چیزیں مانگیں جن کی میعادیں مقرر ہو چکیں اور دن معین ہو گئے اور روزیاں بٹ گئیں کسی چیز کو اللہ اسوقت سے پیشتر نہیں کرے گا اور نہ اسکے وقت سے دیر میں کرے گا اگر تو اللہ سے یہ مانگتی کہ تجھ کو دوزخ کے عذاب سے بچائے یا قبر کے عذاب سے تو بہتر ہوتا یا افضل ہوتا۔

متفرق ارشاداتِ نبوی ﷺ

کسی بھائی کی حاجت براری کرنے والا ایسا ہے کہ گویا تمام عمر خدا کی خدمت میں گزار دی۔

جس کو مسلمان کا غم نہ ہو، وہ میری اُمت میں سے نہیں۔

اللہ تعالٰی کے نزدیک اس سے زیادہ کوئی عبادت نہیں کہ تو کسی مسلمان بھائی کا دل خوش کردے۔

شرک کے بعد بدترین گناہ ایذا رسانی خلق ہے۔

ایمان کے بعد افضل ترنیکی خلق کو آرام دینا ہے۔

ہمسایوں کا حق صرف یہی نہیں کہ ان کو نہ ستائے بلکہ ان کے ساتھ احسان کرنا بھی ضروری ہے۔

قیامت کے دن غریب ہمسایہ امیر ہمسایہ کا دامن گیر ہوگا۔

پڑوسی کو ستانے والا دوزخی ہے اگرچہ تمام رات عبادت کرے اور تمام دن روزہ دار رہے۔

جس کے شر سے پڑوسی بے خوف نہ ہو وہ مسلمان نہیں خواہ وہ پڑوسی کافر ہو یا مومن۔

جو شخص بوڑھوں کی تعظیم اور چھوٹوں پر شفقت نہ کرے گا وہ میری امت میں نہیں۔ جو کام سب سے زیادہ سبب مغفرت ہوگا، وہ کشادہ روئی اور شیریں زبانی ہے۔

جو چیز تو اپنے لئے پسند نہیں کرتا کسی مسلمان کیلئے بھی پسند نہ کر۔

کوئی مسلمان تیرے ہاتھ اور زبان سے ایذا نہ پائے۔

ہر قوم کے معزز آدمی کی تعظیم کر۔

حتی المقدور ہر ایک سے نیکی کر خواہ وہ نیک ہو یا نہ ہو۔

سادگی ایمان کی علامت ہے۔

سخی اللہ سے قریب ہے جنت سے قریب ہے لوگوں سے قریب ہے اور آگ سے دور ہے۔

بخیل اللہ سے دور ہے جنت سے دور ہے لوگوں سے دور ہے اور دوزخ سے نزدیک ہے۔

سب اعضاء زبان سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمارا خیال کر کے خدا تعالی سے ڈرنا اگر تو سیدھی رہی تو ہم بھی سیدھے رہیں گے۔ اگر تو میڑھی ہوگئی تو ہم بھی ٹیڑھے ہو جائیں گے۔

کھاؤ، خیرات کرو اور پہنو اس حد تک کہ فضول خرچی اور تکبر نہ کرو۔

تیرا کسی چیز کو چاہنا تجھے اندھا اور بہرہ کر دیتا ہے۔

جس شخص نے اپنی زبان اور شرمگاہ کو قابو میں رکھا، میں اسکے واسطے جنت کا ضامن ہوں۔

مومن ایک سوراخ سے دو دفعہ ڈسا نہیں جاتا۔

نجات کیا ہے؟ اپنی زبان کو بند رکھنا، اپنے گھر میں قیام رکھنا اور گناہوں پر نادم ہونا۔

تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جس سے نیکی کی توقع ہو اور بدی کی نسبت اطمینان ہو کہ وہ نہیں کرے گا اور بدتر وہ شخص ہے جس سے نہ نیکی کرنے کی توقع ہو نہ ہی بدی نہ کرنے کی نسبت اطمینان ہو۔

زمانے کو بُرا نہ کہو کہ اس کا فاعلِ حقیقی خدائے برتر ہے۔

جس کسی نے ظالم کی مدد کی اس نے گویا غضب الٰہی خود اپنے سر لے لیا۔

کسی انسان کے دل میں ایمان اور حسد اکٹھے نہیں رہ سکتے۔

جو چیز لوگوں کو جنت میں داخل کرے گی وہ اللہ تعالی سے ڈرنا اور خوش خلقی ہے۔

قیامت کے دن مومن کے اعمال کی ترازو میں کوئی چیز خوش خلقی سے زیادہ وزنی نہ ہوگی۔

اور اللہ تعالی بدگو بدزبان کو بہت بُرا سمجھتا ہے۔

اگر مرتے دم تک تم حاکم یا منشی یا کاردار نہ ہوئے تو سمجھو کہ مزے میں رہے اور مواخزے سے بچ گئے۔

مظلوم کی بد دعا سے ڈرو کیونکہ اسکے اور خدا تعالی کے درمیان کوئی پردہ نہیں۔

اونچی آواز سے تکبیر نہ پڑھو کیونکہ تم کسی بہرے یا غیر حاضر کو نہیں پکار رہے تم اسکو پکار رہے ہو جو سنتا ہے اور دیکھتا ہے اور وہ ہر وقت تمہارے ساتھ ہے۔

تم میں سے ہر ایک کو اپنی ساری حاجتیں اپنے رب سے مانگنی چاہئیں یہاں تک کہ چپل کا تسمہ ٹوٹ جائے تو بھی اُسے سے مانگو۔

دنیا کی محبت سب گناہوں کی جڑ ہے اور کسی چیز کی محبت اندھا اور بہرا کر دیتی ہے۔

ملعون ہے وہ جس کا اعتماد اپنے جیسی مخلوق پر ہے۔

ایماندار وہ شخص ہے جس سے لوگ اپنے مال اور جان کو محفوظ سمجھیں۔

دو شخصوں کے درمیان صلح کرا دینا صدقہ ہے کسی کو سہارا دے کر اسکی سواری پر سوار کر دینا یا اس کا مال لدوا دینا بھی صدقہ ہے اچھا قول بھی صدقہ ہے۔ ہر قدم جو نماز یا کار ہائے نیک کے واسطے اٹھایا جائے صدقہ ہے۔ راستہ سے اذیت دینے والی چیز ہٹا دینا بھی صدقہ ہے۔

خدا اس شخص پر مہربانی کرتا ہے جو خرید و فروخت اور قیمت وصول کرنے کا تقاضے میں سہولت اور نرمی اختیار کرتا ہے۔

میری کمر دو آدمیوں نے توڑی ایک جاہل عابد و زاہد نے دوسرے دین کی ہتک کرنے والے عالم نے۔

غیر کیلئے کوئی صدقہ نہیں جب قریبی رشتہ دار محتاج ہیں۔

نیکی کا بتانے والا مثل اس کے کرنے والے کے ہے۔

مسکین کو صدقہ دینا ایک صدقہ ہے اور قریبی کو صدقہ دینا دو صدقے ہیں ایک تو اصل صدقہ دوسرے رشتہ داروں کی نگہداشت کا۔

اگر میں حکم دیتا کہ کوئی کسی کو سجدہ کرے تو بیوی کو حکم دیتا کہ وہ اپنے خاوند کو سجدہ کرے۔

اگر کوئی عورت مر جائے اس حال میں کہ اسکا خاوند اس سے راضی ہو وہ جنت میں داخل ہوگی۔

پیٹ سے بڑھ کر کوئی بدترین برتن نہیں۔

جو شخص کسی بُرائی میں حاضر ہو اور اس پر راضی ہوا تو گویا اس نے خود وہ بُرائی کی۔

حسن خلق کو حقیر مت سمجھو خواہ وہ اس قدر ہو کہ تم اپنے بھائی سے بکشادہ پیشانی ملو۔

جب تین شخص بیٹھے ہوں تو تیسرے کو چھوڑ کر دو آپس میں سرگوشی نہ کریں کہ اس سے وہ آزردہ ہو جائے گا۔

جو شخص اس بات سے خوش ہو کہ لوگ اسکے لئے تعظیم کیلئے کھڑے ہوں تو وہ اپنا ٹھکانا آگ میں سمجھ رکھے۔

مومن کو ایذا پہنچانا اللہ کے نزدیک کعبہ اور بیت المعمور گرانے سے پندرہ گنا بُرا ہے۔

لوگ اللہ کے عیال ہیں اور اللہ کے نزدیک زیادہ پیارا اس کے عیال کو زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہے۔

جو شخص اس بات کی کی پروا نہیں کرتا کہ وہ کہاں سے مال کماتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی پروا نہیں کرے گا کہ اس کو کہاں سے دوزخ میں داخل کرے۔

لوگوں میں سے بُرا وہ ہے جس کی تعظیم اس کے شر کے خوف سے کی جائے۔

دنیا حلال بھی عذاب ہے مگر حرام کی نسبت خفیف ہے۔

آدمی کے دوست تین ہیں۔ ایک تو قبضِ روح تک ساتھ رہتا ہے۔ دوسرا قبر تک تیسرا قیامت تک۔ قبضِ روح تک کا ساتھی تو مال ہے۔ قبر تک کے ساتھی اسکے گھر والے اور قیامت تک کے ساتھی اسکے اعمال۔

سخی گنہگار خدا تعالیٰ کے نزدیک بخیل عابد سے اچھا ہے۔

کوئی فقیر اور غنی ایسا نہیں جس کو قیامت میں یہ تمنا نہ ہو کہ دنیا میں اسکو بقدرِ قوت یعنی گزارہ کے لائق دیا جاتا۔

جو میانہ روی اختیار کرتا ہے مفلس نہیں ہوتا۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اپنے بندہ کے گمان کے ساتھ ہوں۔

جو چیز اولاد کیلئے بازار سے لائے پہلے لڑکی کو دے پھر لڑکے کو۔

ایک بیٹی والا رنجور ہے دو بیٹیوں والا اگرانبار اور تین والے کی مدد کرو اے مسلمانو! کہ وہ جنت میں میرا ہمسایہ ہوگا۔

وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو دو شخصوں میں صلح کرا دے نیک بات کہہ یا اپنی طرف سے نیک بات ملا دے۔

سیدنا ابراہیم (فرزندِ رسول) کو جب سانس چھوڑ رہے تھے حضورؐ نے اپنی گود میں اُٹھایا اور زبانِ مبارک سے فرمایا اے ابراہیم حکمِ الٰہی کے سامنے ہم تیرے کس کام آسکتے ہیں؟

تمہارا ہمسایہ اگر تم سے مدد چاہے تو اسکی مدد کرو اور اگر قرض مانگے تو قرض دو اگر تم سے کوئی کام پڑے تو پورا کرو بیمار ہو تو عیادت کرو اور مر جائے تو جنازے کے ہمراہ جاؤ۔ اسکو بہتری حاصل ہو تو مبارکباد کہو۔ مصیبت پڑے تو تعزیت کرو بغیر اسکی اجازت کے اپنی عمارت اونچی مت کرو کہ اسکی ہوا رُکے۔ اگر کوئی میوہ خریدو تو اسکو ہدیہ دو۔ ورنہ چھپا کر اپنے گھر میں لاؤ۔ اور اپنے بچے کو میوہ لیکر باہر نہ جانے دو کہ کسی ہمسائے کے بچے کو رنج نہ ہو۔ اپنی ہنڈیا کے خوشبودار بگھار سے اسکو ایذا مت

دو۔ مگر اس صورت میں کہ ایک چچا اسکے ہاں بھی بھیجو۔ اور یہ حقوق اُسی سے ادا ہوں گے جس پر اللہ تعالیٰ رحم کرے۔

نیک خو اور خوش خلق صائم الدہر اور قائم اللیل کا درجہ پاتا ہے۔

زیادہ گوئی سے بڑھ کر انسان کیلئے کوئی چیز بُری نہیں۔

دنیا کی محبت ہر ایک خطا کی جڑ ہے۔

جو دنیاوی حیثیت میں تجھ سے زیادہ ہے اسکو مت دیکھ کہ ناشکری پیدا ہوگی۔